زاد العقبیٰ

اردو ترجمہ

مودۃ القربیٰ

مؤلف

حضرت سید علی ہمدانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا سید شریف حسین سبزواری

ناشر معصوم پبلیکیشنز منٹھوکھا، کھرمنگ سکردو بلتستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

زاد العقبیٰ

اردو ترجمہ

مودۃ القربیٰ

مؤلف

حضرت سید علی ہمدانی شافعی رحمتہ اللہ علیہ

مترجم

مولانا مولوی سید شریف حسین سبزواری۔

ناشر

معصوم پبلیکیشنز، منٹھوکھا، کھرمنگ سکردو بلتستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : زاد العقبیٰ اردو ترجمہ مودۃ القربیٰ

مؤلف : حضرت سید علی ہمدانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولوی سید شریف حسین سبزواری

تصحیح وتدوین : سید ظفر حسن رضا

ناشر : **معصوم پبلیکیشنز**، مٹھوکھا، کھرمنگ سکردو بلتستان

کمپوزنگ : میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل 0346-5927378

پرنٹنگ : میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ / دسمبر 2008ء

بار اشاعت : اول

ہدیہ : 125 روپے

9789699308017

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۶	دیباچہ مترجم
۱۵	احوال مصنف علیہ الرحمۃ
۱۶	مزید حالات مصنف از مولانا مرزا احمد علی امرتسری علیہ الرحمۃ
۲۲	دیباچہ مصنف
۲۵	پہلی مودّت ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فضائل میں۔
۳۶	دوسری مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں۔
۴۷	تیسری مودت مجمل فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام کے بیان میں۔
۵۴	چوتھی مودت اس بیان میں کہ علی علیہ السلام امیر المومنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سید الوصیین یعنی تمام اوصیا کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ و برتر کی حجت ہیں۔

عنوان — صفحہ نمبر

● پانچویں مودت ۵۹
اس امر کے بیان میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص کے مولا ہیں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔

● چھٹی مودت ۷۰
اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خدا کے بھائی اور ان کے وزیر ہیں اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

● ساتویں مودت ۸۰
فضائل علی علیہ السلام میں اور اس بیان میں کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کرنے والا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے برتر اور افضل ہے۔

● آٹھویں مودت ۹۱
اس بیان میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو تمام عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔

● نویں مودت ۱۰۴
اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہیں۔

● دسویں مودت ۱۱۱
ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں۔ اور اس امر کے بیان میں کہ مہدی ہادی آخر الزمان علیہ السلام ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں۔

عنوان | صفحہ نمبر

● گیارہویں مودت ۱۱۹

سیدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں۔

● بارہویں مودت ۱۲۶

تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں گزشتہ فضائل کے ماسوا۔

● تیرہویں مودت ۱۳۵

حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کے فضائل اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور ان کے محبوں کے ثواب اور ان کے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے عذاب ونکال کے بیان میں۔

● چودہویں مودت ۱۴۶

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہل بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل اور آنحضرتؐ اور فاطمہ علیہا السلام کی وفات اور دفن کے حالات میں۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودتیں ختم ہوتی ہیں۔

● خاتمہ ۱۶۷

● تقریظ از جناب مولوی سید محمد ہارون زنگی پوری اعلی اللہ مقامہٗ ۱۶۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچۂ مترجم

حمد و ثنائے بے حساب و شمار اس خداوند متعال کو سزاوار ہے جس نے وجود محمدؐ و آل محمدؐ کو جملہ عالم و بنی آدمؑ کی پیدائش کا باعث ٹھہرایا۔ اور ان حضرات معصومین علیہم السلام کی محبت اور مودّت کو علامت دین و ایمان، اور ان کے بغض و عناد کو علامت نفاق و شقاق قرار دیا۔ اور ہزاراں ہزار درود و سلام ہو اس پیغمبر مکی، مدنی، قرشی، ہاشمی کی ذات بابرکات پر جو خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور ان کی عترت طاہرہ اور ذریت طیبہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل اور سب خلق خدا کو خدا کی راہ دکھانے والے اور تا قیام قیامت قیام دنیا و اہل دنیا کا باعث ہیں جن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میری اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ طوفان میں غرق ہونے سے بچا رہا۔ اور جو اس سے روگرداں رہا وہ غرق ہو کر ہلاک ہوا، نیز جن حضرات کی محبت اور اطاعت عین خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت اور جن کی عداوت اور مخالفت عین خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور مخالفت ہے۔ چنانچہ خداوند علیم و حکیم سورۂ شوریٰ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ یعنی: "اے ہمارے رسول محمدؐ اپنی امت سے کہہ دے

کہ میں اس رسالت کے ادا کرنے کا عوض اور احکامِ شریعت کے تم تک پہنچانے کی اجرت تم سے کچھ نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قریبیوں سے دوستی اور محبت رکھنا۔'' اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے قریبی رشتہ داروں سے محبت رکھنا تمام امت پر واجب کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت ضرور سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ مجمل طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تا کہ طالب حق پر حق ظاہر اور آشکارا ہو جائے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل اور کشاف میں اس آیت کی شانِ نزول اس طرح مروی ہے۔ (ان میں سے کشاف کی اصل عبارت مع ترجمہ اس مقام پر درج کی جاتی ہے): ﴿روی ان الانصار قالوا فعلنا و فعلنا کانّهم افتخروا فقال عباسؓ او ابن عباس رضی الله عنهما لنا الفضل علیکم فبلغ ذالك رسول الله فاتاهم فی مجالهم فقال یا معشر الانصار الم تکونوا اذلة فاعزکم الله بی قالوا بلی یا رسول الله. قال الم تکونوا ضلالاً فهداکم الله بی قالوا بلی یا رسول الله. قال افلا تجیبونی قالوا ما نقول یا رسول الله قال الا تقولون الم یخرجك قومك فاوینٰاك اولم یکذبوك فصدقناك اولم یخذلوك فنصرناك قال فما زال یقول حتّٰی جثوا علی الرکب و قالوا اموالنا وما فی ایدینا لله و لرسوله فنزلت الآیة﴾ یعنی: روایت ہے کہ ایک روز انصار نے فخریہ ذکر کیا کہ ہم نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیا (یعنی ان کی غرض اس بیان سے یہ تھی کہ ہم نے اسلام پر فلاں فلاں احسان کئے ہیں اور رسول خدا ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں نیک سلوک ہماری طرف سے ہوئے ہیں جو آج تک کسی مسلمان سے نہیں بن پڑے۔ اس لیے ہم ہی کو تم پر فضیلت ہے۔ جب آنحضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو ان کی مجلس میں تشریف لائے۔ اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا تم ذلیل و خوار نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ

نے میرے سبب سے تم کو عزت بخشی۔ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے انصار کیا تم گمراہ نہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے راہ راست کی طرف تم کو ہدایت کی۔ انہوں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہؐ۔ بعد ازاں حضرتؐ نے فرمایا: کیا تم میرے ان احسانات کو قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! ہم کیا کہتے ہیں (جو عدم قبولیت احسان پر دال ہے) فرمایا: کیا تم میرے باب میں یوں نہیں کہتے کہ تمہاری قوم نے تم کو وطن سے نکالا، اور ہم نے تم کو پناہ دی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری تکذیب کی۔ اور ہم نے تمہاری تصدیق کی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری نصرت کو ترک کیا۔ اور ہم نے تمہاری امداد کی۔ راوی ناقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریر کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ انصار دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور عذر کرنے لگے۔ اور عرض کی کہ ہمارے مال اور ہماری تمام مقبوضہ چیزیں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حاضر ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى .... الخ﴾ یعنی اے ہمارے حبیب ان سے کہہ دے کہ تمہارے مال تم ہی کو مبارک ہوں۔ میں تو اس رسالت کے عوض میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ میرے ذوی القربیٰ سے دوستی رکھنا۔

صحیحین اور مسند احمد بن حنبل اور تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کی: ﴿یا رسول اللّٰہ من قرابتك الذین وجبت علیه مودتهم. قال علی و فاطمة و ابناهما﴾ یعنی وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون سے ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین علیہما السلام ہیں۔

اور تفسیر کشاف میں یوں مرقوم ہے: ﴿رُوِیَ لَمَّا نزلت قیل یا رسول اللّٰہ

مَن قرابتك هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علی و فاطمة و ابناهما ﴾
یعنی مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ آپ کے قرابتی کون سے ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔ فرمایا: وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔

نیز اسی تفسیر میں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت اس شخص پر حرام کیا گیا ہے جو میرے اہل بیتؑ پر ظلم کرے۔ اور میرے اولاد کے بارے میں مجھ کو ایذا پہنچائے اور جو کوئی اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ نیکی سے پیش آئے۔ اور اس نے اس کے عوض میں اس سے کوئی نیکی نہ کی ہو، تو کل قیامت کے دن جب وہ شخص مجھ سے ملاقات کرے گے تو میں خود اس نیکی کا عوض اس کو دوں گا۔

نیز اسی کتاب میں روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ مغفور و مرحوم مرے گا۔ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ مومن کامل الایمان مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اس کو مرتے وقت ملک الموت پہلے بہشت کی خوشخبری دے گا۔ پھر منکر اور نکیر قبر میں آ کر مژدۂ جنت سنائیں گے اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ اس طرح خوشی خوشی جنت کی طرف جائے گا جس طرح کہ عروس اپنے شوہر کے گھر کی طرف جایا کرتی ہے۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اس کے قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائیں گے اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ سنت رسولؐ اور جماعت اسلام پر مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا تو وہ کل قیامت کے دن اس حال سے عرصۂ محشر میں آئے گا کہ اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا

﴿آئس من رحمة اللہ﴾ یعنی یہ شخص رحمت الٰہی سے مایوس اور ناامید ہے۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ حالت کفر میں مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی بو تک بھی نہ سونگھنے پائے گا۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آیہ ﴿وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا﴾ (جو آیت مذکور کا تتمہ ہے) میں ﴿حَسَنَةً﴾ (نیکی) سے مراد آل محمدؐ کی دوستی مراد ہے۔ یعنی اور جو کوئی ایک حسنہ (نیکی) حاصل کرے، ہم اس کی اس نیکی میں اور نیکی زیادہ کرتے ہیں۔

صاحبانِ ذہن و ذکا پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ محبّ اپنے دعوائے محبت میں جبھی سچا ہو سکتا ہے جبکہ وہ ہر امر میں اپنے محبوب کی رعایت کرے۔ اور کسی وقت اس کی متابعت کی رسی کو اپنی گردن سے نہ نکالے۔ اور ہر معاملہ میں اس کی پاس خاطر کو مقدم رکھے۔ نہ یہ کہ یوں تو ہر دم دوستی کا دم بھرے مگر کسی امر میں اس کی متابعت نہ کرے اور اپنے افعال و حرکات میں بھی اس کے افعال و حرکات کا پابند نہ ہو۔

الغرض زبانی دعوئی بیکار ہے۔ اور ثبوتِ محبت کے لئے اطاعت و پیروی محبوب درکار ہے۔ چنانچہ ثعلبی کی یہ عبارت اس پر دال ہے۔ ﴿وجوب المودة یستلزم الطاعة﴾ یعنی دوستی کا واجب ہونا اطاعت و فرمانبرداری کو لازم کرتا ہے۔ پس جبکہ آنحضرتؐ کے اقارب یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی دوستی امت محمدیؐ پر واجب کی گئی ہے، تو ان حضرات کی پیروی اور متابعت بھی تمام امت پر واجب و لازم ہے۔

اب رہا یہ امر کہ اس دوستی کی نسبت روزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو امور واجب شرعیہ ہیں ان کی بابت روزِ محشر ضرور سوال ہوگا جیسے نماز، روزہ وغیرہ چونکہ اطاعت آل محمدؐ بھی واجب بلکہ افضل واجبات ہے۔ اس لئے اس کی نسبت ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا۔ چنانچہ آیہ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾

کی تفسیر میں ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور دیگر علمائے اہل سنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ﴿اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عن ولایة علی ابن ابیطالب﴾ روزِ قیامت لوگوں سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور امامت کی نسبت پوچھا جائے گا۔

اور واحدی نے بیان کیا ہے کہ روزِ محشر لوگوں سے علیؑ اور اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کی بابت پوچھا جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلا دے کہ میں تبلیغ رسالت کی اجرت اسکے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے دوستی رکھنا۔ اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان سے سوال کیا جائے گا کہ آیا تم نے ان سے دوستی رکھی جو دوستی کا حق تھا۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس امر کی وصیت فرمائی تھی یا کہ اس دوستی کو ضائع کیا اور بالکل ترک کر دیا۔ اس حالت میں ان سے مطالبہ ہوگا۔ اور وہ وبال و نکال کے مستوجب ہوں گے۔

صواعق محرقہ میں مرقوم ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ﴿انی تارك فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموھا وھما کتاب اللّٰه و اھلبیتی عترتی﴾ یعنی میں دو امر تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان دونوں کی پیروی کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہیں کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیتؑ۔

اور طبرانی نے یہ عبارت اس میں زیادہ کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: ﴿سالت ذلك لھما فلا تقدموھا فتھلکوا اَوْ لا تقصروا عنھا فتھلکوا ولا

تعلموھم فانھم اَعْلَمُ مِنکم ﴾ یعنی میں نے ان کے لئے اس امر کی خدا سے درخواست کی ہے۔ پس تم ان دونوں پر سبقت مت کرو۔ یا بروایتے دیگر، ان کے باب میں تقصیر مت کرو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ان کو کچھ تعلیم مت کرو کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

اور صاحب صواعق محرقہ نے مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ﴿انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اھلبیتی و ان اللطیف اخبرنی انھما لن یفترقا حتی یردا علَی الحوض فانظروا بِمَ تخلفونی﴾ یعنی میں عنقریب بارگاہ ایزدی میں طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں دو گراں بہا چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب خدا یعنی قرآن جو کہ ایک رسی ہے۔ کہ جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے۔ دوسری میری عترت و اہل بیتؑ اور خدائے لطیف و کریم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ دونوں ایک دم بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ دیکھنا۔ تم میرے بعد کیا کرتے ہو۔

اور طبرانی اور ابن الشیخ سے نقل کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے: ﴿ان للّٰہ ثلٰث حرماتٍ فمن حفظھنّ حفظ اللّٰہ دینہ و دنیاہٗ ومن لم یحفظھنّ لم یحفظ دنیا و اخرتہ قلتُ ما ھنّ قال حرمۃ الاسلام و حرمتی و حرمۃ رحمی﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہ کرے، اللہ تعالیٰ نہ اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے، نہ اس کے آخرت کی۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی۔ وہ کون کون سی ہیں؟ فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت، میرے ذوی الارحام کی

حرمت۔

امابعد بندۂ ناچیز بے سواد حقیر سید شریف حسین ابن سید امام علی اسمٰعیلی سبزواری عفی اللہ عنہما، دوستان ومحبان محمد وآل محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ محبت آل محمدؐ از روئے نص قرآنی تمام امت پر واجب ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت سوال کیا جائے گا۔ اور اس کا حاصل ہونا ان حضرات کے فضائل ومراتب کی شناخت بغیر مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور ان کے مراتب وفضائل کی شناخت صرف ان احادیث پر مبنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے باب میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور علمائے عامہ وخاصہ نے جداگانہ کتابیں اس مضمون میں مرتب کی ہیں۔ چونکہ احادیث کی اکثر کتابیں ابھی تک عربی زبان ہی میں ہیں۔ اور ضرورت زمانہ نے اہل دنیا کی توجہ کو اس کی تحصیل سے بالکل ہٹا لیا ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے اردو دان مسلمان بھائیوں کی خدمت کروں اور باوجود اپنی کم استعدادی کے کچھ کتابیں عربی سے اردو میں ترجمہ کروں۔ جب میں تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام کو عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کر چکا اور اس کی تصحیح وتکمیل سے فارغ ہوا۔ تو ایک معزز ومکرم مہربان کے فرمانے سے کتاب لاجواب **مودة القربیٰ فی فضائل آل عبا** مصنفہ: سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی شافعی سنی المذہب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ اصل کتاب نہایت نادر الوجود اور کمیاب ہے۔ اس لئے اول کتاب کی اصل عبارت کو درج کیا۔ اور ہر حدیث کے خاتمہ پر اس کا بامحاورہ اردو ترجمہ کیا گیا تاکہ جس کو عربی عبارت کے دیکھنے کا مذاق اور اصل حدیث کے پڑھنے کا اشتیاق ہو، تنگدل نہ ہونے پائے۔ اور اصل کتاب کی اشاعت بھی اچھی طرح سے ہو جائے۔

چونکہ حضرات اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کا لکھنا، پڑھنا، سننا اور بیان کرنا عین

عبادت خدا اور سراسر ذریعۂ نجات ہے۔ اس لئے میں اس ترجمہ کو **زاد العقبیٰ** ترجمہ **مودۃ القربیٰ** کے نام سے نامزد کرتا ہوں۔ اور امیدوار ہوں کہ خداوند رحمٰن و رحیم بواسطۂ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائے۔ اور روز جزا پروانۂ نجات عطا کرے۔ آمین۔

ناظرین رسالۂ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جہاں کہیں ترجمہ کرنے میں غلطی ہو، قلم عفو سے اس کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس عاصی کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیه توکلت هو نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

maablib.org

احوالِ مصنف علیہ الرحمۃ

ا۔ ملا جامیؒ کتاب نفحات الانس میں رقمطراز ہیں کہ میر سید علی بن شہاب بن محمد ہمدانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ علوم باطنی میں ان کی تصنیفات مشہور و معروف ہیں۔ مثلاً کتاب اسرار النقط اور شرح اسماء اللہ اور شرح فصوص الحکم اور شرح قصیدہ خمریہ و فارضیہ وغیرہ۔ وہ شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ مرزقانی کے مرید تھے۔ مگر طریقت کو صاحب السرّ بین الاقطاب تقی الدین علی دوستی سے حاصل کیا تھا۔ جب شیخ علیؒ اس دنیا سے رحلت کر گئے تو شیخ شرف الدین محمود کی طرف رجوع کی۔ اور عرض کی فرمایئے کیا حکم ہے۔ انہوں نے توجہ کرنے کے بعد فرمایا۔ حکم یہ ہے کہ تم دنیا کی سیر کرو۔ لہٰذا سید صاحب نے تین دفعہ تمام دنیا کی سیر کی۔ اور ایک ہزار چار سو اولیاء اللہ کی صحبت سے شرفیاب ہوئے۔ اور ایک مجلس میں چار سو ولی کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ اور ولایت کبر و سواد کے قریب سنہ ۷۸۶ ہجری میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ وہاں سے ختلان میں لا کر دفن کئے گئے۔

maablib.org

مزید حالاتِ مصنف

از

عمدۃ المتکلمین فخر العلماء والواعظین سلطان الناظرین

حضرت مولانا فاضل امرتسری مدظلہٗ

۲۔ نورالدین جعفر بدخشانی نے کتاب خلاصۃ المناقب میں بدیں الفاظ ان کی مدح خوانی کی ہے: ”در بیان بعضے از فضائل آں عروہ وثقی شاھباز بلند پرواز از آسیان ھما شاھسوار میطان عروجی شمس سماء قدسی کیمیائے وجود دانائی مختار خیار حضرت الرحمٰن الشکور الفخور بجناب الدیان قرۃ عین محمد رسول اللہ ثمرۃ فواد المرتضیٰ و البتول المطلع علی حقائق الاحادیث والتفاسیر الممعن السرائر بالبصیرہ و التبصیر المرشد للطالبین فی الطریق السبحانی الموصل للمتوجھین الی الجمال الرحمانی العارف المعروف بالسید علی الھمدانی خصہ اللہ اللطیف بالطف الصمدانی و رزقنا الاستناز الدائمہ من النور الحقانی........... لخ“۔

۳۔ محمود بن سلیمان کفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقھاء مذھب النعمان المختار میں یوں ان کی تعریف کی ہے: ”لسان العصر سید الوقت المنسلخ عن الھیاکل الناسوتیہ والمتوسل الی السبحات اللاھوتیہ الشیخ العارف الربانی والعالم الصمدانی میر سید علی بن شھاب بن محمد

بن محمد الهمدانی قدس الله تعالی سره ﴾

۴۔ امجد الدین علی بن ظہیر الدین محمد بدخشانی نے جامع السلاسل میں طبقۂ ہمدانیہ کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ طبقہ امیر سید علی ہمدانی کی طرف منسوب ہے۔ جن کا لقب علی ثانی ہے (نعوذ باللہ) مشائخ زمان نے ان کی توصیف میں یہ الفاظ لکھے ہیں "سلطان الاولیاء برهان الاصفیاء قدوة العارفین زبدة المحققین مستجمع الاسماء و الصفات جامع جمیع التجلیات محی الشریعة و الطریقة والحقیقة ختم المتقدمین زبدة المتاخرین وارث الانبیاء و المرسلین مرشد اولیاء الی طریق الحق والیقین مرکز دائرة الوجود الهادی الی المقصود قطب الاقطاب الکامل المکمل الصمدانی علی ثانی امیر کبیر سید علی همدانی "آپ مشائخ طبقۂ ہمدانیہ کے سر حلقہ اور اصحاب شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے سر دفتر ہیں............الخ۔

انہوں نے ہی حضرت شاہ ہمدان کے خلیفہ دوم امیر ملا کے حالات میں لکھا ہے کہ امیر ملا نے فرمایا کہ میں تحصیل علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں تھا۔ آخر مجھے دکھلایا گیا کہ فلاں وقت ایک درویش بلباس وعلم سیاہ اس سرزمین پر فلاں دشت میں نازل ہوگا۔ جب وہ وقت پہنچا میں نے اپنے بڑے بھائی کو اس دشت میں بھیجا۔ وہ درویش جو مجھے واقعہ میں دکھایا گیا تھا۔ وہ قطب حقانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی تھے۔ آپ نے تصرف کر کے فوراً میرے بھائی کو اپنا مرید کر لیا۔ جب بھائی نے مجھے یہ مژدہ سنایا تو میں شاہ ہمدانی کا حال دیکھنے کے لئے مراقبہ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے، پیغمبر اکرم ﷺ حوض کوثر پر کھڑے لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے بڑھ کر پانی مانگا۔ حضرت نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں حاضر ہوا تو مجھے تحقیق ہوگیا کہ چونکہ امیر کبیر کا نام شریف بھی علی ہے،

پیغمبر اکرم ﷺ کا اشارۂ امر ہے کہ میں آپ کا مرید بنوں۔ چنانچہ میں فوراً حضور کا مرید بن گیا اور بارہ سال خدمت میں رہا۔ اس تمام مدت میں ہمیشہ میں درویشوں کے کلوخ استنجا کو پیشانی سے گھس کر ہموار کیا کرتا تھا اور جو کچھ میں نے پایا اسی خدمت سے پایا۔

۵۔ سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں کہا ہے کہ عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ **من عندہ علم الکتاب** سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں۔ اسے الشیخ الامام العارف الربانی السید شرف الدین علی ہمدانی نے اپنی کتاب میں ثعلبی سے نقل کیا ہے۔

۶۔ حسین بن معین الدین میبندی نے فواتح میں ان کو حضرت سلطان المحققین علی الثانی امیر سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۷۔ شیخ احمد قشاشی، جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مشائخ اجازہ میں سے ہیں۔ (دیکھو رسالہ اصول الحدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی) نے سمط مجید، میں ان کو سید علی الہمدانی المواحد الفردانی اور شیخ الشیوخ سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۸۔ سید علی صاحب نے اوراد فتحیہ جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ 'انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' میں ان کی بابت لکھا ہے کہ جو ان کو پڑھے وہ ایک ہزار اور چار سو ولیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ ان اوراد کی بابت لکھا ہے کہ حضرت ہمدانی نے اپنی عمر میں معمورۂ عالم کی تین بار سیر کی۔ اور ایک ہزار اور چار سو اولیاء کی صحبت حاصل کی جن میں سے چار سو کو سلطان محمد خدا بندہ (جو شیعہ ہو گیا تھا) کی ایک مجلس میں دیکھا اور ہر ولی سے وداع کے وقت ایک دعا لی اور ان کو جمع کیا۔ آپ سے منقول ہے کہ جب میں بارھویں دفعہ زیارت کعبہ کو گیا۔ اور مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو میں نے خواب میں

دیکھا کہ سرخیل انبیاء اس درویش کی طرف آ رہے ہیں۔ میں اٹھا، آگے بڑھا اور سلام کیا۔ آپ نے آستین سے ایک جزء نکال کر فرمایا: ﴿خذ هذا الفتحیه﴾ کہ اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے لیا اور دیکھا تو یہی اوراد تھے۔ ان کی خاص نماز کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ آدھی رات کو اٹھے۔ وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۱۵ بار سورۂ اخلاص۔ اور بعد سلام کے ہزار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعد اس کے ہزار بار۔ ﴿یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفك الخفي﴾۔ اور بعد اس کے ہزار و ایک بار ﴿یا بدّوح﴾ پڑھے۔ سر گریبان میں ڈال کر مراقبہ کرے۔ اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ فراغت کے بعد دوگانہ ثواب امیر سید علی پڑھے۔ انتھی مخلصاً۔

۹۔ صاحب 'جامع السلاسل' نے لکھا ہے کہ جب حضرت سید علی ہمدانی نے ولایت کبر و سواد میں وفات پائی تو وصیت کی کہ جب تک میرا بیٹا نور الدین جعفر حاضر نہ ہو۔ میری نعش کو نہ اٹھائیں۔ امیر جعفر اس وقت روستاق میں تھے جو بدخشاں میں ایک گاؤں ہے۔ خلفا نے کہا کہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ امیر جعفر آئے اس لئے نعش اٹھانی چاہئے۔ ہر چند خلفاء نے سعی کی لیکن صندوق نہ اٹھ سکا۔ تین دفعہ اس طرح کوشش کی۔ جب کارگر نہ ہوئی تو صندوق کو ایک طرف رکھ کر بیٹھ گئے۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ اٹھاؤ جب صندوق کو ہاتھ لگایا تو اب کی دفعہ تھوڑی حرکت سے اٹھ گیا۔ جب امیر جعفر کی خلفا سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسے ملامت کی۔ کہ ہم تو پیر کی خدمت میں رہے لیکن آپ اس فیض سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو صندوق نہ اٹھا سکے۔ میں ہی تھا جس نے آواز دی کہ اٹھاؤ۔ اور پھر میں ہی اٹھا کر ختلان لے گیا۔ اسی کتاب میں ہے کہ مخدوم شیخ حاجی محمد خبوشانی نے فرمایا کہ حضرت شاہ ہمدانی ۳۲ اولیاء کی خلافت کا خرقہ

رکھتے تھے۔ جن میں سے ایک شیخ سعید حبشی صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور میر ملا نے خلاصۃ المناقب میں لکھا ہے کہ شاہ ہمدانی شیخ سعید حبشی کی خدمت میں فائز ہوئے تھے۔ آپؒ فرماتے تھے کہ شیخ سعید ہر وقت دوسری صورت میں دیکھا جاتا ہے۔ اگر خادم ایک دن ہی میں کئی بار جاتا تو شیخ کو دوسری طرف میں دیکھتا۔ حضرت سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سعید سے سنا کہ جب حضرت آمنہؓ کی حضرت عبداللہ والدِ رسول اکرمؐ سے شادی ہوئی تو میں حاضر تھا۔ جب مجلس شیخ سے باہر آیا تو اس ولایت کے اکابر سے پوچھا کہ شیخ چند سال کے ہیں...... انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد سے سنا ہے کہ شیخ سعید حبشی عمر طویل رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ کتنے سال کے ہیں۔ لوگوں نے شاہ ہمدانی صاحب کی خدمت میں التماس کی کہ حساب کیجئے کہ ولادت حضرت مصطفیٰ صلعم سے اب تک کتنے سال ہوتے ہیں۔ تھوڑی توجہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ ۸۳۰ سال ہوتے ہیں شیخ سعید کی زبانِ حال سے یہ شعر لکھا ہے ؎

من بقا دارم بقا دارم بقا
چونکہ دارم ایں بقا ہا از لقا

زاد عقبیٰ کی پہلی اشاعت میں مصنف کتاب جزاہ اللہ خیراً کا بہت مختصر حال درج تھا۔ چونکہ کتاب کی وقعت اس کے مصنف و مؤلف کی وقعت کے تابع ہے اس لئے میں نے شاہِ ہمدان کے محامد و مناقب حضرات متصوفین اہل سنت کی کتابوں سے اور زیادہ کر دیے ہیں تاکہ قارئین کرام و ناظرین عظام کو معلوم ہو جائے کہ جامع کتاب کوئی معمولی ملا نہیں جس کی بات کو ادنیٰ ٹھوکر سے رد کیا جائے اور جس کی روایت کو ضعیف کہہ کر ٹال دیا جائے بلکہ مصنف ممدوح جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ۔ اور باقرار اکابر اہلسنت مطلع علیٰ حقائق التفاسیر والاحادیث ہیں۔ علاوہ بریں آپ سرد و گرم زمانہ چشیدہ

کئی بار تمام عالم کی سیر کئے ہوئے۔ایک ہزار کاملین سینہ کے فیض یافتہ۔صوفیوں کے نزدیک صحابی رسول اکرم صلعم کے بلاواسطہ خلیفہ۔اہل سنت کے امام زمان شیخ المشائخ طریقۂ ہمدانیہ۔حقیقی اہل سنت والجماعت اور صوفی طریقت ہیں۔پس اگر ایسے بزرگ کی کتاب قابل اعتبار نہ ہو تو پھر اور کس کی ہوگی؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ملفوظات مقدسہ سے فیض حاصل کریں۔

اقل الخدام مرزا احمد علی امرتسری عفی عنہ

maablib.org

دیباچۂ مصنف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه علیٰ ما انعمنی اولی النّعم والهمنی الی مودةِ حبیبه جامع الفضائل والکرم الذی بعثه رسولاً الی کافة الامم محمد ن الامی العربی صلی اللّٰه علیه و آله وسلّم و بَعد فقد قال اللّٰه تعالیٰ ﴿قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ و قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم ﴿احبوا اللّٰه لما ارفدکم من نعمة و احبونی لحب اللّٰه و احبوا اهلبیتی لحبی﴾ فلمّا کان مودة آل النبی مسئولا عنها حیث امر اللّٰه تعالیٰ لحبیه العربی بان لا یسئل عن قومهٖ سوی المودة فی القربیٰ. و انّ ذالك سبب النّجاة للمحبین و موجبَ وصولهم الیه و الیٰ اله علیهم السلام کما قال النّبیّ مَن اَحَبَّ قَوْما حشر فی زمرتهم و اضا قال علیه السلام المرء مع من احب. فوجب علیٰ من طلب طریق الوصول ومنهج القبول محبة الرسول و مودة اهل بیت البتول وهذهٖ لا یحصل الا بمعرفة فضائل اله علیه السلام وهی موقوفة علیٰ معرفة ما ورد فیهم من اخباره علیه السلام ولقد جمعت الاخیار فی فضائل العلماء والفقهاء اربعیناتِ کثیرة ولم یجمع فی فضائل اهل البیت الاّ قلیلاً فلذا و انا الفقیر الجانی سید علی ابن شهاب الدین العلوی

الھمدانی اردت ان جمع فی جواھر اخبارھم ولالی اثارہ ممّا ورد فیھم مختصراً موسومًا بکتاب المودۃ فی القربیٰ تبرکًا بالکلام القدیم کما فی مأمولی ان یجعل اللّٰہ ذالك وسیلتی الیھم ونجاتی بھم و طویتہ علی اربعۃ عشرہ مودۃ واللّٰہ یعصمنی من الخبط والخلل فی القول والعمل ولم یحول قلمی الی مالم ینقل بحق محمدٍ ومن اتبعہٗ من اصحاب الدّول.

ترجمۂ اردو

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔ تمام حمد وثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا فرمائی۔ اور اپنے حبیب (جو تمام فضائل وکرامات کا جامع ہے اور جس کو خدا نے تمام امتوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا) محمدؐ امّی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے دل میں ڈالی۔

لمّا بعد، اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے: ﴿قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی﴾ اے محمدؐ اپنی امت سے کہہ دے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا بدلہ اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: اے لوگو تم خدا کو دوست رکھو۔ اس لئے کہ اس نے اپنی نعمتیں تم کو عطا فرمائیں۔ اور محبت خدا کے لئے مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کے لئے میری اہلبیت کو دوست رکھو۔ پس جبکہ آلِ نبیؐ کی دوستی کی بابت سوال کیا گیا ہے۔ اور وہ ہم سے طلب کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب عربی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ اپنی امت سے اپنے ذوی القربیٰ کی دوستی کے سوا اور کچھ طلب نہ کرے۔ اور یہ

دوستی محبوں کے لئے باعثِ نجاتِ آخرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار علیہم السلام سے ملنے کا ذریعہ ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اٹھے گا۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی اسی شخص کے ہمراہ ہوتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہو۔ اس لئے جو کوئی خدا تک پہنچے اور اس کی جناب میں مقبول بننے کا طالب ہو، اس پر واجب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھے اور اہل بیت بتول علیہم السلام کی دوستی اختیار کرے۔ اور یہ (یعنی اہل بیت کی دوستی) بات آنحضرتؐ کے آلِ اطہار علیہم السلام کے فضائل کی شناخت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ امر (یعنی فضائل کی شناخت) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے جاننے پر موقوف ہے جو ان حضرات علیہم السلام کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور بہت سے نیکوں نے فضائل علماء و فقہاء میں بہت سی چہل حدیثیں جمع کی ہیں۔ حالانکہ فضائل اہل بیتؑ میں بہت کم کتابیں تیار ہوئیں۔ اس لئے بندۂ فقیر گنہگار سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواہر اخبار اور لآلی آثار میں سے جو اہل بیتؑ اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں، چند حدیثیں ایک مختصر کتاب میں جمع کروں۔ اور بہ طلب برکت کلام قدیم (قرآن مجید) اس کا نام کتاب المودۃ فی القربیٰ رکھا۔ چنانچہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان حضرات علیہم السلام سے میرے ملاقی ہونے کا وسیلہ بنائے گا اور ان کے ذریعہ سے مجھ کو نجات عطا فرمائے گا۔ اور میں نے چودہ مودتوں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اور خدا مجھ کو واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان حضرات کا جو اصحاب دوَل میں سے آنحضرتؐ کے پیرو ہیں، قول اور فعل میں لغزش اور خلل سے محفوظ رکھے۔ اور میرے قلم کو اس کلام کے تحریر کرنے کی طرف نہ پھیرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول نہیں۔

﴿پہلی مودت﴾

المودّة الأولٰی فی سیدنا و صفینا و مولٰنا محمد المصطفٰی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم

پہلی مودّت ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کے فضائل میں۔

﴿1﴾ ﴿عن مطلب ابن ابی وداعة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم انا محمّد ابن عبداللّٰہ ابن عبد المطلب ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم بیوتًا فجعلنی فی خیرھم فانا خیرکم بیتًا و خیرکم قبیلاً و خیرکم نسبًا﴾۔

مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجھ کو بہترین مخلوقات (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں، اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں۔

﴿2﴾ ﴿وعن ابی موسٰی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ انا احمد وانا محمد و انا الحاشر و انا العاقب و انا المقفی و نبی الرحمة و نبی الملحمة﴾۔ اور ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں احمدؐ ہوں اور میں محمدؐ ہوں اور میں حاشر (اپنی امت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنے والا) ہوں۔ اور میں عاقب (یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا) ہوں۔ اور میں مقفّی

یعنی سب پیغمبروں سے پیچھے دنیا میں آنے والا اور پیغمبر رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنے والا نبی ہوں۔

﴿3﴾ ﴿وعن ابی الطفیل عامر بن واثلة قال قال رسول اللہ ﷺ و انا احمدُ و الفاتح والخاتم و ابو القاسم والحاشر والعاقب و طٰه و یٰس و الماحی﴾ ۔اور ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں۔ اور فاتح یعنی فتح کرنے والا اور خاتم یعنی ختم نبوت کرنے والا اور ابوالقاسم اور حاشر اور عاقب اور طٰہٰ (طاہر) اور یٰس اور ماحی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانے والا ہوں۔

﴿4﴾ ﴿وعن ابی سعید خدری قال قال رسول اللہ ﷺ و لا کذب انا ابن عبدالمطلب انا اعرب العرب ولدت (ولدتنی) فی قریش و نشاتُ فی بنی سعد﴾ ۔اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں پیغمبر خدا ہوں اور اس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ میں تمام عرب سے زیادہ تر فصیح زبان ہوں۔ میں قبیلۂ قریش میں پیدا ہوا اور قبیلۂ بنی سعد میں مَیں نے پرورش پائی۔

﴿5﴾ ﴿وعن واثلہ بن اسقع قال قال رسول اللہ ﷺ انّ اللہ اصطفی کنانة من ولَدِ اسمٰعیلؑ و اصطفی قریشًا من کنانة و اصطفی من بنی قریش بنی هاشم و اصطفانی من بنی هاشم و روی انّ اللہ اصطفی من ابراهیمؑ اسماعیل و اصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانة...... الخ﴾ ۔اور واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل میں سے بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو۔ اور قریش میں سے

بنی ہاشم کو۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ (دوسری روایت کے موافق ترجمہ): اولاد ابراہیم میں سے اسماعیلؑ کو منتخب کیا۔ اور اولاد اسماعیلؑ میں سے...... الخ۔

﴿6﴾ ﴿وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیامۃ و اول من ینشق عنہ القبر و اوّل شافعٍ و اول مشفعٍ﴾۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

﴿7﴾ ﴿وعنہ قال قال رسول اللّٰہ نحن الاٰخرون من الدنیا والاوّلون یوم القیامۃ المقضی بھم قبل الخلائق﴾۔ نیز ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا میں سب (پیغمبروں) سے پیچھے آنے والے ہیں۔ اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے۔ کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائے گا (یعنی سب سے پہلے ہم جنت میں جائینگے)۔

﴿8﴾ ﴿وعن انس قال قال رسول اللّٰہ ﷺ انا اکثر الانبیاء اتباعًا یوم القیامۃ و انا اول مَن یقرع باب الجنۃ فاستفتح فیقول الخازنُ مَن انت فاقول انا محمدٌ فیقول بك اُمرتُ ان لا افتح احدًا قبلك﴾۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے پیرو سب پیغمبروں کے پیروؤں سے زیادہ تر ہوں گے۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔ اور دروازہ کھولنے کی درخواست کروں گا۔ تب خازن جنت کہے گا تو کون ہے۔ میں جواب دوں گا کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وہ کہے گا کہ مجھ کو تیرے ہی

سب حکم دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

﴿9﴾ ﴿وعن عائشہ قالت قال رسول اللّٰہ انا سید ولد آدم ولا فخر﴾۔اور عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

﴿10﴾ ﴿وعن عرفجه قال قال رسول اللّٰہ انا سیف الاسلام اَوْ سابق الاسلام﴾۔اور عرفجہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اسلام کی تلوار ہوں یا بروایتِ دیگر میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

﴿11﴾ ﴿وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ بُعثتُ بجوامع الکلم و نصرتُ بالرعب﴾۔اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی ہے۔

﴿12﴾ ﴿وعن انس قال قال رسول اللّٰہ انا سابق ولد آدم﴾۔اور انس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بنی آدمؑ میں سے سب سے سابق (پہلا) ہوں۔

﴿13﴾ ﴿وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ انا معاشر الانبیاء یضاعف لنا البلاء کما یضاعف لنا الاجر کان نبیٌّ من الانبیاء یبتلی بالقتل حتّٰی یقتل و انھم کانوا یفرحون بالبلاء کما تفرحون بالرخاء﴾۔اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دوچند) ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اجر وثواب ہمارے لئے مضاعف ہوتا ہے۔ اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے یہاں تک کہ قتل کئے

جاتے تھے۔ اور وہ (پیغمبر) بلاؤں سے ایسے خوش ہوتے تھے۔ جیسے تم لوگ خوشحالی اور فارغبالی سے خوش ہوتے ہو۔

﴿14﴾ ﴿وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انا معاشر الانبیاء لا نشھد علی جورٍ ولو کنتُ مفضلاً احدًا علی احدٍ لا ثرتُ بالبناتِ بضعفھنّ وَقِلّةِ حیلتھنّ﴾ ۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم وستم پر گواہی نہیں دیتا۔ اور اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے والا ہوتا۔ تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ وتدبیر کے باعث ترجیح دیتا۔

﴿15﴾ ﴿وعن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ انی لاعرفکم باللہ واشدکم خشیةً﴾ ۔ اور عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے بڑھ کر خدا کا پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنے والا ہوں۔

﴿16﴾ ﴿وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وجبت لی و ادم بین الروح والجسد﴾ ۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی تھی۔ فرمایا: اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ابھی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔

﴿17﴾ ﴿وعن جابر قال قال رسول اللہ انّ اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق و کمال محاسن الافعال﴾ ۔ اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کر کے مبعوث کیا ہے۔

﴿18﴾ ﴿وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انی رأیت الانبیاء فانا شبیه ابراھیم﴾۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا۔ پس میں ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہوں۔

﴿19﴾ ﴿وعن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ اِتّخذ اللہ ابراھیم خلیلاً و موسیٰ نجیاً و اتخذنی حبیبًا ثم قال و عزّتی و جلالی لأوثِرَنَّ حبیبی علی خلیلی و نجیّی﴾۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا اور حضرت موسیٰؑ کو اپنا نجی یعنی رازدار۔ اور مجھ کو اپنا حبیب بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے کہ میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

﴿20﴾ ﴿وعن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عن رسول اللہ ﷺ انه قال خرجتُ مِنْ نکاح ولمِ اخرج من سفاح الجاھلیة من لدن ادمؑ الی ان ولدنی ابی و اُمی ولم یصبنی مِنْ سفاح الجاھلیة شیئ﴾۔ اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور زمانۂ جاہلیت کی زنا سے پیدا نہیں ہوا۔ آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ہاں پیدا ہوا۔ اور زمانۂ جاہلیت کی زناکاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی۔

﴿21﴾ ﴿وعن ابی ھریرۃ قال، قال رسول اللہ ﷺ فضّلت علی الانبیاء بستة اُعطیتُ بجوامع الکلم و نُصِرتُ بالرعب و احلتْ لی الانعام و جعلت لی الارض مسجداً و طھوراً و اُرسلتُ الی الخلق کافة و ختم بی النبوۃ﴾۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چھ

چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھ کو جوامع الکلم یعنی قرآن عطا ہوا۔ اور رعب سے مدد دی گئی۔ اور چوپائے میرے لئے حلال کیے گئے۔ اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی مقرر کی گئی۔ اور مجھ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی۔

﴿22﴾ ﴿وعن انسؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ فضلت علی الناس باربعٍ بالسّخاء والشّجاعة و کثرة الجماع و شدة البطش﴾۔ اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) سخاوت میں، (۲) شجاعت میں، (۳) کثرت جماع میں، (۴) سختی سے حملہ کرنے میں۔

﴿23﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال جلس ناس من اصحاب رسول اللّٰہ وقد سمعهم یتذاکرون قال بعضهم ان اللّٰہ اتخذ ابراهیم خلیلاً و قال اخر فموسٰی کلم اللّٰہ تکلیما و قال اخر فعیسٰی کلمة اللّٰہ و روحهٗ و قال اخر ادمؑ اصطفاه اللّٰہ فخرج (صلی اللّٰہ علیه وسلم) وسلّم وقال سمعتُ کلامُکم و عجبکم انّ ابراهیم خلیل اللّٰہ وهو کذالك و موسٰی نجی اللّٰہ وهو کذالك الا و انا حبیب اللّٰہ ولا فخر و انا صاحب لواء الحمد یوم القیامة تحته ادم ومن دونه ولا فخر وانا اول شافعٍ و اوّلُ مُشفَّعٍ یوم القیٰمة ولا فخروا اوّل من یحرك باب الجنة فیفتح اللّٰہ لی فادخلها ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر و انا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللّٰہ ولا فخر﴾۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول خداؐ کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ اور آنحضرتؐ نے ان کو باتیں کرتے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور دوسرے

نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے خدا ہمکلام ہوا۔ ایک اور بولا کہ عیسیٰ کلمہ خدا اور اس کی روح ہے۔ ایک اور نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سن کر حضرتؐ باہر تشریف لائے اور ان کو سلام کیا اور فرمایا: اے صحابہ! میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا متعجب ہونا سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل خدا ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا یعنی وہ خدا کے رازدان ہیں اور بیشک اسی طرح ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور ایسا ہی ہے۔ اور آدم علیہ السلام کو خدا نے منتخب کیا اور ایسا ہی ہے۔ اے صحابہ آگاہ ہو۔ میں حبیب خدا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں قیامت کے دن علم حمد کا مالک ہوں گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور دیگر پیغمبر ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرے گا اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی، اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلائے گا اور اللہ میرے لئے اس کو کھول دے گا۔ تب میں اس میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔

﴿24﴾ ﴿وعن سلطان الاولیاء علی علیه السلام قال قال رسولُ اللّٰه. انا اهل البیت فقد اذهب اللّٰه عنّا لفواحش ما ظهر منها و ما بطن﴾ ۔اور سلطانِ اولیاء علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دور کر دیا ہے۔

﴿25﴾ ﴿وعن عایشه قالت قال رسولُ اللّٰه بُنِیَتْ اجسامُنا علی ارواح اهل الجنت و اُمِرَتِ الارضُ ما کانَ منّا ان تبتلعه﴾ ۔اور عائشہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے جسم بہشتیوں کی روحوں پر بنائے گئے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جو (بول و براز) ہم سے خارج ہو۔ اس کو

نگل جایا کرے۔

﴿26﴾ ﴿وعن انس قال لم یکن رسول اللّٰہ فحاشًا و لا لعانا و لا سبابًا﴾۔اور انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ بدکلامی نہ کرتے تھے۔اور نہ (بے وجہ) لعنت کرتے تھے۔نہ گالی دیتے تھے۔

﴿27﴾ ﴿وعن ابی ھریرۃ قال، قیل لرسولَ اللّٰہ اُدعُ علی المشرکین فقال ما بُعِثتُ لعانًا و اِنّما بُعِثتُ رحمۃً﴾۔ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ مشرکوں کے لئے بد دعا کیجئے۔فرمایا: میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

﴿28﴾ ﴿وعن انس قال کانت اَمۃٌ من اماءِ اھل المدینۃ تاخذُ بید رسول اللّٰہ فتنطلق بہٖ حیثُ شاء ت و سئلتْ﴾۔اور انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی۔اور آنحضرت کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی جاتی تھی (یعنی آنحضرت نہایت خلیق اور حلیم تھے)۔

﴿29﴾ ﴿وعن عایشہ قالت ما کان رسول اللّٰہ یصنع فی بیتہ کان یکون مھنۃ اھلہ﴾۔اور عایشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے وہ آپ کے گھر والوں کے استعمال میں آتی تھی۔

﴿30﴾ ﴿وعنھا قالت ما خُیّر رسولَ اللّٰہ بین امرین قطُّ الا اخذ ایسرھما مالکم یکن اِثمًا فان کان اِثمًا کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسولُ اللّٰہ لنفسہ فی شیئ قطُّ الآ ان ینتھک حرمۃ اللّٰہ فینتقم للّٰہ بھا و قالتْ ما ضرب رسول اللّٰہ شیئًا قط بیدہ و لا امرۃً و لا خادمًا الا ان یجاھد فی سبیل

اللّٰہ ﴾۔ عائشہ سے مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرت کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو پسند کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا۔ تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے جبکہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔ اور حضرتؐ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلہ نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حرمت خدا کی ہتک کرتا تو خدا کے واسطے اس ہتک حرمت کے عوض میں اس سے بدلہ لیتے تھے۔ نیز عایشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خدمتگار کو۔ سوا اس وقت کے جبکہ راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

﴿31﴾ ﴿وعن انس قال كان رسول اللّٰه اذا صافح الرجل لا ينزع يده حتى يكون هو الذى يصرف وجهه ولم يبرك مقدمًا ركبتيه بين يدى من جلس لهٗ ﴾۔ اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا رخ نہ پھیر لیتا تھا اور کبھی کسی ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

﴿32﴾ ﴿وعن عايشه قالتْ انّ رسولَ اللّٰه ما كان يدخر شيئًا لغدٍ ﴾۔ بی بی عایشہ فرماتی ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ اگلے روز (کل) کیلئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

﴿33﴾ ﴿وعن عبداللّٰه بن الحارث بن حر قال ما رايتُ احدًا اكثر تبسمًا من رسول اللّٰه ﴾۔ اور عبداللہ بن حارث بن حر نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔

﴿34﴾ ﴿وعن عبداللّٰه بن سلام قال كان رسول اللّٰه اذا جلس

یحدث بکثیر ان یرفع طرفہ الی السّماء ﴾۔ اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ جب بیٹھتے تھے تو بات کرنے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

﴿35﴾ ﴿وعن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال بعث رسول اللہ لاربعین سنۃ مکث بمکۃ ثلث عشر سنۃ بعد ما یوحی الیہ ثم اُمر بالھجرۃ فھاجر الی المدینۃ فمکث بھا و بعد عشر سنین مات وھو ابن ثلث و ستین سنۃ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ﴾۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ چالیس سال کی عمر میں پیغمبری پر مبعوث ہوئے۔ اور وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

﴿قال المصنف : اعلم یا اخی انّ فضائل رسول اللہ اکثر من ان یحصی او یعدّ وما ذکر کان اقل من القلیل واللہ موفق بمودۃ علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ والسّلام و علی الہ الکرام ﴾۔ مصنفؒ فرماتے ہیں اے بھائی معلوم رہے کہ رسول خدا ﷺ کے فضائل اس قدر ہیں کہ شمار وحساب میں نہیں آسکتے۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہوئے، کمتر سے کمتر ہیں۔ اور اللہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ والسلام وعلی آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق دینے والا ہے۔

﴿دوسری مودت﴾

المودة الثانية فى فضائل اهل البيت جلة عليه السّلام

دوسری مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل ہیں۔

﴿1﴾ ﴿وعن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الأية نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ ...... الخ، دعى رسول الله عليًا و فاطمة و حسنًا و حسينًا فقال اللّٰهم هؤلاء اهلبيتى﴾۔ سعد ابن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب آیہ ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ﴾ یعنی آیہ مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا: اے خدا یہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔

﴿2﴾ ﴿وعن سعد بن معاذ قال، قال رسولَ الله لى يومًا وقد انصرف من الخندق يا سعد انّ اللّٰه اطلع الى الارض فاختارنى منها و عليًا و فاطمة و الحسن و الحسين و انا نذير هذه الامة و على هاديها﴾۔ اور سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا اے سعد اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی۔ پس اس سے مجھ کو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس امت کا نذیر یعنی عذاب خدا سے ڈرانے والا ہوں۔ اور علیؑ اس امت کا ہادی یعنی راہ خدا دکھانے والا ہے۔

﴿3﴾ ﴿وعن جابر قال كان رسولَ اللّٰه يقول توسّلوا بمحبتنا

الی اللّٰہ واستشفعوا بنا فانّ بنا تکرمُون وبنا تحیون و بنا ترزقون فاذا غاب مِنّا غائبٌ فمحبونا امنائنا غدًا کلھم فی الجنۃ ﴾۔اور جابر انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو! ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ۔ اور ہماری شفاعت طلب کرو۔ کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے۔ اور ہماری ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہونے والا غائب ہو۔ تو ہمارے محبّ ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔

﴿4﴾ ﴿وعن ابی رباح مولٰی اُمّ سلمۃ قال قال رسولؐ اللّٰہ لو علم اللّٰہ تعالٰی فی الارض عبادًا اکرم من علیؑ و فاطمۃؑ و الحسنؑ و الحسینؑ لامرنی فی ان اباھل بھم ولکن امرنی بالمباھلۃ مع ھؤلاء وھم افضل الخلق فغلبت بھم النصارٰی ﴾۔اور ابو ریاح غلام ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالٰی روئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ سے افضل اور بہتر ہوں، تو ضرور مجھ کو حکم دیتا کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر (نصاریٰ سے) مباہلہ کروں۔ مگر اللہ تعالٰی نے مجھ کو حکم دیا کہ انہی (چاروں) کو، کہ یہی (چاروں) تمام مخلوق سے افضل ہیں، اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کروں۔ پس میں ان کے سبب نصاریٰ پر غالب ہوا۔

﴿5﴾ ﴿وعن محمد بن حنفیہ عن ابیہ علیہ السلام قال انّی لنائم یومًا اذ دخل رسولؐ اللّٰہ فنظر الیّ و حرّکنی برجلہ وقال لی قم یفدی بک ابی و امّی فانّ جبرئیل اتانی فقال لی بشرّ ھذا بانّ اللّٰہ تعالٰی

جعل الائمة من وُلْدِہٖ و انّ اللّٰہ تعالیٰ لغفرلہٗ ولذریتہٖ و لشیعتہٖ و لمحِبّیہٖ و انّ من طعن علیہ و یحبس حقہٗ فھو فی النّار ﴾۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ اسی اثناء میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے۔ پس میری طرف نگاہ کی اور پائے مبارک سے مجھ کو ہلایا۔ اور مجھ سے فرمایا: اے علیؑ اٹھو۔ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے امام اس کی اولاد میں مقرر کیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت (اولاد) اور اس کے شیعوں اور محبوں کو بیشک بخش دیا ہے۔ اور جو کوئی اس پر طعن کرے اور اس کے حق کو ضبط کرے وہ جہنم میں جائے گا۔

﴿6﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ انا اوّل الناس شافعًا ثم علیؑ ثم ذریتی ثم محبوبنا یدخلون الجنۃ بغیر حساب لا یسئلون عن ذنبھم بعد المعرفۃ و المحبۃ ﴾۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ پھر علیؑ پھر میری اولادؑ پھر ہمارے محبؐ۔ وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ہماری معرفت اور محبت کے بعد ان سے ان کے گناہوں کی پرسش نہ ہوگی۔

﴿7﴾ ﴿وعن خالد بن معدان قال قال رسولؐ اللّٰہ من احبّ ان یمسی فی رحمۃ اللّٰہ و ان یصبح فی رحمۃ اللّٰہ علیہ فلا یدخلنّ بقلبہ شکٌ بان ذریتی افضل الذریات و وصیی افضل الاوصیاء ﴾۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ رحمت خدا میں شام کرے اور رحمت خدا میں صبح کرے (یعنی صبح و شام رحمت خدا اس کے

شامل حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو۔ کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے۔ اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر اور برتر ہے۔

﴿8﴾ ﴿وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ توضع یوم القیمة منابر حول العرش لشیعتی و شیعة اهل بیتی المخلصین فی ولایتنا و یقول اللہ هلموا یا عبادی انشر علیکم کرامتی فقد اوذیتم فی الدنیا﴾۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہل بیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے، جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے، عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: اے میرے بندو، آؤ! میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوشحال کروں) کہ دنیا میں تم نے ایذا اٹھائی ہے۔

﴿9﴾ ﴿وعنه علیه السلام قال قال رسولؐ اللہ یا علیؑ خلقتُ من شجرة و خلقتَ منها و انا اصلها و انت فرعها و الحسنؑ و الحسینؑ اغصانها و محبونا اوراقها فمن تعلق بشیٔ منها ادخله اللہ الجنة﴾۔ نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں۔ اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور تم اس کی فرع ہو اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں ہیں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصہ میں لٹک جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

﴿10﴾ ﴿وعنه علیه السلام ایضا قال، قال رسولؐ اللہ من

احبّ ان یتمسک بالعروۃ الوثقی فلیتمسک بِحُبِّ علی ابن ابیطالب و اھلبیتی ﴾۔ نیز جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عروۃ الوثقی یعنی مضبوط دستہ کو پکڑنا چاہے اس کو چاہیے کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ اور میرے اہل بیتؑ کی محبت کو مضبوط کر کے پکڑے۔

﴿11﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ انا میزان العلم و علی کفتاہ و الحسن و الحسین خیوطۃٌ و الفاطمۃ علاقتہٗ و الائمۃ من بعدیٔ عمودہٗ یوزن اعمال المُحبّین لنا و المبغضین علینا ﴾۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں اور علیؑ اس کے دونوں پلڑے اور حسنؑ و حسینؑ اس کی ڈسیں (ڈوریاں) ہیں اور فاطمہؑ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے اور آئمہ طاہرینؑ جو میرے بعد ہوں گے اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

﴿12﴾ ﴿وعن انسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ اِنّا معشرُ بنی مطلّب سادۃ اھل الجنۃ انا و علیؑ و حمزہؓ و جعفرؓ و الحسنؑ و الحسینؑ والمھدی علیھم السلام ﴾۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں۔ یعنی میں اور علیؑ اور حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدیؑ۔

﴿13﴾ ﴿وعن ابی رافع قال قال رسول اللّٰہ انّ آل محمدٍؐ لا یُحِلُّ لھم صدقۃٌ و انّ موالی القوم المؤمنین منھم ﴾۔ اور ابورافع سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ آل محمدؐ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم مومنین کے حاکم اور سرداران ہی میں سے ہوں گے۔

﴿14﴾ وعن حذیفةؓ وابن عمر قالا قال رسولؐ اللہ اول نساء العالمین خدیجةؓ بنت خویلد و اول من اشفع یوم القیامة اهلبیتی ثم الاقرب فالاقرب ثم الانصار ثم من امن بی واتبعنی ثم اهل الیمن ثم سائر العرب ثم العاجم ومن اشفع لهٗ اولاً فهو افضل ﴾۔ اور حذیفہؓ یمانی اور ابن عمر دونوں سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ بنت خویلد مجھ پر ایمان لائی۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جس کی میں شفاعت کروں گا۔ وہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبوں کی۔ پھر انصار کی۔ پھر ان لوگوں کی جو مجھ پر ایمان لائے۔ اور میری متابعت کی۔ پھر اہل یمن کی۔ پھر باقی اہل عرب کی۔ پھر اہل عجم[1] کی اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا۔ وہ سب سے افضل ہے۔ (یعنی میرے اہل بیتؑ)۔

﴿15﴾ ومن ابی سعید الخدری قال قال رسولؐ اللہ انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ حبلٌ ممدودٌ من السّماء الی الارض و عترتی اهلبیتی لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض ﴾۔ ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گرانبہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک کتاب خدا (قرآن) جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسّی ہے۔ دوسری میری اہل بیتؑ وعترت اطہار علیہم السلام۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس دونوں وارد ہوں۔

﴿16﴾ وعن ابن مسعود قال قال رسولؐ اللہ حُبُّ آل محمدٍ یومًا خیرٌ من عبادةِ سنة ومن مات علیه دخل الجنه ﴾۔ اور ابن

---

[1] عجم سے عرب کے سوا تمام دنیا مراد ہے۔

مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؐ کی محبت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور جو کوئی اس محبت پر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿17﴾ ﴿وعن علی علیہ السلام قال قال رسولؐ اللّٰہ مثل اھلبیتی کمثل سفینة نوحؑ من تعلّق بھا نجی ومن تخلّف عنھا دخل فی النار﴾۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہل بیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا۔ وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی۔ وہ جہنم میں داخل ہوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہل بیتؑ سے متعلق ہوگا، نجات پائے گا۔ اور جو کوئی روگردانی اور مخالفت کرے گا، وہ دوزخ میں جائیگا)۔

﴿18﴾ ﴿وعنہ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللّٰہ اربعٌ انا اشفع لھم یوم القیامة المکرم لذریتی و القاضی لھم حوائجھم والسعی لھم فی امورھم عند ما اضطرّوا الیہ و المُحِبُّ لھم بقلبہ و لسانہ﴾۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کروں گا (۱) جو میری اولاد کی تعظیم وتکریم کرے۔ (۲) جو ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرے۔ (۳) جو انکے امور میں سعی وکوشش کرے، جبکہ وہ اس کی طرف مضطر ہوں۔ (۴) اور جو دل اور زبان سے ان کو دوست رکھے۔

﴿19﴾ ﴿وعنہ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللّٰہ لیس فی القیامة راکبٌ غیر اربعة قال فقام رجلٌ الیہ من الانصار فقال فداك ابی و امی یا رسولؐ اللّٰہ انت وَمَن قالؐ انا علی ناقة البراق و اخی صالح

علی ناقة التی عُقِرتْ و عمی حمزةٌ علی ناقة الغضبا و اخی علیٌ علی ناقۃٍ من نوق الجنة بیدہ لواء الحمد فیقف بین یدی عرش رب العالمین فیقول لا الہ الا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ قال فیقول ادمیون ما ھذا الا ملک مقربٌ او نبیٌ مرسلٌ او حامل عرش رب العالمین قال فینادی منادٍ من بطنان العرش یا معشر الآدمیین ما ھذا ملکٌ مقربٌ و لا نبیٌ مرسلٌ و لا حامل عرش رب العالمین ھذا الصدیق الاکبر علیٌ ابن ابی طالب ؑ۔ نیز انہیں حضرتؐ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا۔ اس وقت انصار میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہؐ، میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں ایک تو آپ ہونگے۔ فرمایئے اور کون کون ہوں گے؟ حضرتؐ نے فرمایا: اور میرے بھائی صالحؑ پیغمبر اُس ناقہ پر سوار ہوں گے جس کو ان کی قوم نے پے کر دیا تھا اور میرے چچا حمزہ ناقہ غضبا پر سوار ہوں گے۔ اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناقے پر سوار ہوں گے۔ اور انکے ہاتھ میں علم حمد ہوگا۔ اور عرش پروردگار عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے کہے گا۔ اس وقت تمام آدمی کہیں گے: یہ یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے، نہ یا کوئی پیغمبر مرسل ہے یا عرش پروردگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ ہے تب وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا: اے آدمیو! یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے اور نہ پیغمبر مرسل اور نہ عرش پروردگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ بلکہ یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

﴿20﴾ وعن عکرمة عن ابن عباسؓ قال خطّ رسولُ اللّٰہ فی الارض خطوطًا اربعةً ثم قال اتدرون ما ھذا قالوا اللّٰہ و رسولہ اعلم قال افضل نساء اھل الجنة خدیجةؑ بنت خویلد و فاطمةؑ بنت

محمدؐ و مریمؑ بنت عمران و آسیة بنت مزاحم امراة فرعون ﴾۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زمین پر چار خط (لکیریں) کھینچے۔ پھر صحابہ سے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بہشتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؑ بنت محمدؐ اور مریمؑ بنت عمران اور آسیہؑ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں۔

﴿21﴾ ﴿وعن احمد بن حنبل قال رايتُ رسولَ الله في النوم فقال لي يا احمد هلكت في قول الشافعي محمد بن ادريس عن حديثي من حَفِظَ من امتي اربعين حديثًا من السنة كنتُ لهُ شفيعاً يوم القيامة. ما عرفت ان فضائل اهلبيتي من السنة ﴾۔ اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد تو محمد بن ادریس شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا کہ اس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا کہ جو کوئی میری امت میں سے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس شخص کی شفاعت کرونگا۔ تو یہ نہ سمجھا کہ میری اہل بیتؑ کے فضائل میری سنت میں داخل ہیں۔

﴿22﴾ ﴿عن عايشه بنت عبدالله بن عاصمي التميمي بمدينة رسولَ الله وكانت مجاورةً بها قالت حدثني ابي عن وائل عن نافع عن امّ سلمةؓ انها قالت سمعت رسولَ الله يقول ما من قومٍ اجتمعوا يذكرون فضائل محمدٍ و الُ محمدٍ الا هبطت الملئكة من السّماء حتّى الحقوا بهم بحديثهم فاذا تفرقوا عرجت الملئكة الى السّماء فيقول لهم الملئكة الأخر اِنّا نشم رائحةً منكم ما شممنا

رایحۃً اطیب منھا فیقولون اھبطوا بنا الیھم فیقولون انھم قد تفرقوا فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیہ ﴾۔ عائشہ دختر عبداللہ بن عاصمی تیمی جو مدینہ رسول خداؐ میں مجاور تھی۔ بیان کرتی ہے۔ کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا۔ اور اس نے وائل سے اور وائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہؓ زوجہ رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ جب لوگ فضائل محمدؐ اور آل محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اس ذکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں، ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے۔ جو فضائل محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کرتے تھے۔ پس ان کی بوئے خوش سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ ہم کو اس مکان ہی میں لے چلو جہاں وہ موجود تھے (اور ذکر فضائل محمدؐ و آل محمدؐ کرتے تھے)۔

﴿23﴾ ﴿و عن الامام جعفر بن محمد الصادق عن ابائہ علیھم السلام عن رسولؐ اللّٰہ انہ قال مَنْ احبّنا اھل البیتؑ فلیحمد اللّٰہ علی اولی النعم قیل وما اولی النعم قال طیب الولادۃ ولا یُحِبّنا الّا من طابت ولادتہ ﴾۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھے اس کو چاہئے کہ اولی النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ صحابہ میں

سے کسی نے عرض کی۔ کہ اولی النعم کیا چیز ہے فرمایا۔ پیدائش کا پاکیزہ ہونا یعنی حلال زادہ ہونا۔ اور ہم اہل بیتؑ کو وہی شخص دوست رکھتا ہے جو طیب الولادہ یعنی حلال زادہ ہوگا۔

{24} ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ الزمو مودّتنا اھل البیت فاِنَّ مَن لقی اللّٰہ وھو دیوُدُنا دخل الجنۃ معنا والذی نفس محمدٍؐ بیدہ لا ینفعُ عبدًا عملہٗ اِلاّ بمعرفۃ حَقِّنا﴾ ۔اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے میری امت کے لوگو اور اے صحابہ ہم اہل بیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے درآنحالیکہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہو، وہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ (یعنی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہوگا)۔

{25} ﴿وعن جبیر ابن معطم قال قال رسولُ اللّٰہ الستُ بولیکم قالوا بلٰی یا رسولَ اللّٰہ قال علیہ السلام انی اَوْشَکَ اَنْ اُدْعٰی فاُجِیْبُ فانی تارکٌ فیکم الثقلین کِتابُ رَبّنا و عترتی اھلبیتیؑ فانظروا کیف تحفظونی فیھا﴾ ۔اور جبیر ابن معطم سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولؐ اللہ۔ ہاں آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا: میں عنقریب (دربار خدا میں) طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں اس (طلبی) کو قبول کروں گا۔ (یعنی میری رحلت قریب ہے) پس میں تمہارے درمیان دو نفیس اور گرانبہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار کی کتاب یعنی قرآن ہے۔ دوسری میری عترت و اہل بیتؑ۔ پس تم دیکھو کہ ان کے بارے میں تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو۔

﴿ تیسری مودت ﴾

المودة الثالثة فی فضائل امیر المؤمنین علی علیه السلام و الصلوٰة اجمالاً.

تیسری مودت مجمل فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوٰۃ کے بیان میں۔

﴿1﴾ ﴿عن عطاء قال، سئلتُ عایشةَ عن علی قالت ذالك خیر البشر لا یشك الاّ کافرٌ﴾۔ عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے عایشہ بی بی سے علی علیہ السلام کی بابت سوال کیا۔ جواب دیا کہ وہ (علیؑ) خیر البشر یعنی تمام آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کافر کے سوا اور کوئی اس امر میں شک نہ کرے گا۔

﴿2﴾ ﴿و عن علیٍّ قال قال رسولُ اللّٰه لی. انت خیر البشر ما شك فیه الا کافرٌ﴾۔ اور جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ تم خیر البشر ہو۔ اس امر میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہ کرے گا۔

﴿3﴾ ﴿وعن حذیفةؓ قال قال رسولُ اللّٰه علیٌّ خیر البشر مَنْ ابیٰ فقد کفر﴾۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: علیؑ خیر البشر ہے جس نے اس امر کا انکار کیا۔ وہ کافر ہو گیا۔

﴿4﴾ ﴿وعن امیر المومنین علیٌّ قال، قال رسولُ اللّٰه بُغضُ علیٍّ کفرٌ و بُغضُ بنی هاشم نفاقٌ﴾۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے۔ اور بنی ہاشم سے بغض رکھنا

نفاق ہے۔

﴿5﴾ ﴿وعنه عن النبیؐ لا یحبُ علیًا الّا مومنٌ ولا یبغضهُ الّا کافرٌ﴾۔ نیز جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کو دوست نہیں رکھتا۔ مگر مومن۔ اور اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر (یعنی علیؑ کا دوست مومن ہے اور اس کا دشمن کافر)۔

﴿6﴾ ﴿وعنه علیه السلام قال قال رسولؐ اللّٰه انّ اللّٰه اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیه فاختارك علی رجال العالمین ثم اطلع الثالثه فاختار الائمة مِنْ وُلدِكَ علی رجال العالمین ثم اطلع الرابعة فاختار فاطمة علی نساء العالمین﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دیکھا اور مجھ کو تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر دوسری بار دنیا کو دیکھا اور اے علیؑ تم کو تمام عالم کے مردوں پر ترجیح دی۔ بعد ازاں تیسری دفعہ دنیا کو دیکھا اور اماموں کو جو تمہاری اولاد میں سے ہوں گے تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار دنیا پر نگاہ کی اور فاطمہؑ کو تمام عالم کی عورتوں میں سے منتخب کیا۔

﴿7﴾ ﴿وعنه علیه السّلام ایضًا قال قال رسولؐ اللّٰه من سبَّ علیًا فقد سَبَّنی وَمَنْ سبَّنی فَقَدْ سبَّ اللّٰه﴾۔ اور انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے علیؑ کو گالی دی، اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔

﴿8﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰه علیٌّ خیر البشر من شك فیه کفر﴾۔ اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علیؑ سب آدمیوں سے بہتر ہے جو کوئی اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

﴿9﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ علیٌّ بابُ حطّةٍ من دخل فیه کان مومناً و من خرج عنه کان کافراً﴾۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ بنی اسرائیل کے دروازہ حطہ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس دروازے میں داخل ہوا، وہ مومن تھا۔ اور جو اس سے باہر رہا، وہ کافر تھا (اسی طرح جو کوئی اس امت میں علیؑ کی متابعت میں داخل ہوگا، وہ مومن ہے اور جو علیؑ کی متابعت سے باہر ہوگا، وہ کافر ہے)۔

﴿10﴾ ﴿وعن الامام الباقر محمد بن علیؑ عن ابائہٖ علیهم السلام انه سُئِلَ رسُولِ اللّٰہ عن خیر الناس فقال خیرها و اتقاها و افضلها و اقربها من الجنة اقربها منّی و لا فیکم اتقا و لا اقرب الیّ من علی ابن ابیطالب علیه السّلام﴾۔ امام محمد باقرؑ اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا ﷺ سے خیر الناس یعنی بہترین مردم کی بابت پوچھا گیا۔ یعنی یہ دریافت کیا گیا کہ سب آدمیوں سے بہتر آدمی کون ہے۔ حضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ تر متقی اور سب سے افضل اور سب سے زیادہ جنت کے قریب ہونے والا وہ شخص ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہونے والا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی علی ابن ابی طالبؑ سے زیادہ تر متقی اور اس سے بڑھ کر میرا قریبی نہیں ہے (یعنی علیؑ ابن ابیطالب سب آدمیوں سے بہتر اور افضل ہے)۔

﴿11﴾ ﴿وعن جمیع بن عمیر قال قلنا العایشة کیف کان منزلة علیٍّ من رسولَ اللّٰہ قالت کان اکرم رجالنا علی رسولَ اللّٰہ﴾۔

اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ ہم نے عائشہ بی بی سے پوچھا کہ جناب رسول خدا ﷺ کے نزدیک علیؑ کا مرتبہ کیسا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ علیؑ رسولخدا ﷺ کے نزدیک ہمارے تمام مردوں سے زیادہ تر معزز اور مکرم تھے۔

﴿12﴾ ﴿وعن ابن عمر قال قال رسولؐ الله خير رجالكم علي ابن ابيطالبؑ وخير شُبّانكم الحسنؑ و الحسينؑ وخير نسائكم فاطمةُ بنت محمّدٍ عليهم الصلوٰة والسلام﴾۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے تمام مردوں سے بہتر علیؑ ابن ابیطالبؑ ہے۔ اور تمہارے تمام جوانوں سے بہتر حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ اور تمہاری تمام عورتوں سے بہتر فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے۔

﴿13﴾ ﴿وعن عروة عن عايشة قالت قال رسولؐ الله انّ الله قد عَهِدَ اِلَيَّ انّ مَن خَرجَ على عليٍّ فهو كافرٌ في النّار و اَجْدَرُ بالنّار قيل لما خرجت عليه قالت انا نسيت هذا الحديث يوم الجمل حتّٰى ذكرته بالبصرة و انا استغفر الله﴾۔ اور عروہ نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی علیؑ پر خروج کرے گا یعنی اس سے لڑے گا وہ کافر ہے اور دوزخ میں جائے گا اور وہ آتش دوزخ ہی کے زیادہ تر لائق ہے۔ اس وقت کسی نے عائشہ سے پوچھا پھر تو نے کیوں اس پر خروج کیا۔ جواب دیا کہ جنگ جمل کے دن مجھ کو یہ حدیث بھول گئی تھی یہاں تک کہ بصرہ میں جا کر یاد آئی۔ اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں۔

﴿14﴾ ﴿وعن ابي سالم ابن ابي الجعد قال قلت لجابرٍ حدّثني عن عليٍّ قال كان من خير البشر قال قلت يا جابر ما تقول في

من يبغض علياً قال ما يبغضهُ الاّ كافر ﴾۔اور ابو سالم ابن ابو الجعد بیان کرتا ہے کہ میں نے جابرؓ انصاری سے کہا مجھ سے علی علیہ السلام کا حال بیان کر۔ اس نے جواب دیا کہ علیؑ خیر البشر ہے۔ راوی ناقل ہے کہ میں نے جابرؓ سے کہا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ جو علیؑ سے بغض رکھے۔ اس نے جواب دیا کہ اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر (یعنی علیؑ سے بغض رکھنے والا کافر ہے)۔

﴿15﴾ ﴿عن هاشم بن البريد قال قال عبد الله ابن مسعود قرأت سبعين سورةٍ من في رسولَ الله و قرأتُ البقية على اعلم هذه الامة بعد نبينا عليٌّ ابن ابی طالب ﴾۔ ہاشم بن برید سے مروی ہے کہ عبداللہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ میں نے قرآن کی ستر سورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے سیکھی ہیں اور باقی سورتیں علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام سے، جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام امت سے زیادہ تر عالم ہیں۔

﴿16﴾ ﴿وعن محمد بن سالم البزار قال كنتُ مع سعيد ابن المسيب في الروضة يوم الجمعة فجاء خطيبٌ من بني اميّة عليهم اللعنة فصعد المنبر فذكر امير المؤمنين و قال انّ رسولَ الله لم يدنه من محبته و انما ادفاه ليكفَّ شره قال كان ابن المسيب لعن عليه فاتهُ منوغاً مرعوباً فقال اكفرت بالذى خلقك من تراب ثم من نطفة ثم سوّلك و رجلاً ثم اخذ ثوبه على فيه فقالوا مالك يا ابا محمد و الامام من بني اميّة فقال و الله ما ادرى ما قال الاّ انى سمعت رسولَ الله يقول من القبر هذا القول فقلته كما قالَ ﴾۔محمد بن سالم بزار سے روایت ہے کہ میں جمعہ کے دن سعید بن میتب کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک میں تھا۔ پس

بنی امیہ میں سے ایک خطیب وہاں آیا اور منبر پر گیا۔ اور امیر المومنین کا ذکر کیا اور کہا کہ رسول خداؐ نے علیؑ کو اس کی محبت کے سبب اپنا مقرب نہیں بنایا تھا بلکہ صرف (معاذ اللہ) اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو اپنے قریب کیا۔ محمد بن سالم کہتا ہے کہ سعید ابن میتب نے اس پر لعنت کی اور اس کو منع کرتا ہوا اور خوف زدہ ہو کر اس خطیب کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا: آیا تو اس خدا کا منکر ہو گیا، جس نے تجھ کو پہلے خاک سے پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھ کو مرد صورت بنایا۔ اس کے بعد ابن میتب نے اپنا کپڑا اس کے منہ پر رکھا یعنی کپڑے سے اس کا منہ بند کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر حاضرین نے اس سے کہا: اے ابو محمد تجھے کیا ہوا۔ یہ کیا کرتا ہے۔ حالانکہ امام بنی امیہ میں سے ہے۔ ابن میتب نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا، اس نے کیا کہا۔ مگر یہ کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو سنا کہ اپنی قبر مبارک سے یہ بات (جو میں نے بیان کی) فرمارہے ہیں پس جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ میں نے اس (خطیب) سے بیان کر دیا۔

﴿17﴾ ﴿وعن ام هانی بنت عبدالمطلب قالت قال رسولُ اللّٰه افضل البرية عند اللّٰه من نام فی قبره ولم يشك فی عليٍّ و ذريته انهم خير البريّة﴾ ۔ اور ام ہانی دختر عبدالمطلب سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل مخلوقات وہ شخص ہے جو اپنی قبر میں سوئے۔ درآنحالیکہ وہ علیؑ اور اس کی ذریت طاہرہ کی بابت اس بات میں شک نہ رکھتا ہو۔ کہ وہ خیر البریہ یعنی تمام مخلوقات سے بہتر اور برتر ہیں۔

﴿18﴾ ﴿وعن جابر قال ما شك فيه الاّ كافرٌ يعنی عليًا و قال و اللّٰه ما كنّا نعرف منافقينا فی عهد رسولُ اللّٰه الاّ ببغضهم عليًا﴾ ۔ اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ علیؑ کے باب میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہیں کرتا۔ نیز

جابر کہتے ہیں کہ ہم عہد رسول خدا ﷺ میں منافقوں کو جو ہم میں موجود تھے فقط ان کے علیؑ کو دشمن رکھنے کے سبب سے پہچانا کرتے تھے۔

﴿19﴾ وعن سعید بن جبیر قال کنت اقود ابن عباس بعد ما ذهب بصره من المسجد فمر بقوم یسبون علیاً فقال ردّنی الیهم فرو دته الیهم فقال ایکم سابُ اللّٰه فقالوا سبحان اللّٰه من سب اللّٰه فقد کفر فقال ایکم سبّ علیاً قالوا اما هذا فقد کان فقال اشهد با اللّٰه و اللّٰه قد سمعتُ رسول اللّٰه یقول من سبّ علیًا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللّٰه ومن سب اللّٰه و رسوله یوشك ان یاخذه ثم انصرف یعنی ابن عباسؓ۔ اور سعید بن جبیر بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن ابن عباسؓ کو ان کے اندھا ہو جانے کے بعد ہاتھ پکڑ کر مسجد سے لے جا رہا تھا۔ اثنائے راہ میں وہ ایک جماعت پر گزرے جو علیؑ کو گالیاں دے رہے تھے۔ تب ابن عباسؓ نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو ان لوگوں کے پاس لے چل۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ تب انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ وہ بولے بزرگ و برتر ہے وہ خدا۔ جو کوئی خدا کو گالیاں دے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ تم میں سے کون شخص علیؑ کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ بولے یہ تو البتہ ہوا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں، خدا کی قسم، میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کو گالی دی عنقریب اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ وہاں سے چل دیے۔

﴿چوتھی مودت﴾

المودة الرابعة ان عليًا عليه السلام امير المومنين و سيد الوصيين و حجة اللّٰه عزوجل على العالمين

چوتھی مودت اس بیان میں کہ علی علیہ السلام امیر المومنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سید الوصیین یعنی تمام اوصیا کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ و برتر کی حجت ہیں۔

﴿1﴾ ﴿عن محمد بن الحسنؑ بن علیؑ عن ابيه عن جده عن النبیؐ قال ان في اللوح المحفوظ تحت العرش مكتوبًا علی ابن ابيطالب امير المومنين﴾۔ محمد بن حسنؑ بن علی علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرش کے نیچے لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ علیؑ ابن ابیطالب امیر المومنینؑ (یعنی مومنوں کے حاکم) ہیں۔

﴿2﴾ ﴿وعن انس قال كنتُ مع النبیؐ فاقبل علیؑ فقال النبیؐ هذا حجة اللّٰه على امتی يوم القيامة عند اللّٰه﴾۔ اور انس بیان کرتا ہے کہ میں پیغمبر خدا کے ہمراہ حاضر تھا کہ علی علیہ السلام آئے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن میری امت پر خدا کی حجت ہوگا۔

﴿3﴾ ﴿عن عباسؓ نظر النبیؐ الی علیؑ فقال انت سيد في الدنيا و سيد في الأخرة من احبك فقد احبّني حبيك حبيبي و حبيبي حبيب اللّٰه و عدوّك عدوّی و عدوّی عدوّ اللّٰه و الويل لمن ابغضك من بعدی﴾۔ اور عباسؓ عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کی طرف

دیکھ کر فرمایا: اے علیؑ تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار ہو۔ جو کوئی تم کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو بھی دوست رکھتا ۔ ہے تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔

﴿4﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال دعانی رسولؐ اللّٰہ فقال لی ابشرك انّ اللّٰہ ایدنی لسید الاولین والآخرین والوصیین علیؑ فجعله کفوی فان اردت ان تتورعَ و تنفع فاتبعه﴾ ۔اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول خدا ﷺ نے بلایا۔ اور مجھ سے فرمایا میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پہلوں اور پچھلوں اور سب وصیّوں کے سردار علیؑ ابن ابی طالب کے ساتھ مجھ کو مدد دی۔ اور اس کو میرا ہمسر بنایا۔ پس اگر تم پرہیزگار بننا اور نفع اٹھانا چاہو تو اس کی پیروی کرو۔

﴿5﴾ ﴿وعن بریدة قال قال رسولؐ اللّٰہ لکل نبیّ وصی، و وارث وانّ علیًا وصیی و وارثی﴾ ۔اور بریدہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک پیغمبر کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علیؑ میرا وصی اور وارث ہے۔

﴿6﴾ ﴿وعن حذیفة قال قال رسولؐ اللّٰہ لو علم النّاسُ اَنّ علیًا متٰی سُمّی امیر المومنین ما انکروا افضله سُمّیَ امیر المومنین و ادمُ بین الرُّوحِ والجسد﴾ ۔اور حذیفہ یمانیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ علیؑ کب امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے تو کبھی ان کی فضیلت کا انکار نہ کریں۔ علیؑ اس وقت امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے جبکہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی روح ان کے بدن میں داخل نہ ہوئی

تھی)۔

﴿7﴾ ﴿وعن ابی هریرة قال قیل یا رسولَ اللّٰه متی وُجِبَتْ لك النبوة قال قیل ان یخلق اللّٰه ادمؑ و نفخ الروح فیه وقال و اذا اخذ ربّك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم الستُ بربكم قالت الارواح بلیٰ فقال اللّٰه انا ربّكم و محمّدٌ نبیكم و علی امیركم﴾۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی۔ فرمایا: اس وقت سے پہلے جبکہ خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ اور روح ان کے جسم میں پھونکی۔ اور خدا قرآن میں فرماتا ہے: اے محمدؐ اس وقت کو یاد کرو جبکہ تیرے پروردگار نے بنی آدم سے ان کی اولاد کو ان کی پشتوں سے نکال کر عہد لیا۔ اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا۔ اور ان سے کہا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ تو روحوں نے عرض کی: ہاں تو ہمارا پروردگار ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اور محمدؐ تمہارا پیغمبر ہے اور علیؑ تمہارا امیر اور حاکم ہے۔

﴿8﴾ ﴿وعن عتبه بن عامر الجهنی قال بایعنا رسولَ اللّٰه علی قول ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریك له و انّ محمداً نبیه و علیًا وصیُّه فایُّ من الثلثة تركناه كفرنا و قال ﷺ لنا احبّوا هذا یعنی علیًا فانّ اللّٰه یُحِبُّهٗ واَستَحیُوا منه فانّ اللّٰه یستحیی منه﴾۔ اور عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ ہم نے اس قول پر رسول خدا ﷺ سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور محمدؐ اس کا پیغمبر ہے اور علیؑ آنحضرت کا وصی ہے۔ پس ان تینوں (شرطوں) میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو کافر ہو جائیں گے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا: تم اس کو یعنی علیؑ ابن ابیطالب کو

دوست رکھو کیونکہ خدا بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس سے حیا کرو۔ کیونکہ خدا بھی اس سے حیا کرتا ہے۔

﴿9﴾ ﴿وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللّٰہ انّ اللّٰہ جعل لکلّ نبیّ وصیًا جعل شیثؑ وصیّ ادمؑ و یوشعؑ وصیّ موسٰیؑ و شمعون وصیؑ عیسٰیؑ و علیًاؑ وصیّی و وصیّی خیر الاوصیاء فی ابداء و انا الداعی وھو المضئی﴾۔ اور علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کے لئے ایک وصی مقرر کیا ہے۔ شیثؑ کو حضرت آدمؑ کا وصی بنایا ہے اور یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وصی۔ اور شمعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ کا وصی اور علیؑ کو میرا وصی مقرر کیا۔ اور میرا وصی روز اول میں تمام وصیوں سے بہتر ہے۔ اور میں خلق خدا کو خدا کی طرف لانے والا ہوں اور وہ، یعنی علیؑ، روشنی دینے والا یعنی نور ہدایت پھیلانے والا ہے۔

﴿10﴾ ﴿وعنہ علیہ السلام قال قال لی رسولؐ اللّٰہ یا علیؑ انت تبرءُ ذِمّتی وانت خلیفتی علی امتی﴾۔ نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ کو بری الذمہ کرو گے۔ اور تم میری امت پر میرے خلیفہ ہو۔

﴿11﴾ ﴿وعن انس قال قال رسولؐ اللّٰہ یا انس انطلق فارع لی سید العرب یعنی علیًا فقالت عایشہ الست سیّدَ العرب فقال انا سیدُ وُلدِ ادم ولا فخر و علیّ سید العرب فلما جاءہ ارسلنی رسولؐ اللّٰہ الی انصار فاتوہُ فقال لھم یا معشر الانصار الاّ ادلّکم علی ما اِن تمسّکتُم بہ لن تضلوا بعدی قالوا بلی یا رسولؐ اللّٰہ قال ھذا علیّ

فاحبوه لِحُبی و اکرموه لکرامتی فانّ جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن اللّٰہ﴾۔ اور انس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے انس جاؤ سردارِ عرب یعنی علیؑ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آنحضرت کا یہ ارشاد سن کر عائشہ نے عرض کی: یا حضرت آپ سردارِ عرب نہیں؟ فرمایا: میں بنی آدم کا سردار ہوں۔ اور فخر نہیں کرتا اور علیؑ سردارِ عرب ہے۔ جب علیؑ حاضر خدمت ہوئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو انصار کے بلانے کو بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے گروہِ انصار کیا میں تم کو اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے (یعنی دل سے اس کی اطاعت کرو گے) تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! ہاں فرمایئے۔ فرمایا: یہ علیؑ ہے۔ پس تم میری محبت کے لئے اس کو دوست رکھو۔ اور میری تعظیم وتکریم کیلئے اس کی تعظیم وتکریم کرو۔ پس جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور جو کچھ میں نے تم سے کہا، خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا (یعنی اس بات کے پہنچانے کا مجھ کو حکم دیا)۔

﴿پانچویں مودت﴾

المودة الخامسة فی انّ علیًا کان مولٰی من کان رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم مولاه

پانچویں مودت اس امر کے بیان میں کہ رسول خدا ﷺ جس شخص کے مولیٰ ہیں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔

﴿1﴾ ﴿عن ابی الحمراء خادم رسولَ اللّٰه قال بعد کبر سِنّهٖ لواحِدٍ من رفقائهٖ لَاحدثنك ما سمعت اُذُنَایَ و رَاَتْ عَینَایَ اَقبل رسول اللّٰه حتی دخل علی عایشه فقال لها اُدعِی لی سید العرب فَبَعَثَتْ الی ابی بكرٍ فدعته فجاء حتّی كان كرای العین عَلِمَ انّ غیره دعٰی فخرج من عندها حتی دخل علی حفصةَ فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثتْ الی عمر فدعته حتی اذا صار كرای العین علم انّ غیره دعٰی فخرج من عندها حتٰی اذا دخل علی اُمّ سلمةؓ و كانت من خیرهنّ وقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی علیؑ فدعته ثم قال لی یا ابا الحمراء رُخْ اِئتِنی بمائة من قریش و ثمانین مَنَ العربِ و ستین من الموالی و اربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع النّاسُ قال لی ائتنی بصحیفة من ادمٍ فاتیتُهُ بها ثم اقامهم مثل صف الصّلواة فقال معاشر الناس الیس اللّٰه اولی لی من نفسی یأمرنی وینهانی مالی علی اللّٰه امرٌ ولا نهیٌ قالوا بلٰی یا رسولَ اللّٰه فقال الستُ اَولٰی بکم من انفسکم اَمُرکم و انهاکم

مالكم علىّ امرٌ ولا نهىٌ قالوا بلٰى يا رسولَ الله فقال من كان الله مولاه و انا مولاه فهٰذا علىّ مولاهُ يامركم و ينهاكم مالكم عليه امرٌ ولا نهى اللّٰهم وال من والاه و عاد من عاداه و انصر من نصره و اخذل من خذله اللّٰهم انت شهيد عليهم انى قد بلغت و نصحت ثم امر فقرئت الصحيفة علينا ثلاثا ثم قال من شاء ان يقيله ثلثا قلنا نعوذ باللّٰه و برسوله ان نستقيله ثلثا ثم ادرج الصّحيفة و ختمها بخواتيمهم ثم قال يا علىؑ خذ الصحيفة اليك فمن نكث لك قاتله بالصّحيفةِ فاكون انا خصيمهُ ثم تلا هٰذه الاية ﴿ولا تنكثوا بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْجَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا فتكونوا كبنى اسرائيل اذا شدّدوا علٰى انفسهم فشدد اللّٰه عليهم ثم تلى فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ (الْاٰيته)﴾۔ ابو الحمراء خادم رسولؐ خدا نے اپنے بوڑھا ہونے کے بعد اپنے ایک رفیق سے کہا کہ میں تجھ سے وہ بات بیان کرتا ہوں جو میرے ان دونوں کانوں نے سنی۔ اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ عائشہ بی بی کے ہاں تشریف لائے۔ اور اس سے فرمایا کہ سردار عرب کو میرے پاس بلا دے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابوبکر کو بلایا۔ جب وہ آئے اور حضرتؐ کے سامنے ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو کسی اور کو بلانا مقصود ہے پھر آنحضرتؐ وہاں سے باہر آئے اور چلتے چلتے حفصہ بی بی کے گھر آئے۔ اور فرمایا: سردار عرب کو میرے پاس بلوادے۔ اس نے عمر کو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کو کسی اور ہی کا بلانا منظور ہے۔ پھر وہاں سے باہر تشریف لائے اور ام سلمہؓ کے گھر میں آئے اور یہ بی بی آنحضرت کی سب بیبیوں سے بہتر تھیں اور ان سے فرمایا: اے ام سلمہؓ سردار عرب

کو میرے پاس بلوا دے۔ اس پاک دامن نے حضرت علی علیہ السلام کو بلوایا۔ جب وہ آئے تو حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوالحمراء جاؤ اور سو (۱۰۰) اہل قریش اور اسی (۸۰) اہل عرب اور ساٹھ (۶۰) غلاموں اور چالیس (۴۰) اہل حبش کو بلا لاؤ۔ آخرکار جب سب لوگ جمع ہو گئے تو مجھ سے فرمایا: چمڑے کا صحیفہ اٹھا لاؤ۔ میں نے صحیفہ لا کر حضرت کو دیا۔ بعد ازاں حضرتؐ نے ان سب آدمیوں کو نماز کی صف کی طرح کھڑا کیا۔ اور فرمایا: اے لوگو! آیا اللہ تعالیٰ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اور وہ مجھ کو امر و نہی فرماتا ہے۔ اور مجھ کو خدا پر امر و نہی کرنے کا ذرا اختیار نہیں۔ حاضرین نے عرض کی: یا رسولؐ اللہ! بیشک ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! کیا مجھ کو تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تر اختیار نہیں ہے؟ اور میں تم پر امر و نہی کرتا ہوں اور تم کو مجھ پر امر و نہی کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: ہاں یا رسولؐ اللہ ایسا ہی ہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا: جس کسی کا خدا حاکم و مختار ہے اور جس کسی کا میں حاکم و مختار ہوں، یہ علیؑ بھی اس کا حاکم و مختار ہے۔ یہ تم پر امر و نہی کر سکتا ہے اور تم اس کے اوپر امر و نہی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اے خدا جو کوئی اس کو (علیؑ کو) دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کرے، تُو بھی اس کی نصرت و یاری کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کو ترک کرے، تُو بھی اس کی نصرت و یاری ترک کر۔ اے خدا تو ان کے اوپر میرا گواہ ہے کہ میں نے تیرا حکم ان کو پہنچا دیا۔ اور ان کو نصیحت کر دی۔ بعد ازاں حضرت کے حکم سے وہ صحیفہ تین بار پڑھ کر ہم کو سنایا گیا۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا: اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم اس عہد کے توڑنے اور فسخ کرنے میں خدا اور اس کے رسولؐ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور تین بار یہی فقرہ دہرایا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس صحیفہ کو لپیٹا۔ اور ان سب لوگوں کی مہریں

اس کے اوپر لگوائیں۔ پھر فرمایا: اے علیؑ اس صحیفہ کو اپنے پاس رکھو۔ پس جو کوئی تیرے اس عہد کو توڑ ڈالے۔ اس سے اس صحیفہ کے مطابق جنگ کرنا۔ میں اس کا دشمن ہوں گا اور اس سے جھگڑا کروں گا۔ پھر آیہ ولا تنکثوا ایمانکم الایہ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو! اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو۔ حالانکہ تم نے اللہ کو اپنا کفیل اور ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تم بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤ گے کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی، تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی۔ پھر حضرتؑ نے آیہ فمن نکث الایــہ پڑھی۔ یعنی جو کوئی بیعت کو توڑتا ہے وہ اس بیعت شکنی سے اپنے نفس ہی پر وبال ڈالتا ہے۔

(2) ﴿وعن ابی عبد اللّٰه الشیبانی قال بینما انا جالسٌ عند زید ابن ارقم فی مسجد ارقم اذ جاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم هٰذا زیدٌ فقال اُنشدُكَ بالّذی لا اله الّا هو اَسمِعتَ رَسُول اللّٰه یقولُ مَنْ کُنتُ مولاهُ فعلیٌّ مولاه اللّٰهم والِ مَنْ والاه و عادِ مَنْ عاداهُ قال نعم﴾۔ اور عبداللہ شیبانی بیان کرتا ہے کہ میں مسجد ارقم میں زید بن ارقم کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص وہاں آیا اور بولا تم میں سے زید بن ارقم کون سا ہے۔ لوگوں نے کہا: یہ ہے زید۔ تب اس شخص نے زید سے مخاطب ہو کر کہا: اے زید میں تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ کیا تو نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کا میں مولا اور مختار ہوں، علیؑ بھی اس کا مولا اور مختار ہے۔ اے خدا تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے۔ اور جو کوئی اس سے عداوت رکھے، تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ زید بن ارقم نے کہا: بیشک میں نے سُنا ہے۔

(3) ﴿وعن ابی هریرة قال من صام یوم الثامن عشر من ذی

الحجة كان له كصيام ستين شهراً. وهو اليوم الذی اخذ فيه رسولُ اللّٰه بيد عليٍّ فی غدير خم فقال من كنت مولاه فعليٌّ مولاه اللّٰهم وال من والاه و عاد من عاداه و انصر من نصره و اخذل من خذله ﴾۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جوکوئی ماہ ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ مہینے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا اور یہ وہ دن ہے جس میں رسول خدا ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: جس کسی کا میں مالک ومختار ہوں۔ علیؑ بھی اس کا مالک ومختار ہے۔ اے خدا جوکوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے، تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جوکوئی اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جوکوئی اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت کر۔ اور جوکوئی اس کی نصرت نہ کرے، تو بھی اس کی نصرت نہ کر۔

﴿4﴾ ﴿وعن الباقرؑ عن ابائہ عليهم السلام مثل ذالك بل روی كثير من الصحابة فی اماكن مختلفةٍ هذا الخبر ﴾۔ اور امام محمد باقرؑ سے اپنے آباءؑ کی زبانی یہ حدیث اس طرح پر منقول ہے بلکہ اکثر صحابہ نے مختلف مقاموں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

﴿5﴾ ﴿وعن عمر ابن الخطاب قال نصب رسولُ اللّٰه عليًا عَلَمًا فقال مَنْ كنت مولاه فعلي مولاه اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه وَاخذُل مَنْ خذلهٗ وانصُر مَن نَصَرَهٗ اللّٰهم انت شهيدی عليهم. ثم قال يعنی عمر وَكَانَ فِي جَنبِي شَابٌ حَسَنُ الوجهِ طيبُ الريح فقال لی يا عمر لَقَدْ عَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰه لِابْنِ عَمِّهٖ عَقْدًا لَاَ يحله الا منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت يا رسول اللّٰه انك حيث قلت فی علی كان فی جنبی شاب حسن الوجه طيب الريح و قال كذا و كذا قال النبیؐ نعم يا

عمر انه لیس من ولد ادم لکنه جبرئیل اراد ان یوکد علیکم ما قلته فی علـــی﴾۔ اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جس کسی کا میں مالک ومختار ہوں، علیؑ بھی اس کا مالک ومختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے، تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے۔ تو بھی اس سے دشمنی کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے تو بھی اس کی نصرت نہ کر۔ اور جو کوئی اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر۔ اے خدا تو ان پر میرا گواہ ہے۔ راویٔ حدیث عمر ابن خطاب بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میرے پہلو میں ایک جوان نہایت خوبرو اور پاکیزہ بو موجود تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے عمر البتہ رسول خدا نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولے گا۔ اے عمر خبردار کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ جب آپ نے علیؑ کی بابت بیان کیا تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت اور پاکیزہ بو تھا۔ اور اس نے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرتؐ نے فرمایا: اے عمر ہاں۔ وہ اولادِ آدمؑ سے نہیں، بلکہ وہ جبرئیلؑ تھے۔ اس نے ارادہ کیا کہ جو کچھ میں نے علیؑ کے باب میں کہا ہے اس کی بابت تم کو تاکید کردے۔

﴿7﴾ وعن البراء ابن عازبٍ قال اقبلت مع رسولَ اللّٰہ فی حجة الوداع فلما کان بغدیر خُم نُودِیَ الصلواۃ جامعةً فجلس رسولَ اللّٰہ تحت شجرةٍ و اخذ بید علي وقال الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلیٰ یا رسولَ اللّٰہ فقال الا من انا مولاہ فعلیٌ مولاہ اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ فلقیہ عمر فقال ھنیئًا لك یا علیُ ابن طالب اصبحت مولائي و مولیٰ کل مؤمن و مؤمنةٍ و فیه انزلتْ یا ایھا

الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایہ﴾۔اور براء بن عازب بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں رسول خدا ﷺ کے ہمراہ گیا تھا۔ جب حضرتؐ غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے صلوۃ جامع کی آواز دی۔ آخرکار رسول خدا ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے حاضرین کیا میں مومنوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں۔ سب نے عرض کی: یا رسولؐ اللہ بیشک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہو جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمر بن خطاب نے آکر اُس (علیؑ) سے ملاقات کی۔ اور کہا: اے علیؑ ابن ابیطالب تم کو مبارک ہو کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد اور عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے۔ اور آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل .... (الایہ) علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی اے ہمارے رسولؐ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں کو پہنچادے۔

﴿8﴾ ﴿وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسولؐ اللہ لعلیؑ لو کان البحر مداداً والریاض اقلاماً والانس کُتّاباً والجنّ حِسّاباً ما احصوا فضائلک یا ابا الحسنؑ﴾۔اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ اگر تم سمندر سیاہی بن جائیں، اور تمام باغ قلم بن جائیں اور تمام انسان کاتب بن جائیں۔ اور تمام جن حساب کریں۔ تو بھی، اے ابوالحسنؑ تمہارے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

﴿9﴾ ﴿وعن سلمانؓ الفارسی قال قال رسولؐ اللہ اعلم اُمّتی

من بعدی علیؑ ابن ابیطالب ﴾۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ عالم علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

﴿10﴾ ﴿وعن جابرؓ قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ یقول یوم الحدیبیۃ وھو اخذٌ بید علیٍّ ھذا امام البررۃ و قاتل الکفرۃ منصورٌ من نصرہٗ فخذول من خذلہ یُمدُّھا بصوتہ﴾۔ اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ حدیبیہ کے دن علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہ آواز بلند فرماتے تھے کہ علیؑ نیکوں کا پیشوا ہے، اور کافروں کا قاتل۔ جو کوئی اس کی نصرت کرے گا، خدا بھی اس کی نصرت کرے گا۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کو ترک کرے گا، خدا بھی اس کی نصرت کو ترک کردے گا۔

﴿11﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولَ اللّٰہ لن تضلوا و لن تھلکوا وانتم تحت کف علیٍّ و اذا خالفتموہ فقد ضلت بکم الطرق والاھواء فی الغی فاتقوا اللّٰہ فی ذمۃ اللّٰہ فانّ ذمۃ اللّٰہ علیٌّ ابن ابیطالب﴾۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگو! جب تک کہ تم علیؑ کے زیر دست یعنی اس کے تابع فرمان رہو گے، تب تک کبھی گمراہ نہ ہوگے اور ہرگز ہلاک نہ ہوگے۔ اور جب تم اس کی مخالفت کروگے۔ تو راہیں تم سے گم ہو جائینگی۔ یعنی گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور نفسانی خواہشیں تم کو سرکشی میں ڈال دینگی۔ پس تم ذمۃ اللہ یعنی عہد خدا کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ اور ذمۃ اللہ علیؑ ابن ابیطالبؑ ہے۔

﴿12﴾ ﴿وعن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسولَ اللّٰہ یاتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال ولا ینفعھم الاّ من قبلتُ انا وعلیٌّ ابن

ابیطالب عملهٗ بعد قبول الامامة ﴾۔ اور ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اپنے اپنے اعمال لے کر آئینگے۔ مگر وہ اعمال ان کو کچھ نفع نہ دینگے۔ سوا اس شخص کے جس کے عمل کو قبول امامت علیؑ ابن ابیطالبؑ کے بعد مَیں اور علیؑ ابن ابیطالبؑ قبول کرینگے۔

﴿13﴾ ﴿وعن فاطمۃؑ قالت قال رسولؐ اللّٰہ من کنت ولیّہ فعلیٌّ ولیّہ ومن کنتُ امامُہٗ فعلیٌّ امامُہٗ ﴾۔ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں والی اور حاکم ہوں، علیؑ بھی اس کا والی و حاکم ہے۔ اور جس کا کہ میں امام اور پیشوا ہوں، علیؑ بھی اس کا امام اور پیشوا ہے۔

﴿14﴾ ﴿وعن امّ سلمۃؓ قالت قال رسولؐ اللّٰہ لَوْ لَمْ یُخلَق علیٌّ ما کان لفاطمۃ کفو ﴾۔ اور ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے۔ تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفو (جوڑ) نہ ہوتا۔

﴿15﴾ ﴿وعن علقمہ بن قیس والاسود بن برید قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا یا ابا ایّوب انّ اللّٰہ اکرمك بنبیك اذ اوحی الٰی راحلته فبرکت الی بابك فکان رسولؐ اللّٰہ صنع لك فضیلة فضلك بها اخبرنا بمخرجك مع علی تقاتل اهل لا اله الا اللّٰه فقال ابو ایوب فانی اقسم بکما باللّٰہ لقد کان و رسول اللّٰہ معی فی هذا البیت الذی انتما فیه معی وما فی البیت غیر رسولؐ اللّٰہ و علیٌّ جالس عن یمینه و انا جالس عن یساره و انس قائم بین یدیه اذا حُرِّكَ الباب فقال رسولؐ اللّٰہ انظر الی الباب من بالباب. فخرج انس فقال یا رسولؐ اللّٰہ هذا عمارؓ

فقال رسولُ اللّٰہ افتح لعمارؓ الطیب المطیب ففتح انس الباب فدخل عمارؓ علی رسولُ اللّٰہ قال یا عمارؓ ستکون فی امتی من هنابٍ حتیٰ یختلف السّیف فیما بینهم حتیٰ یقتل بَعْضُهُمْ بَعْضًا فإذا رأیتَ ذالك فعلیك بهٰذا الاصلع عن یمینی یعنی علیًا ابن ابیطالب ان سلك الناس کلهم وادیا و سلك علی وادیا فاسلك وادی علی وخل عن الناس یا عمارؓ علیٌّ لا یَرُدُّكَ عن هدی ولا یدلك علی ردی یا عمار طاعة علی طاعتی و اطاعتی طاعة اللہ ﷻ۔ اور علقمہ بن قیس اور اسود بن برید بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں ابوایوب انصاری کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے ابوایوب اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے پیغمبر کے سبب عزت بخشی جبکہ اس جل جلالہ نے آنحضرتؐ کے ناقہ کو وحی کی۔ اور وہ تیرے دروازے پر بیٹھ گیا۔ پس رسول خدا ﷺ نے تم کو وہ فضیلت عطا کی جس سے تم ممتاز ہو گئے۔ اب تم علیؑ کے ساتھ اپنے (جنگ صفین میں) جانے کا حال بیان کرو جبکہ تم کلمہ گویوں کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔ ابوایوب نے جواب میں کہا کہ میں تم سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک روز رسول خدا میرے ساتھ اسی گھر میں، جس میں اب تم میرے پاس موجود ہو، تشریف رکھتے تھے۔ اور اس گھر میں آنحضرتؐ اور علیؑ اور میرے اور انس کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ علیؑ حضرتؐ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور میں آپ کے بائیں تھا اور انس حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرتؐ نے انس سے فرمایا: جاؤ دیکھو، دروازے پر کون ہے۔ انس گئے اور آ کر عرض کی: یا رسولؐ اللہ عمارؓ یاسر ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا: عمار پاک و پاکیزہ کیلئے دروازہ کھول دو انس نے دروازہ کھول دیا۔ اور عمارؓ اندر آ کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرتؐ نے فرمایا: اے عمارؓ! عنقریب میری امت میں بہت سخت ناگفتہ بہ باتیں وقوع

میں آ جینگی۔ یہاں تک کہ ان میں باہم تلواریں چلیں گی اور بعضے بعضوں کو قتل کریں گے۔ جب تم ایسا حال مشاہدہ کرو تو تم کو اس اصلع[1] کی جو میرے دائیں طرف بیٹھا ہے یعنی علیؑ ابن ابیطالب کی پیروی لازم ہے اگر تمام لوگ ایک وادی (میدان) میں چلیں اور علیؑ ایک اور وادی میں، تو تم بھی علیؑ والی وادی میں چلنا اور سب لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے عمارؓ! علیؑ تم کو راہ ہدایت سے نہ پھیرے گا اور ہلاکت کی راہ کی طرف رہبری نہ کرے گا۔ اے عمارؓ! علیؑ کی اطاعت میں میری اطاعت ہے اور میری اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔

﴿16﴾ ﴿وعن ابی جعفر الباقر علیه السلام فی قوله یا ایها الذین امنوا ادخلوا فی السّلم کَافَّةً (الایة) یعنی ولایة علیٌّ و الاوصیاء من بعده﴾۔ اور امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیہ یا ایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة (اے ایمان والو سب کے سب سلم میں داخل ہو) میں سلم سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی ولایت ہے، جو علیؑ کے بعد ہوئے۔

---

[1] اصلع وہ شخص جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں۔ (منہ)

﴿ چھٹی مودت ﴾

المودة السادسة فی ان علیًا اخو رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وزیرہٗ و طاعتہٗ طاعة اللّٰہ

چھٹی مودت اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور ان کے وزیر ہیں اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

﴿1﴾ ﴿عن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ رأیتُ علی باب الجنة مکتوبًا لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمدٌ رسولُ اللّٰہ و علیٌّ ولیّ اللّٰہ اخو رسولَ اللّٰہ﴾۔ اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ و علی ولی اللّٰہ اخو رسول اللّٰہ یعنی خدا کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں اور علیؑ ولی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

﴿2﴾ ﴿وعن انس قال قال رسول اللّٰہ ان اللّٰہ اصطفانی علی الانبیاء فاختارنی واختار لی وصیاً واخترت ابن عمی وصیی وشد به عضدی کما شدَّ عضد موسٰی باخیه هارون وهو خلیفتی و وزیری ولو کان بعدی نبیًا لکان علیٌّ نبیًا﴾۔ اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام انبیاء میں سے چنا اور مجھ کو ترجیح دی۔ اور میرے واسطے ایک وصی منتخب کیا۔ اور میں نے اپنے چچیرے بھائی کو اپنا وصی اختیار کیا۔ اور خدا نے اس سے میرے بازو کو مضبوط کیا۔ جیسے موسیٰؑ کا بازو اس کے بھائی ہارونؑ سے

مضبوط کیا تھا۔ اور وہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو بیشک علیؑ ابن ابیطالبؑ پیغمبر ہوتے۔

﴿3﴾ عن ابی موسٰی الحمیدی قال کنتُ مع رسولؐ اللّٰہ فی نصف عرفة و معه ابوبکرٍ و عمر و عثمان و نفرٌ من اصحابه و علیؑ فالتفت الٰی ابوبکر فقال یا ابا بکر هذا الذی تراہُ وزیری فی السماء و وزیری فی الارض یعنیٰ علیؑ ابن ابیطالب فان اَحْبَبْتَ ان تلقی اللّٰه وهو عنك راضٍ فَارضِ علیًا فان رضائه رضاء اللّٰه و غضبهٗ غضب اللّٰه ﴾۔

ابوموسیٰ حمیدی بیان کرتا ہے کہ میں نصف عرفہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ابو بکر، عمر، عثمان اور دیگر چند اصحاب اور علیؑ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرتؐ نے ابوبکر سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابوبکر یہ شخص جس کو تو دیکھتا ہے یعنی علیؑ ابن ابیطالب آسمان میں میرا وزیر ہے اور زمین میں میرا وزیر ہے۔ اگر تو چاہے کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ تجھ سے رضامند ہو، تو علیؑ کو رضامند کر کیونکہ اس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور اس کا غضب عین غضب خداوندی ہے۔

﴿4﴾ وعن عمر بن الخطاب قال انّ رسولؐ اللّٰہ لما عقد المواخاةُ بین اصحابه قال هذا علیؑ اخی فی الدنیا و الأخرة و خلیفتی فی اهلی و وصیی فی امتی و وارث علمی و قاضی دینی ماله منی مالی منهُ نفعهُ نفعی و ضرّہ ضری من احبه فقد احبنی و من ابغضه فقد ابغضنی ﴾۔ اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اپنی اصحاب میں مواخات (یعنی دو دو میں بھائی چارا) کرائی۔ تو فرمایا: یہ علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور میری اہلبیتؑ میں میرا جانشین ہے اور میری امت میں میرا وصی ہے اور میرے علم

کا وارث اور میرے دین کا ادا کرنے والا (یا میرے دین کا حاکم)۔ اس کا مال میرا مال ہے اور میرا مال اس کا مال ہے۔ اس کا نفع میرا نفع ہے اور اس کا نقصان میرا نقصان۔ جس نے اس کو دوست رکھا، اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ جس نے اس سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

﴿5﴾ وعن ابی لیلی الغفاری قال قال رسولؐ اللہ ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیاً فانہ الفاروق بین الحق و الباطل کذا فی الفردوس۔ اور ابو لیلیٰ غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا جب وہ فتنہ وقوع میں آئے تو تم علیؑ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرنا۔ کیونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان خوب فرق کرنے والا ہے۔ کتاب فردوس الاخبار دیلمی میں اس طرح مروی ہے۔

﴿6﴾ وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ انّ اللہ افترض طاعتی و طاعتہ اھلبیتی علی الناس خاصۃً و علی الخلق کافۃً قیل یا رسولؐ اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اھل مکّۃ و الخلق خلق اللہ من ذی روح۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میری اہل بیتؑ کی اطاعت لوگوں پر خاص کر اور تمام مخلوقات پر کلاً فرض کی ہے۔ اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہؐ ناس اور خلق سے یہاں کیا مراد ہے۔ فرمایا: ناس سے اہل مکہ مراد ہیں اور خلق سے خدا کی تمام جاندار مخلوق مراد ہے۔

﴿7﴾ وعن علیؑ المرتضی قال قال لی رسولؐ اللہ یا علیؑ انّی احب لک ما احب لنفسی و اکرہ لک ما اکرہ لنفسی۔ اور علی

مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ میں تمہارے واسطے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اپنے واسطے پسند کرتا ہوں۔ اور تمہارے ملئے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہوں۔

﴿8﴾ ﴿وعن علیہ السلام قال قال رسولؐ اللہ لما اسری بی الی السّماء تلقتنی الملئکۃ بالبشارۃ فی کل سماءٍ حتی لقینی جبرئیل فی محفلۃٍ من الملئکۃ فقال یا محمدؐ لو اجتمع امتک علیٰ حُبّ علیٍّ ابن ابیطالب ما خلق اللّٰہ النار﴾ ۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھ کو آسمان کی سیر کرائی گئی تو ہر ایک آسمان میں فرشتے آ کر مجھ کو خوشخبری دیتے تھے۔ یہانتک کہ جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے۔ اور کہا: اے محمدؐ اگر تمہاری امت علیؑ ابن ابیطالب کی محبت پر مجتمع ہوتی یعنی اگر ساری امت علیؑ کو دوست رکھتی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

﴿9﴾ ﴿وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسولؐ اللّٰہ لو اجتمع الناس علیٰ حبّ علیٍّ ابن ابیطالب لما خَلَقَ اللّٰہ النار﴾ ۔ اور عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علیؑ ابن ابیطالب کی محبت پر جمع ہوتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

﴿10﴾ ﴿وعن الزھری قال سمعت انس بن مالک یقول واللّٰہ الذی لا الٰہ الاّ ھو لسمعت رسولؐ اللّٰہ یقول عنوان صحیفۃ المومن حبُّ علی ابن ابیطالب علیہ السلام﴾ ۔ اور زہری کہتا ہے کہ انس بن مالک کہتا تھا کہ میں قسم کھاتا ہوں اس خدا کی جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ البتہ میں

نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا سرنامہ (شروع) علیؑ ابن ابیطالب کی محبت ہے۔

﴿11﴾ وعن علیؑ ابن ابیطالب قال قال رسولؐ اللّٰہ ان اللّٰہ امرنی بحب اربعة واخبرنی انه یحبهم قیل سمهم لنا قال علیؑ منهم ثلاثا و سلمانؓ و ابوذرؓ و المقدادؓ ﴾۔اور علیؑ ابن ابیطالب سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ (خدا) ان کو دوست رکھتا ہے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہؐ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ فرمایا: علیؑ ان میں سے ہے۔علیؑ ان میں سے ہے۔علیؑ ان میں سے ہے۔ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ۔

﴿12﴾ وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ مکتوبٌ علی باب الجنة لا الٰه الاّ اللّٰه محمدٌ رسولُ اللّٰه علیٌ اخو رسولِ اللّٰه قبل ان یخلق السّمٰوات والارض بالفی عام ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازے پر لا الٰه الا اللّٰه محمد رسولُ اللّٰه علیٌ اخو رسول اللّٰه (اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔محمدؐ خدا کا رسول ہے۔علیؑ رسول خداؐ کا بھائی ہے) آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے لکھا گیا۔

﴿13﴾ وعن ابی رافع عن ابیه لما کان یوم احد نادیٰ منادٍ لاسیف الاّ ذوالفقار ولا فتی الا علیٌ ﴾۔اور ابورافع نے اپنے باپ کی زبانی روایت کی ہے کہ جنگ احد کے دن ایک منادی نے یہ آواز دی: لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیٌ یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ کے سوا اور کوئی جوانمرد

نہیں ہے یعنی ذوالفقار سی کوئی تلوار نہیں ہے۔ اور علیؑ سا کوئی جوانمرد نہیں ہے۔

﴿14﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ حبُّ عليٍّؑ یاکل الذنوب کما تاکل النّار حطب﴾۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

﴿15﴾ ﴿وعن عمر قال قال رسولؐ اللّٰہ حُبُّ عليٍّؑ براتۃ من النار﴾۔ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات پانے کا پروانہ ہے۔

﴿16﴾ ﴿وعن عليؑ قال قال رسولؐ اللّٰہ من احبك یا عليؑ کان مع النّبیّین فی درجتھم یوم القیامۃ ومن مات و یبغضك فلا یبالی مات یھودیًا او نصرانیًا﴾۔ اور علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ جو کوئی تم کو دوست رکھے وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ہمراہ ان کے درجہ میں ہوگا۔ اور جو کوئی مر جائے درآنحالیکہ تم سے بغض رکھتا ہو۔ پس وہ اس امر کی کچھ پرواہ نہ کرے کہ وہ یہودی کی موت مرا یا نصرانی کی۔

﴿17﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ انّ اللّٰہ جعل ذریہ کل نبیّ فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب عليؑ ابن ابیطالب﴾۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی اولاد اسی پیغمبر کی پشت میں مقرر کی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابیطالب کی پشت میں رکھا ہے۔

﴿18﴾ ﴿وعن علی ؑ المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسولؐ

اللہ کفُ عليٍّ کفی ﴾۔اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی ہتھیلی میری ہتھیلی ہے۔

﴿19﴾ ﴿وعن ابی بکر قال قال رسولُ اللّٰہ یا ابا بکرٍ کفی و کف عليٍّ في العدل سواءٌ﴾۔اور ابوبکر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوبکر میری ہتھیلی اور علیؑ کی ہتھیلی دونو مساوی ہیں یعنی دونو کا ایک درجہ ہے۔

﴿20﴾ ﴿وعن معاذ قال قال رسولُ اللّٰہ حبُّ عليٍّ حسنۃ لا یضر معھا سیئۃ و بغضہُ سیئۃٌ لا ینفع معھا حسنۃ﴾۔اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے کوئی بدی ضرر نہیں پہنچاتی اور اس کی دشمنی ایسی بدی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

﴿21﴾ ﴿وعن محمدؒ بن الحنفیہ قال قال رسولُ اللّٰہ انّ اللّٰہ جعل علیًا قائد المسلمین الی الجنۃ بہٖ یدخلون الجنۃ و بہٖ یدخلون النار و بہٖ یعذّبون یوم القیامۃ قلنا کیف ذالک قال علیہ السلام بمحبّتہٖ یدخلون الجنۃ و ببغضہٖ یدخلون النار و یعذّبون﴾۔اور محمدؒ بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو جنت کی طرف مسلمانوں کا پیش رو مقرر کیا ہے۔اسی کے سبب سے (محبّ) جنت میں داخل ہونگے۔ اور اسی کے سبب سے (دشمن) داخل دوزخ ہوں گے۔ اور اسی کے سبب بروزِ قیامت دشمنانِ دین کو عذاب دیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! اس کی کیفیت ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: اس کی محبت کے سبب اس کے محبّ جنت میں داخل ہوں گے اور اس کی

دشمنی کے سبب اس کے دشمن دوزخ میں جائینگے اور عذاب پائیں گے۔

﴿22﴾ وعن علیؑ المرتضی قال قال رسولؐ اللّٰہ لو ان عبداً عبد اللّٰہ مثل ما قام نوحؑ فی قومہ و کان لہٗ مثل احد ذھبًا فانفق فی سبیل اللّٰہ و مدّ فی عمرہ حتی یحجّ الف عام علی قدمیہ ثم بین الصفا و المروۃ قُتِلَ مظلوماً ثم لم یوالک یا علی لم یشمّ رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا ﴾۔ اور علی مرتضیٰؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اتنی مدت خدا کی عبادت کرے جتنی مدت کہ نوحؑ اپنی قوم میں رہے اور کوہ احد کے برابر سونا اس کے پاس موجود ہو اور وہ اس کو راہِ خدا میں صرف کرے۔ اور خدا اس کی عمر کو اتنی زیادہ کرے کہ پیدل چل کر ہزار برس حج کرے۔ بعد ازاں صفا اور مروہ کے درمیان حالت مظلومی میں قتل کیا جائے۔ اور اے علیؑ وہ تم کو دوست نہ رکھتا ہو۔ وہ کبھی جنت کی بو تک بھی نہ سونگھے گا اور اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

﴿23﴾ وعن عبد اللّٰہ ابن سلام قال قلت یا رسولؐ اخبرنی عن لواء الحمد ما صفتہ قال علیہ السلام طولہٗ الف عام عمودہ یاقوتۃ حمراء قبضتہ من لولوء و نشرہ زمرد خضراء لہ ثلث ذوائبٌ ذائبۃ بالمشرق و ذائبۃ بالمغرب و ثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوبٌ علیھا ثلثۃ اسطر السطر الاول بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والسطر الثانی الحمد للّٰہ رب العالمین والسطر الثالث لا الہ الاّ اللّٰہ محمدٌ الرسول اللّٰہ علیٌ ولی اللّٰہ طول کل سطر الف یوم قال صدقت یا رسولؐ اللّٰہ فمن یحمل ذلک قال یحملھا الذی یحمل لوائی فی الدنیا علیؑ ابن ابیطالب و من کتب اللّٰہ اسمہٗ قبل ان یخلق السمٰوات والارض قال صدقت یا

رسولُ اللّٰہ فمن یستظل تحت لوائك قال المؤمنون اولیاء اللّٰہ و شیعته الحق و شیعتی و محبّی و شیعة علیٍّ و محبوه و انصاره فطوبیٰ لھم و حسن مآب والویل لمن کذّبنی فی علیٍ او کذب علیاً فی اونازعه فی مقامه الذی اقامه اللّٰہ فیه ۔اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہؐ مجھ کو علم حمد کی تعریف اور اس کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے۔ فرمایا: اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا۔ اور اس کا ستون سرخ یاقوت کا اور اس کا قبضہ سفید موتی کا اور اس کا پھریرا سبز زمرد کا ہوگا۔ اور اس کے تین گیسو ہونگے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا وسط دنیا میں۔ ان کے اوپر تین سطریں لکھی ہونگی۔ پہلی سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہوگی اور دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین۔ اور تیسری سطر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمایئے اس علم کو کون اٹھائے گا۔ فرمایا: اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے۔ یعنی علیؑ ابن ابیطالب کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمایئے آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہونگے۔ فرمایا: مومنین، دوستانِ خدا اور خدا کے شیعہ۔ اور میرے شیعہ اور میرے محبّ۔ اور علیؑ کے شیعہ اور اس کے محبّ اور انصار یعنی یار و یاور اس علَم کے سایہ میں ہونگے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کی بازگشت یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کیلئے جو علیؑ کے باب میں مجھ کو جھٹلائے، یا علیؑ کو میرے باب میں جھٹلائے، یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں خداوند متعال نے اس کو قائم کیا ہے۔

﴿24﴾ وعن ابی سعیدؓ الخدری قال، قال رسولؐ اللّٰہ اذا فرغ اللّٰہ عن الحساب للعباد یأمر الملکین فیقفان علی الصراط فلا یجوز الصراط احدٌ الا ببراۃٍ بولایۃ من علیٍّ فمن لم یکن معہ اکتبہ اللّٰہ علی وجہہ فی النار ﴾۔ اور ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو فرشتوں کو حکم فرمائے گا۔ اور وہ دونوں آ کر صراط پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پس کوئی شخص ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا پروانہ پاس ہوئے بغیر صراط پر سے نہ گزرے گا۔ اور جس کے پاس وہ پروانہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں اس کو ڈالے گا۔

﴿25﴾ وعن ابی رافع مولی رسولؐ اللّٰہ انّ رسولؐ اللّٰہ قال من لم یعرف حق علیٍّ فھو احد من الثلثۃِ اما الزانیہ او حملۃ امہ من غیر طھر او منافقٌ ﴾۔ اور ابورافع غلام رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علی علیہ السلام کے حق کو نہ پہچانے وہ تین شخصوں میں سے کوئی سا ایک ہے۔ یا تو اس کی ماں زانیہ ہے یعنی وہ حرامزادہ ہے۔ یا اس کی ماں حیض ونفاس کے ایام میں حاملہ ہوئی ہے۔ یا وہ منافق ہے۔

﴿ساتویں مودت﴾

المودة السابعة فی فضل علیٍ و فی انّ علیاً یقضی دین رسول اللّٰہ و انّ ایمانہ یرجح علیٰ ایمانِ الخلائق و انّہ اعظم الناس بعد الرسولؐ

ساتویں مودت فضائل علی علیہ السلام میں اور اس بیان میں کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کرنے والا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے برتر اور افضل ہے۔

﴿1﴾ عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مرّ سلمانُ الفارسیؓ وھو یرید ان یعود رجلاً و نحن جلوس فی حلقةٍ وفینا رجلٌ یقول لو شئت لا نباتکم بافضل ھذہ الامة بعد نبینا و افضل من ھذین الرجلین ابی بکر و عمر فقام سلمانؓ فقال اما واللّٰہ لو شئتُ لا نباتکم بافضل ھذہ الامة بعد نبیھا وافضل من ھذین الرجلین ابی بکر و عمر ثم مضی سلمانؓ فقیل لہٗ یا ابا عبد اللّٰہ ما قلت لہٗ قال سلمانؓ دخلتُ علی رسول اللّٰہ وھو فی غمرات الموتِ فقلت یا رسولَ اللّٰہ ھل اوصیتَ قال یا سلمانؓ اتدری مَنِ الاوصیاءُ قلت اللّٰہ و رسولہٗ اعلم قال ادمؑ و کان وصیہ شیثؑ و کان افضل من ترک بعدہ من ولدہٖ و کان وصی نوحؑ سامؑ و کان افضل من ترکہ بعدہ و کان وصی موسٰیؑ یوشعؑ و کان افضل من ترکہ و کان وصی سلیمانؑ

اصفؑ بن برخیا و کان افضل من ترکہ و کان وصی عیسٰی شمعونؑ بن فرخیا و کان افضل من ترك بعدہ و انی اوصیتُ الیٰ عليٍّ وھو افضل من اترکہ بعدی ﴾۔امام علی بن حسین علیہما السلام نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسیؓ کسی شخص کی عیادت کے ارادے سے جا رہے تھے کہ ان کا گزر ہم پر سے ہوا۔ اور ہم آدمیوں کے حلقہ میں بیٹھے تھے۔ اور ہم میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں جو ہمارے پیغمبر کے بعد اس ساری امت سے افضل ہے اور ان دونوں شخصوں ابوبکر اور عمر سے برتر اور بہتر ہے۔ پھر اس نے سلمانؓ سے درخواست کی۔ تب سلمانؓ نے کہا: آگاہ ہو۔ خدا کی قسم، اگر میں چاہوں تو بیشک میں تم کو ایسے شخص کے حال سے آگاہ کروں جو رسول خدا ﷺ کے بعد اس تمام امت سے افضل ہے۔ اور ان دونوں شخصوں ابوبکر اور عمر سے بہتر ہے۔ یہ کہہ کر سلمانؓ روانہ ہوئے۔ تب لوگوں نے ان سے کہا اے ابوعبداللہ تم نے بیان نہ کیا۔ سلمانؓ بولے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نزع کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ آیا آپ نے کسی شخص کو اپنا وصی مقرر کر دیا ہے۔ فرمایا: اے سلمانؓ آیا تم اوصیا کو جانتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: آدمؑ کے وصی شیثؑ تھے، اور وہ تمام اولادِ آدمؑ سے جو ان کے بعد باقی رہی بہتر تھے۔ اور نوحؑ کے وصی سامؑ تھے، جو ان سب سے افضل تھے جن کو حضرت نوحؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے وصی یوشعؑ تھے اور وہ ان سب سے افضل تھے، جو حضرت موسیٰؑ کے بعد باقی رہے۔ اور سلیمانؑ کے وصی آصفؑ بن برخیا تھے، اور وہ ان تمام لوگوں سے جن کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے بعد چھوڑا، بہتر تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعونؑ بن فرخیا تھے جو ان تمام لوگوں سے بہتر تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد باقی

رہے۔ اور میں نے علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اپنا وصی کیا ہے اور وہ سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں بہتر اور افضل ہیں۔

﴿2﴾ ﴿وعن ابی وائل عن عبد اللّٰہ بن عمر قال اذا اعدنا اصحاب النبیؐ قلنا ابو بکر و عمر و عثمان فقال رجل یا ابا عبد الرحمٰن فعلیٌ ماھو قال علیٌ من اھل البیت لا یقاسُ بہٖ احدٌ ھو مع رسولَ اللّٰہ فی درجتہٖ انّ اللّٰہ یقول اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ ففاطمۃ مع رسولَ اللّٰہ فی درجتہٖ و علیٌّ معھما﴾۔

ابو وائل کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ کے اصحاب کو شمار کرتے تھے تو کہتے تھے ابوبکر، عمر، عثمان۔ تب ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابوعبدالرحمٰن علیؑ کس طرف ہیں۔ ابن عمر نے جواب دیا کہ علیؑ اہل بیتؑ اطہار میں سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں ان کے ساتھ کسی اور شخص کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ﴾ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی۔ ہم ان کی اولاد کو ان سے ملحق کریں گے۔ پس فاطمہؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں اور علیؑ ان دونوں کے ساتھ ہیں۔

﴿3﴾ ﴿وعن احمد ابن محمد الکروری البغدادی قال سمعتُ عبد اللّٰہ بن احمد بن حنبل قال سئلت ابی عن التفصیل فقال ابوبکر و عمر و عثمان ثم سکت فقال یا ابت این علیؑ ابن ابیطالب قال ھو من اھل البیتؑ لا یقاس بہ ھؤلاء﴾۔ اور احمد بن محمد کروری بغدادی بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے باپ

احمد بن حنبل سے صحابہ کی تفصیل پوچھی۔ اس نے جواب دیا کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان۔ اتنا کہہ کر خاموش ہوگیا۔ عبداللہ نے کہا: اے پدر! علیؑ ابن ابیطالب کدھر ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ علیؑ اہل بیتؑ میں سے ہیں۔ یہ لوگ (ابوبکر وعمر وعثمان) ان کے ساتھ قیاس نہیں کئے جاسکتے (یعنی اصحاب ثلثہ مرتبے میں علی علیہ السلام کے برابر نہیں ہوسکتے)۔

﴿4﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ افضل رجال العالمین فی زمانی ھذا علیٌ و افضل نساء العالمین الاولین والأخرین فاطمة علیھا السلام﴾ ۔اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کے مردوں سے افضل میرے عہد میں علیؑ ہیں اور تمام عالم کی زنانِ اولین وآخرین سے بہتر فاطمہ علیہا السلام ہیں۔

﴿5﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ یوماً بمحضر المھاجرین والانصار یا علیٌ لو انّ احداً اعبد اللّٰہ حق عبادتہ ثم شكَّ فیك و اھلبیتك انكم افضل الناس كان فی النار﴾ ۔اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب ﷺ نے مہاجرین و انصار کے روبرو علیؑ سے متوجہ ہوکر فرمایا: اے علیؑ اگر ایک شخص خدا کی ایسی عبادت کرے کہ جو حق عبادت ہے پھر تمہارے اور تمہارے اہل بیت اطہارؑ کے تمام لوگوں سے افضل ہونے میں شک کرے، وہ جہنم میں جائے گا۔

﴿6﴾ ﴿وعن سلمانؓ قال قال رسولُ اللّٰہ اوّلکم وروداً علی الحوض و اوّلکم اسلاماً علیٌ ابن ابیطالب﴾ ۔اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: اے صحابہ تم سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے وہ علی ابن

ابیطالب علیہ السلام ہے۔

﴿7﴾ وعن انس قال قال رسولؐ اللّٰہ انّ اخی و وزیری و خلیفتی فی اهلی و خیر من اترك بعدی یقضی دینی و ینجز موعدی علیؑ ابن ابیطالب ۔ اور انس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے اہل بیتؑ میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے، جن کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا بہتر اور برتر اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

﴿8﴾ وعن ابی حمزةؒ الثمالی عن ابی جعفرؑ الباقرؑ عن آبائه علیهم السلام قال لما مرض رسولؐ اللّٰہ فی مرضه الذی قُبِضَ فیه کان راسه فی حجر علیؑ و العباس یذّب عنه و البیت غاص بالمهاجرین والانصار فقال یا عم اتقبل وصیتی و تنجز عداتی فقال العباسؓ انا رجلٌ کبیر السن و کثیر العیال فقالَ علیه السلام یا علیؑ اتقبل وصیتی و تنجز عداتی فخنق علی العبرة و ما استطاع ان یجیبهُ فاعادها علیه فقال علیؑ بابی انت و امّی نعم فقال رسولؐ اللّٰہ انت اخی و وصیی و وزیری و خلیفتی ثمّ قال یا بلالُ هلم سیف رسولؐ اللّٰہ ذا الفقار فجاء به بلال فوضع بین یدی رسولؐ اللّٰہ ثم قال یا بلال هلم مغفر رسولؐ اللّٰہ ذا السجدین فجاء به فوضعه ثم قال یا بلال هلم درع رسولؐ اللّٰہ ذاتَ الفصول فجاء بها ثم قال یا بلال هلم فرس رسولؐ اللّٰہ المرتجز فاتی به فاوثقه ثم قال هلم ناقة رسولؐ اللّٰہ العضبا فجاء بها (باوثقها) فعقلها ثم قال یا بلال هلم بُردة رسولؐ اللّٰہ السّحاب فجاء بها فوضعها ثم قال

یا بلال هلم قضیب رسولُ اللّٰہ المشرق فجاء به فوضعه فلم یزل یدعو بشی بعد شی حتی بالعصابة التی کان یعصب بها بطنه فی الحرب ثم نزع الخاتم فدفعه الی علیٍّ ثم قال یا علیؑ اذهب بها اجمع فاستودعها بیتك بشهادة المهاجرین و الانصار لیس لاحد ان ینازعك فیها بعدُ فانطلق امیر المؤمنین حتّٰی وضعها فی منزله ثم رجع﴾۔ اور ابوحمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے کہ امام ابوجعفر محمد باقرؑ نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی مجھ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض الموت میں مبتلا تھے تو حضرتؐ کا سر مبارک علی علیہ السلام کی گود میں تھا اور عباسؓ آپ کے جسم اطہر پر سے مکھیاں ہلا رہے تھے۔ اور تمام گھر مہاجرین اور انصار سے پُر تھا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ سے فرمایا: اے چچا! آیا تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے؟ عباسؓ نے جواب دیا: یا رسولؐ اللہ میں ایک بڈھا آدمی ہوں اور میرا عیال بہت ہے۔ حضرتؐ نے تین بار اپنا کلام دوہرایا اور حضرت عباسؓ ہر دفعہ یہی جواب دیتے تھے کہ میں بڈھا ہوں اور میرا کنبہ بہت ہے۔ بعد ازاں حضرتؐ نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے۔ حضرتؐ کا یہ کلام سن کر جناب امیر علیہ السلام کو ایسی رقت گلوگیر ہوئی کہ جواب نہ دے سکے۔ حضرتؐ نے پھر اسی کلام کو دہرایا۔ جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں ہاں، مجھ کو قبول ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ تم میرے بھائی اور وصی اور وزیر اور جانشین ہو۔ پھر بلال سے فرمایا: اے بلال میری تلوار ذوالفقار لاؤ۔ بلال نے تلوار لا کر حضرتؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر فرمایا: اے بلال میری خود ذوالنجدین لاؤ۔ اس نے خود لا کر حاضر کی۔ پھر فرمایا: اے بلال میری زرہ ذات الفصول لاؤ۔ اس نے زرہ حاضر کی۔

پھر فرمایا: اے بلال میرا گھوڑا مرتجز لاؤ۔ اس نے گھوڑا وہاں لا کر باندھ دیا۔ پھر فرمایا: اے بلال میرا ناقہ عضبا لاؤ۔ اس نے ناقہ لا کر اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر فرمایا: اے بلال میری بُرد یمانی سحاب نام لاؤ۔ اس نے لا کر حاضر کی۔ پھر فرمایا: اے بلال میرا تازیانہ ممشوق لاؤ۔ اس نے تازیانہ حاضر کیا اور وہاں رکھ دیا۔ الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باری باری ایک ایک چیز کا نام لیتے تھے، یہاں تک کہ وہ پٹکا طلب فرمایا جس سے آپ لڑائی کے وقت شکم مبارک کو باندھا کرتے تھے۔ بعد ازاں اپنی انگوٹھی انگشت مبارک سے اتار کر علی علیہ السلام کو عطا فرمائی۔ بعدہٗ اس ارشاد فرمایا: اے علی یہ تمام چیزیں لے جاؤ اور مہاجرین و انصار کے روبرو اپنے گھر رکھ آؤ۔ کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ ان چیزوں میں میرے بعد تم سے جھگڑا کرے۔ پس امیر المومنین علیہ السلام گئے۔ اور وہ تمام چیزیں اپنے گھر رکھ کر وہیں واپس آ گئے۔

﴿9﴾ وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدریؓ وعن ابی هريرة قالا ان رسولَ الله بعث ابا بكر بسورة براةٍ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة عليٍّ فعرفه قال ماشانی قال خير ان النبی قد بعثنی ببراته فلما رجعنا انطلق ابوبكر الی رسولَ الله فقال يا رسولَ الله مالی قال خير و انت صاحبی فی الغار غير انه لا يبلغ عنی الا انا او رجلٌ منّی يعنی عليًا عليه السلام﴾ ۔ اور ابو صالح نے ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کو سورۂ برات دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ مقام ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کے ناقہ کی آواز سنی، اور ان کو پہچانا۔ اور پوچھا: میرا کیا حال ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے جواب دیا: بہتر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو سورۂ برات دے کر روانہ فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم مدینہ واپس آئے تو ابو بکر خدمت رسول

خدا ﷺ میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا: خیر۔ اور تم غار میں میرے رفیق رہے ہو۔ صرف یہ بات ہے کہ میری رسالت کو یا تو میں خود پہنچا سکتا ہوں۔ یا وہ شخص جو مجھ سے ہو (یعنی بمنزلہ میرے ہو) پہنچا سکتا ہے یعنی علیؑ ابن ابیطالب۔

﴿10﴾ وعن عبد الله جویشقه ابن مرة العیری عن جده قال اتی عمر ابن الخطاب رجلان فسألاهُ عن طلاق الامة فانتهٰی الٰی حلقة فیها رجل اصلع فقال یا اصلع ما تریٰ فی طلاق الامة فقال باصابعه و اشار بالسبابة والتی یلیها فالتفت ابن الخطاب الیها فقال احدهما سبحان اللّٰه جئناك وانت امیر المؤمنین و سئلناك عن مسئلةٍ فجئت الٰی رجلٍ واللّٰه ما کلمك فقال اتدری من هذا قالا لا قال عمر هذا علیٌ ابن ابیطالب اشهدانی سمعتُ رسولَ اللّٰه یقول لو انّ ایمان اهل السّمٰوات والارض وضع فی کفةٍ و وضع ایمان علیٌ فی کفة فرجح ایمان علیٌ ابن ابیطالب ۔ اور عبداللہ جویشقہ بن مرہ عیری نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمر ابن خطاب کے پاس دو شخص طلاق کنیز کا مسئلہ پوچھنے آئے۔ تب عمر آدمیوں کے ایک حلقہ کے پاس گئے۔ جس میں ایک اصلع شخص موجود تھا۔ اس سے کہا اے اصلع طلاق کنیز کی بابت تیری کیا رائے ہے۔ اس نے انگلیوں سے جواب دیا اور کلمے کی انگلی اور منجھلی انگلی سے اشارہ کیا۔ اس وقت عمر ابن خطاب ان دونوں شخصوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا: سبحان اللہ! ہم تیرے پاس آئے تھے کہ تو امیر المومنین ہے اور تجھ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا اور تو ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس نے خدا کی قسم تجھ سے بات تک بھی نہ کی۔ یہ سن کر عمر نے اس سے کہا: تو جانتا ہے کہ یہ

کون شخص ہے؟ وہ دونوں بولے کہ نہیں۔ عمر نے کہا کہ یہ علیؑ ابن ابیطالبؑ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ وہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ اگر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے ایمان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علیؑ کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کو تولا جائے تو علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ایمان ہی سب سے بھاری ہوگا۔

﴿11﴾ وعن سلمانؓ قال قال رسولؐ اللہ اعلم امتی من بعدی علی ابن ابیطالب ۔اور سلمانؓ فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ تر صاحب علم علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

﴿12﴾ وعن ابی ذرؓ قال قال رسولؐ اللہ علیؑ باب علمی و مبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان و بغضہ نفاق و النظر الیہ رأفۃ و مودتہ عبادۃ رواہ ابو نعیم باسناد ۔ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لئے اس شریعت کا بیان کرنے والا ہے جس کے ساتھ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس کی محبت ایمان ہے۔ اور اس کی دشمنی نفاق ہے۔ اور اس کی طرف نظر کرنا رأفت و مہربانی ہے۔ اور اس کی دوستی عبادت ہے۔ حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

﴿13﴾ وعن سفیان الثوری عن منصور عن ابراھیم النخعی عن علقمہ قال کنت عند عبد اللہ ابن مسعود فَسُئِلَ عن عليٌ فقال قال رسولَ اللہ قُسِمَتِ الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علی تسعۃ اجزاء

والنـاس جزء واحدا ﴾۔اور ابوسفیان ثوری نے منصور سے اور اس نے ابراہیم نخعی سے اور اس نے علقمہ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں عبداللہ ابن مسعود کے پاس موجود تھا کسی نے اس سے علیؑ کی بابت دریافت کیا۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے نو حصے علیؑ کو عطا کئے گئے اور ایک باقی آدمیوں کو۔

﴿14﴾ ﴿وعن ابن عمر قال قال رسولؐ اللّٰہ انّ اللّٰہ جمع فی وفی اھلبیتی الفضل والشرف والسخاء والشجاعۃ والعلم والحلم وانّ لنـا الاخـرۃ ولکم الدنیا ﴾۔اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے اہل بیتؑ میں فضل اور شرف اور سخاوت اور شجاعت اور حلم اور علم کو جمع فرمایا ہے۔ اور آخرت خاص ہمارے واسطے ہے اور دنیا تمہارے واسطے۔

﴿15﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ انا مدینۃ العلم و علی بـابھا ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

﴿16﴾ ﴿وعنہؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ لعلیؑ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ الا انہ لا نبیّ بعدی ﴾۔نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ کا مرتبہ تھا۔ مگر یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا (ورنہ تم بھی پیغمبر ہوتے)۔

﴿17﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قـال قـال رسـولؐ اللّٰہ قسم العلم

عشرة اجزاء فاعطى عليٌ منها تسعة وهو بالجزء العاشر اعلم من الناس ﴾۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے دس حصے کئے ان میں سے نو حصے خاص علی علیہ السلام کو عطا فرمائے (اور دسواں حصہ سب پر تقسیم کیا) اور وہ یعنی علیؑ دسویں حصے میں بھی سب آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں (یعنی دسویں حصے میں سب کے ساتھ شامل ہے اور اس میں سب سے زیادہ حصہ پایا ہے)۔

﴿18﴾ ﴿وعن ابن عمر قال قال رسولُ اللہ عليٌ منی بمنزلة راسی من بدنی ﴾۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ میں سے ایسا ہے جیسے میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

﴿19﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ لا خير فی امة ليس فيهم احد من ولد علی يامر بالمعروف و ينهی عن المنكر ﴾۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اس گروہ میں کسی طرح کی بہتری اور نیکی نہیں ہے جن کے درمیان اولادِ علیؑ میں سے کوئی شخص امر معروف اور نہی منکر کرنے والا موجود نہ ہو۔

﴿20﴾ ﴿وعنه قال صلی اللہ عليه و آله وسلم انا نذير هذه الامة و عليٌ هاديها ﴾۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس امت کا نذیر یعنی عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس امت کا ہادی یعنی خدا کی راہ دکھانے والا ہے۔

﴿آٹھویں مودّت﴾

المودة الثامنة فی انّ رسول اللّٰه و علیاً من نورٍ واحدٍ وفی ما اعطی علیٌّ من الخصائل مالم یُعط احدٌ من العالمین

آٹھویں مودّت اس بیان میں کہ رسول خدا ﷺ اور علی علیہ السلام دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو تمام عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔

﴿1﴾ ﴿وعن علیٍّ قال انطلق بی رسولُ اللّٰه الی کسر الاصنام فقال لی اجلس فجلست الی الجنب الکعبة ثم صعد رسولَ اللّٰه علی منکبی و قال لی انهض بی الی الصنم فنهضت به فلما رأی ضعفی تحتهُ قال اجلس فجلستُ و نزل عنّی و جلس علیه السلام فقال یا علیُّ اصعد علی منکبی فصعدتُ علی منکبه ثم نهض بی رسولَ اللّٰه حتی خیل لی ان لو شئتُ نلت السّماء و صعدت علی الکعبة و تنجی رسول اللّٰه فالقیتُ الصنم الاکبر صنم قریشٍ و کان من نُحاس موقداً باوتادٍ من حدیدٍ الی الارض فقال رسولَ اللّٰه عالجه فلم ازل اعالجه و رسول اللّٰه یقول ایه ایهٔ فلم ازل حتی قلعتهُ فقال دقّه فدقتُه و کسرتُه و نزلتُ﴾۔ اور علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ مجھ کو اپنے ہمراہ لے کر بت توڑنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا: بیٹھو۔ میں کعبہ کے پہلو میں

بیٹھ گیا۔ اور رسول خدا ﷺ میرے کندے پر چڑھے۔ اور مجھ سے فرمایا: مجھ کو بُت کی طرف اٹھا۔ تب میں نے حضرت کو اوپر کو اٹھایا۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے نیچے میری کمزوری معلوم کی۔ تو فرمایا: اے علیؑ بیٹھو۔ میں بیٹھ گیا اور حضرتؐ میرے کندھے پر سے اترے۔ اور خود بیٹھ گئے۔ پھر رسول خدا ﷺ نے مجھ کو اوپر اٹھایا۔ اور اتنا بلند کیا کہ مجھ کو خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان پر جا پہنچوں۔ اور میں کعبہ پر چڑھ گیا۔ اور آنحضرتؐ ایک طرف ہوگئے۔ پس میں نے سب سے بڑے بت کو جو قریش کا بت تھا، اور تانبے کا بنا ہوا تھا، اور لوہے کی میخوں سے جڑا ہوا تھا، زمین کی طرف پھینکا۔ اور رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس کو اکھیڑو۔ تب میں لگاتار اس پر زور لگاتا رہا۔ اور رسول خدا ﷺ فرماتے تھے: ہاں ہاں۔ پس میں برابر زور لگائے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو اکھیڑ دیا۔ پھر فرمایا: اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالو۔ میں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اور توڑ پھوڑ کر پھینک دیا۔ اور اُتر آیا۔

﴿2﴾ وعن ابی ذر الغفاری قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ یقولُ انّ اللّٰہ اطلع الی الارض اطلاعةً من عرشہ بلا کیف ولا زوال فاختارنی واختار علیاً لی صھراً جعلہ سید الاولین والأخرین والنبیین والمرسلین وھو الرکن و المقام والحوض و الزمزم والمشعر الاعلیٰ والجمرات العظام یمینہ الصفا و یسارہ المروۃ اعطاہُ اللّٰہ مالم یعطا احداً من النبیّین والملئکۃ المقربین قلنا وما ذا یا رسولَ اللّٰہ قال اعطاہ فاطمةَ العذراء البتول ترجمع فی کل لیلة بکراً ولم یعطِ ذالك احداً من النّبیّین واعطاہ الحسنُ و الحسینُ علیھا السلام ولم یعطِ احد امثلھا واعطاہ صھراً مثلی ولیس لاحدٍ صھرٌ مثلی وجعلہ اللّٰہ قسیم

الجنة والنار ولم یعطِ ذالك الملٰئکة وجعل شیعتهٗ فی الجنة واعطاه اخاً مثلی ولیس لاحدٍ اخٌ مثلی ایها الناس من شاءَ ان یطفی غضب اللّٰه ومن اراد ان یقبل اللّٰه عمله فلینظر الی علیٍّ ابن ابیطالبؑ فان النظر الیه یزید فی الایمان وان حبّهٗ یذیب السیئات کما تذیب النار الرصاص ؎۔

اور ابوذرؓ غفاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ وہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش سے زمین کی طرف دیکھا۔ اور وہ دیکھنا بلا کیفیت اور بے زوال تھا۔ پس مجھ کو تمام اہل زمین میں سے انتخاب کیا۔ اور علیؑ کو میرے واسطے داماد منتخب کیا، جو تمام پہلوں اور پچھلوں اور تمام پیغمبروں اور رسولوں کا سردار ہے۔ اور وہ رکن اور مقام اور حوضِ کوثر اور زمزم اور مشعر اعلیٰ اور جمرات عظام ہے۔ اس کا دایاں صفا ہے۔ اور اس کا بایاں مروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہ نعمت عطا کی ہے جو کسی پیغمبر اور فرشتہ مقرب کو نہیں دی۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ وہ کون سی چیز ہے؟ فرمایا: وہ فاطمہؑ عذرا و بتولؑ ہے جو ہر شب کو مثل باکرہ کے ہو جاتی ہے۔ اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کو نہیں دی۔ اور اس کو حسنؑ اور حسینؑ عطا فرمائے ہیں۔ اور ایسے فرزند کسی کو مرحمت نہیں فرمائے۔ اور اس کو مجھ سا خسر عطا کیا۔ اور کسی کا خسر مجھ سا نہیں ہے۔ اور اس کو بہشت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے اور یہ بات فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اور اس کے شیعوں کے لئے بہشت مقرر کیا ہے۔ اور اس کو مجھ سا بھائی عطا فرمایا ہے اور کسی کا بھائی مجھ سا نہیں ہے۔ اے لوگو جو کوئی خدا کے غضب کو رفع کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو قبول کرے، اس کو چاہئے کہ علیؑ ابن ابیطالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے۔ اور اس کی دوستی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جیسے آگ قلعی کو گلا دیتی ہے۔

﴿3﴾ ﴿وعن ام سلمۃؓ قالت سمعتُ رسولَ اللّٰہ یقول سُمِّیَ الناس المومنین من اجل عليٍّ ولو لم یومن علیٌ لم یکن مومنٌ فی امتی و سُمِّیَ مختاراً الانّ اللّٰہ اختارہ و سمی المرتضٰی لانّ اللّٰہ ارتضاہ و سمی علیاً لانہ لم یسم احداً قبلہ باسمہ و سمیت فاطمۃ بتولا لانہا تبتلت کل لیلۃ معناہ ترجع کل لیلۃ بکراً و سمیت مریم بتولاً لانہا ولدت عیسٰی بکراً﴾۔ اور ام سلمہؓ زوجہ رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگ علیؑ کے باعث سے مومنین کے نام سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگر علیؑ ایمان نہ لاتے تو میری امت میں کوئی شخص بھی مومن نہ ہوتا۔ اور علیؑ مختار کے نام سے نامزد ہوئے اس لئے کہ اللہ نے ان کو پسند کیا۔ اور مرتضٰی کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ کیا۔ اور علیؑ کے نام سے اس لئے نامزد ہوئے کہ ان سے پہلے خدا کے اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں کیا گیا۔ اور فاطمہؑ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ وہ ہر شب بتول یعنی مثل باکرہ ہو جاتی ہیں۔ اور مریمؑ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ حالت بکر میں عیسٰیؑ کو جنا۔

﴿4﴾ ﴿وعن عباسؓ ابن عبد المطلبؓ فی تسمیہ امیر المومنین علیاً قال لما حملت فاطمۃ بنت اسد بعليٍ و جاءت بہ فقالت التسمیہ لی وقال ابو طالب التسمیہ لی و احتکما الٰی ورقۃ ابن نوفل فقال ان کان ذکراً فالتسمیہ لِلْاَبُ و ان کانت انثی فالتسمیہ لِلْاُمِّ فلما ولدت ذکراً قالت یا ابا طالب سمِّ ابنک قال سمیت الحارث قالت ما اُسمی ابنی الحارث قال لم قالت لانہ اسمٌ من اسماء ابلیس فقال ھلمی نعلو ابا قبیس لیلاً و ندعوا صاحب الخضراء فلعلہ یُنبنا فی

ذالك بشئ فلما امسيا و جنهما الليل خرجا فعلوا ابا قبيس فلما حصلا
عليه انشاء ابو طالب يقول شعر

يـا رب الغسق الدجى والفلق المبتلج المضئ
بيّن لنا عن امرك المقضى بما نسمّيه لذالك الصبى

فاذاً خشخشة وجلية من السماء فرفع ابو طالب طرفه فاذا لوحٌ من زبرجدٍ خضرٍ فيه اربعة اسطرٍ فاخذه ابو طالبٍ بكلتي يديه و ضمه الى صدره ضماً شديداً فاذا مكتوب فيه. شعر

خُصِّصْتُما بالولد الزّكى والطّاهر المنتجب الرّضى
واسمُهُ من قاهر السّمِىّ علىٌّ اشتقٍ من العلى

فسر ابو طالبٍ بذالك سروراً عظيماً و خرّ ساجداً لله تبارك و تعالىٰ و عق عنه بعشرة من الابل و اولم عليه و ليمةً و كان ذلك اللوح معلقاً فى بيت الحرام يفتخر به بنو هاشم علىٰ قريش حتى اقتلعه عبد الملك بن مروان زمان قتال عبد الله بن زبير۔ اور عباسؓ بن عبدالمطلب عم رسول خداؐ سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو علیؑ کے نام سے نامزد کرنے کی حکایت اس طرح مروی ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد کو علیؑ کا حمل رہا اور وہ پیدا ہوئے تو کہنے لگیں کہ نام میں رکھوں گی۔ اور ابو طالبؑ بولے کہ نام رکھنا میرا حق ہے۔ اور یہ مقدمہ ورقہ بن نوفل کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر بیٹا ہو تو نام رکھنا باپ کا حق ہے اور اگر لڑکی ہو تو نام رکھنا ماں کا حق ہے۔ چونکہ فاطمہ بنت اسد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اس لئے اس نے ابو طالبؑ سے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام رکھئے۔ ابو طالبؑ بولے میں نے اس کا نام حارث رکھا۔ فاطمہ نے کہا: میں اپنے بیٹے کو حارث کے نام سے نامزد نہ کروں گی۔ وہ بولے:

کیوں؟ فاطمہ نے جواب دیا: اس لئے کہ حارث ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تب ابو طالبؑ نے کہا کہ آؤ رات کو کوہ ابو قبیس پر چڑھیں اور آسمان کے مالک خداوند متعال سے دعا کریں، شاید کہ وہ اس باب میں ہم کو کچھ آگاہ فرمائے۔ جب شام ہوئی اور رات اندھیری ہوگئی تو دونوں میاں بیوی گھر سے نکلے، اور کوہ ابو قبیس پر چڑھنے لگے۔ جب اوپر جا پہنچے تو حضرت ابو طالبؑ نے یہ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے: اے اندھیری اور تاریک رات اور روشن ہونے والی اور روشنی پھیلانے والی صبح کے پروردگار، اپنے حکم مقرر شدہ سے ہم پر ظاہر کر کہ ہم اس لڑکے کا کیا نام رکھیں۔ یکایک آسمان سے ایک پُرخوف اور وحشت ناک آواز آئی۔ ابو طالبؑ نے آنکھ اٹھا کر جو اس طرف دیکھا تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ سبز زبرجد کی ایک تختی ہے۔ اور اس میں چار سطریں لکھی ہیں۔ حضرت ابو طالبؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو پکڑا اور خوب زور سے اس کو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ اس میں یہ دو شعر درج تھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے: تم دونوں فرزند پاکیزہ و طاہر و برگزیدہ و پسندیدہ سے مخصوص کئے گئے ہو۔ اور اس کا نام خدائے قاہر و بزرگ کی طرف سے علیؑ ہے جو کہ اَلْعَلِی (نام خدا) سے مشتق کیا گیا ہے۔ ان شعروں کو پڑھ کر حضرت ابو طالبؑ نہایت مسرور اور فرحناک ہوئے اور دس اونٹوں سے ان کا عقیقہ کیا۔ اور بہت اچھی طرح سے سب کو دعوت ولیمہ کھلائی۔ اور یہ تختی کعبہ میں لٹکتی تھی اور بنی ہاشم اس کے سبب قریش پر فخر و مباہات کرتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اس کو اکھاڑ ڈالا۔ جبکہ عبداللہ ابن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ (اور دوسری روایت میں یہ فقرہ یوں آیا ہے: حتی غاب زمان قتال الحجاج ابن زبیر یہاں تک کہ جب حجاج ملعون نے ابن زبیر پر چڑھائی کی۔ اس وقت وہ تختی غائب ہوگئی)۔

﴿5﴾ وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ من ارادَ اَنْ ینظرَ اِلٰی

اسرافیلؑ فی ھیبتہٖ و الیٰ میکائیلؑ فی رُتبتہٖ و الیٰ جبرئیلؑ فی جلالتہٖ و الی آدمؑ فی علمہٖ و الیٰ نوحؑ فی خشیتہٖ و الیٰ ابراھیمؑ فی خلتہٖ و الیٰ یعقوبؑ فی محزنہٖ و الیٰ یوسفؑ فی جمالہٖ و الیٰ موسیٰؑ فی مناجاتہٖ و الیٰ ایوبؑ فی صبرہٖ و الیٰ یحییٰؑ فی زُھدہٖ و الیٰ عیسیٰؑ فی عبادتہٖ و الیٰ یونسؑ فی ورعہٖ و الیٰ محمدؐ فی کمال حسبہٖ و خلقہٖ فلینظر الی علیؑ فان فیہ تسعین خصلۃِ من خصالِ الانبیاء جمعھا اللّٰہ فیہ ولم یجمع فی احدِ غیرہٖ وعد جمع ذالک فی کتاب جواھر الاخبار ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ جوکوئی اسرافیلؑ کو اس کی ہیبت میں اور میکائیلؑ کو اس کے رتبے میں اور جبرئیلؑ کو اس کی جلالت میں اور آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں۔اور ابراہیمؑ کو اس کے خلیل خدا ہونے میں۔اور یعقوبؑ کو اس کے حزن وملال میں۔اور موسیٰؑ کو اس کی مناجات پروردگار میں اور ایوبؑ کو اس کے صبر میں اور یحییٰؑ کو اس کے زہد میں اور عیسیٰؑ کو اس کی عبادت میں۔اور یونسؑ کو اس کی پرہیزگاری میں اور محمدؐ کو اس کے کمال حسب و خُلق میں دیکھنا چاہے۔اس کو چاہئے کہ وہ علیؑ ابن ابیطالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس میں نوے (۹۰) خصلتیں پیغمبروںؑ کی پائی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں جمع کیا ہے اور اس کے سوا اور کسی میں ان تمام خصائل کو جمع نہیں فرمایا۔(اور یہ تمام فضائل کتاب جواہرالاخبار میں مرقوم ہیں)۔

﴿6﴾ ﴿وعن سلمانؓ قال قال رسول اللّٰہ خلقتُ انا و علیؑ من نورٍ واحدٍ واحدٍ قبل ان یخلق اللّٰہ آدم باربعہ الاف عامٍ فلما خلق اللّٰہ آدم رکب ذالک النور فی صلبہٖ فلم یزل فی شیئٍ واحدٍ حتی افترقنا فی

صلبه عبد المطلب ففی النبوه و فی عليٍّ الوصية (الخلافة) ﴾۔اور سلمانؓ فارسی سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ تعالیٰ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے چار ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر لگاتار یہ نور ایک ہی چیز رہا یہاں تک کہ عبد المطلب کی پشت میں آ کر ہم جدا جدا ہو گئے۔ پس مجھ میں نبوت ہے اور علیؑ میں خلافت اور وصایت۔

﴿7﴾ ﴿وعنه رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه کنت انا و علی نوراً بین یدی اللّٰه معلقاً و کان ذٰلك النور قبل ان یخلق اللّٰه آدمؑ باربعة عشر الف عام فلما خلق اللّٰه آدمؑ رکب ذٰلك النور فی صلبه فلم یزل فی شیءٍ واحدٍ حتی افترق فی صلب عبد المطلب فجزء انا و جزء علی ﴾۔نیز سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے اور وہ نور بارگاہ ایزدی کے سامنے معلق تھا۔ اور یہ نور حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پیشتر موجود تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی پشت میں رکھا گیا اور وہ برابر ایک ہی رہا یہاں تک کہ عبد المطلبؑ کی پشت میں آ کر اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک حصہ تو میں ہوں اور ایک حصہ علیؑ۔

﴿8﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰه خلقت انا و علیٌّ من شجرة واحدة والناس من اشجار شتّی ﴾۔اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں اور باقی آدمی مختلف درختوں سے ہیں۔

﴿9﴾ ﴿وعنه قال قال رسولُ اللّٰه خلق الانبیاء من اشجارٍ شتّی

و خلقني و علياً من شجرةٍ واحدةٍ فانا اصلُها و عليٌّ فرعها والحسنؑ و الحسين اثمارها و اشياعنا اوراقها فمن تعلق بها نجي ومن زاغ عنها هوی ﴾۔ نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علیؑ کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیؑ اس کی فرع (پھیلاؤ) اور حسنؑ اور حسینؑ اس درخت کے پھل ہیں۔ اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں۔ جو کوئی اس درخت میں چپٹے گا، وہ نجات پائے گا۔ اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہوگا، وہ ہلاک ہوگا اور جہنم میں جائے گا۔

﴿10﴾ ﴿وعن ابی ذرؓ قال انی سمعتُ رسولَ اللہ یقول انّ اللّٰہ تبارك و تعالٰی اید هذا الدِّیْنَ بعليٍّ و انه مني و انا منه وفيه اُنْزِلَ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ﴾۔ اور ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے اس دین کی امداد کی ہے اور وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور آیۂ ذیل اسی باب میں نازل ہوئی ہے۔ ﴿اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ...... الآیہ﴾ یعنی آیا جو کوئی کہ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل و حجت پر ہو۔ اور اس کی طرف سے گواہ اس کے بعد آئے۔ (اس آیت میں صاحب بیّنہ حضرت محمدؐ ہیں اور شاهد علیؑ ابن ابیطالبؑ)۔

﴿11﴾ ﴿وعن عليٍّؑ قال قال رسولَ اللہ خلقت انا و علی من نورٍ واحدٍ﴾۔ اور علیؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔

﴿12﴾ ﴿و عنہ قال قال رسول اللہ لی یا علیؑ انی رأیتُ اسمک مقرونًا باسمی فی اربعۃ مواطنٍ فالتفتُ بالنظر الیہ لما بلغت فی بیت المقدس فی معراجی الی السّماء وجدتُ علی صخرۃٍ منھا لا الٰہ الا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ ایدتُہٗ بوزیرہ و نصرتہٗ بوزیرہ فقلت لجبرئیلؑ ومن وزیری قال علیٌّ ابن ابیطالب فلما انتھیتُ الیٰ سدرۃ المنتھٰی وجدتُ علیھا انی انا اللّٰہ لا الٰہ الاّ انا وحدی محمدٌ صفوتی من خلقی ایدتُہٗ بوزیرہ و نصرتہٗ بوزیرہ فلما جاوزت من سدرۃ المنتھٰی و انتھیتُ الیٰ عرش ربّ العالمین فوجدت مکتوبًا علیٰ قوائمہ انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا محمدٌ حبیبی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ فلما ھبطتُ الی الجنۃ وجدتُ مکتوبًا علیٰ باب الجنۃ لا الٰہ الاّ انا محمدٌ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہوا چار جگہ دیکھا۔ اور میں اس کے دیکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ (۱) جب میں آسمان کی طرف معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک پتھر پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کا رسول ہے، میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد دی ہے۔ اور اس کے وزیر سے اس کی نصرت کی ہے۔ تب میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ ابن ابیطالب۔ (۲) جب میں سدرۃ المنتھٰی کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا: انی انا اللّٰہ لا الٰہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ

بوزیرہ ۔یعنی میں اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے، میں واحد ہوں۔محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے۔میں نے اس کے وزیر سے اس کی امداد کی اور اس سے اس کو نصرت دی ہے۔(۳) پھر جب میں سدرۃ المنتہٰی سے گزر کر عرش پروردگار عالمین کے پاس پہنچا تو میں نے اس کے ستونوں پر لکھا دیکھا: انی انا اللّٰہ لا الٰہ الاّ انا محمد حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ۔یعنی میں ہی اللہ۔میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔محمدؐ میری تمام مخلوقات میں سے میرا حبیب ہے۔میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔(۴) پھر جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا دیکھا: لا الٰہ الا انا محمد حبیبی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ و نصرتہ بوزیرہ یعنی میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے محمدؐ میری تمام مخلوق میں سے میرا حبیب ہے۔اس کے وزیر سے میں نے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔

﴿13﴾ ﴿وعن انس قال قال رسولؐ اللّٰہ حدثنی جبرئیلؑ عن اللّٰہ عزوجل ان اللّٰہ یحب علیاً مالا یحب الملٰئکۃ ولا النبیین ولا المرسلین وما من تسبیحہ الا و یخلق اللّٰہ ملکاً یستغفر لمحبیہ و شیعۃ الی یوم القیامۃ﴾ ۔اور انس روایت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ امین نے خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے مجھ سے بیان کیا۔کہ اللہ تعالیٰ علیؑ کو اس قدر دوست رکھتا ہے کہ اتنا نہ تو فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو۔اور اس کی ہر ایک تسبیح کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے محبوں اور شیعوں کیلئے روز قیامت تک طلب بخشش کرتا ہے۔

﴿14﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ والذی بعثنی بالحق

نبیاً انّ الملٰئکۃ تستغفر لعلیؑ و تشفق علیہ و علٰی شیعتہ اشفق من الوالد علٰی ولدہٖ ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھ کو پیغمبر برحق کر کے بھیجا ہے کہ فرشتے علیؑ کے لئے طلب بخشش کرتے ہیں۔ اور اُن پر اور ان کے شیعوں پر، باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت، زیادہ تر مہربان اور شفیق ہیں۔

﴿15﴾ ﴿وعن جابرؓ قال دعٰی رسولؐ اللّٰہ علیاً یوم الطائفؑ فانتجاہ فقال الناس فقہ طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسولؐ اللّٰہ ما انتجیتہٗ ولکنّ اللّٰہ تعالٰی انتجاہ ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ جنگ طائف کے روز رسول خدا ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور خلوت میں راز کی باتیں کیں۔ لوگوں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ کی خلوت اپنے ابن عم کے ساتھ بہت لمبی ہوگئی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اس سے خلوت نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلوت لی ہے۔

﴿16﴾ ﴿وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص من ابیہ سمعت النبی یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلاً یحب اللّٰہ و رسولہ و یحبہ اللّٰہ و رسولہ فتطاولنا لھا فقال ادعوا لی علیا فاتاہ و بہ رمد فبصق فی عینہ فبرء و دفع الرایۃ الیہ ففتح اللّٰہ علیہ ﴾۔ عامر بن سعد بن ابووقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ خیبر کے دن آنحضرت ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ میں اپنا علَم جنگ ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس شخص کو دوست رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم سب نے علَم لینے کی تمنا میں اپنی گردنیں دراز کیں۔ غرض آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ پس وہ آئے اور اس وقت ان کو آشوب چشم عارض ہو رہا تھا۔ تب آنحضرتؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھ میں لگا دیا۔ فی الفور آنکھ اچھی ہوگئی۔ اور حضرتؐ نے اپنا علَم اُن کو عطا فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر قلعۂ خیبر کو فتح کیا۔

﴿17﴾ ﴿وعن انس ابن مالك قال كان عند النبیؐ طير مشوی فقال اللّٰهم ائتنی باحب الخلق اليك ياكل هذا الطّير معی ثلثا فجاء علیؑ ثلثا فاكلا معًا﴾۔

اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت اِس طرح دعا کی: اے خدا میرے پاس ایسے شخص کو لادے جو تجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہو تا کہ وہ اس پرندہ کو میرے ساتھ شامل ہو کر کھائے۔ اور تین بار اس طرح فرمایا۔ پس علی علیہ السلام تین دفعہ آئے (حضرتؐ کے اول بار دعا کرنے پر تشریف لائے تو انس نے واپس کر دیا۔ پھر حضرتؐ نے دوبارہ دعا کی۔ اور جناب امیر علیہ السلام دروازے پر حاضر ہوئے اور انس نے واپس کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار دعا کی تو جناب امیر المومنین علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور بے اختیار اندر چلے آئے) اور دونوں حضرات علیہما الصلوٰۃ والسلام نے مل کر اس پرندے کو تناول فرمایا۔

﴿نویں مودت﴾

المودة التاسعة فی انّ مفاتیح الجنة و النّار بید عليٍ علیہ السلام

نویں مودت اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہیں۔

﴿1﴾ ﴿عن ابو سعیدؓ الخدری قال قال رسولؐ اللّٰہ انّ اللّٰہ اعطانی مفاتیح الجنّة و النّار فقال یا سلمانؓ قل لعلیؑ قولا تخرج من تشاءُ و تدخل من تشاء﴾۔ ابوسعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کی کنجیاں مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر فرمایا: اے سلمانؓ! علیؑ سے کہہ دو کہ جس کو تم چاہو گے ان میں سے نکالو گے اور جس کو چاہو گے ان میں داخل کرو گے۔

﴿2﴾ ﴿وعن زید ابن اسلم قال قال رسولؐ اللّٰہ یا علیؑ بخٍ بخٍ مَنْ مثلك و الملٰئکة تشتاق الیك و الجنّة لك انّه اذا کان یوم القیٰمة یُنْصَبُ لی منبرٌ من نورٍ و لابراھیمؑ منبرٌ من نورٍ و لك منبرٌ من نورٍ فجلس علیه و اذا مناد ینادی بخٍ بخٍ من وصیّ بین حبیبٍ و خلیلٍ ثم اُوتِیَ بمفاتیح الجنّة و النّار فادفعُھا اِلَیْكَ﴾۔ اور زید بن اسلم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ واہ واہ! تمہاری مانند کون شخص ہو سکتا ہے کہ ملائکہ تمہارے مشتاق ہیں۔ اور جنت تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ جب روزِ قیامت ہوگا تو میرے لئے نور کا ایک منبر نصب کیا جائیگا۔ اور ایک منبر نور کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے۔ اور ایک منبر نور کا تمہارے لئے رکھا جائے گا اور تم اس منبر پر بیٹھو گے۔ اس

وقت یکا یک ایک منادی ندا کرے گا۔ واہ واہ! کیا خوب ہے وہ وصی جو حبیبؐ خدا اور خلیلؑ خدا کے بیچ میں ہے۔ پھر مجھ کو بہشت اور دوزخ کی کنجیاں دی جائینگی اور میں ان کو تمہارے حوالے کروں گا۔

﴿3﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ یا ابن عباسؓ علیك بعليٍّ فانّ الحقَّ علی لسانہٖ و جنانہٖ و انّ النفاق بجانبہ انّ ھذا اقفل الجنة و مفتاحھا و قفل النّار و مفتاحھا بہ یدخلون الجنة و بہٖ یدخلون النّار﴾۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباسؓ! علیؑ کی متابعت اپنے اوپر لازم کرلو۔ کیونکہ حق علیؑ کی زبان اور دل پر ہے اور نفاق اس سے برطرف ہے۔ اور یہ، یعنی علیؑ، بہشت کا قفل (دشمنوں کے لئے) اور اس کی کنجی (دوستوں کیلئے) اور دوزخ کا قفل (دوستوں کیلئے) اور اس کی کنجی (دشمنوں کے لئے) ہے۔ اس کی دوستی کے سبب سے اس کے دوست بہشت میں داخل ہوں گے اور اس کی دشمنی کے سبب سے اس کے دشمن جہنم میں داخل ہوں گے۔

﴿4﴾ ﴿وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ اذا کان یوم القیٰمة یاتینی جبرئیل و میکائیل بخزمتین من المفاتیح خُزمةٌ من مفاتیح الجنّة و خُزمةٌ من مفاتیح النّار و علی مفاتیح الجنّة اسماء المومنین من شیعة محمّدٍ و عليٍّ و علی مفاتیح النّار اسماء المبغضین من اعدائہ فیقولانِ لِی یا احمدُ ھذا مبغضك و ھذا محبك فادفعھا الی عليٍّ ابن ابیطالبٌ فیحکم فیھم بما یرید فھو الّذی قسم الارزاق لا یدخل مبغضہ الجنّة ولا محبہ النّار ابداً﴾۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب روزِ قیامت ہوگا تو جبرئیلؑ و میکائیلؑ کنجیوں کے دو گچھے میرے پاس لائیں

گے۔ ایک گچھا بہشت کی کنجیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنجیوں کا۔ بہشت کی کنجیوں کے اوپر محمدؐ و علیؑ کے شیعہ مومنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور دوزخ کی کنجیوں پر اس سے، یعنی علیؑ سے، بغض رکھنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور وہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے: اے احمدؐ یہ تیرا محب ہے اور یہ تیرا دشمن ہے۔ ان دونوں کو علیؑ ابن ابیطالبؑ کے حوالے کیجئے کہ وہ ان کے باب میں جو چاہیں حکم کریں۔ اور یہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جو رزقوں کا بانٹنے والا ہے کہ علیؑ اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہ کریں گے اور اپنے محب کو ہرگز جہنم میں نہ بھیجیں گے۔

﴿5﴾ ﴿وعن مسروق عن عايشه قالت سمعتُ رسولَ الله يقول لعليٍّ حسبك ان ليس لمحبّك حسرة عند موته ولا وحشةٌ فى قبره و لا فزعٌ يوم القيمة﴾۔ مسروق نے عایشہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ وہ علیؑ سے فرماتے تھے: اے علیؑ تم کو یہی کافی ہے کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی۔ اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا۔

﴿6﴾ ﴿وعن عليٍّ قال قال رسولُ الله لا تستخفوا بشيعة عليٍّ فانّ رجل منهم يشفع فى مثل ربيعة و مضر﴾۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: اے لوگو! علیؑ کے شیعوں کو خفیف و حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ ان میں سے ایک شخص بنی ربیعہ و بنی مضر کے قبیلوں کے آدمیوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کی (قیامت کے دن) شفاعت کرے گا۔

﴿7﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ الله عليٌّ و شيعتُهُ هم الفائزون يوم القيمة﴾۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا

ہے کہ قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ ہی نجات و رستگاری پائینگے۔

﴿8﴾ ﴿وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال رسولؐ اللّٰہ بشّر شیعتك انا الشفیع لهم یوم القیٰمة وقتاً لا ینفع مال ولا بنون الاّ شفاعتی﴾۔اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو کہ قیامت کے دن جبکہ سوا میری شفاعت کے نہ مال کچھ نفع دے گا نہ اولاد۔ میں ان کی شفاعت کروں گا۔

﴿9﴾ ﴿وعنہ قال قال رسولؐ اللّٰہ لی یا علیؑ انك تقرعُ باب الجنّة فتدخلها بلا حساب﴾۔نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ تم بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور بے حساب اس میں داخل ہوگے۔

﴿10﴾ ﴿وعن النبیؐ من كان اخر الكلام الصّلوٰة علیّ و علی علیؑ یدخله ذلك الجنة﴾۔اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر درود و سلام بھیجنا ہوگا۔ وہ (درود و سلام) اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

﴿11﴾ ﴿وعن ابن عمر قال كُنّا نصلی مع النبیؐ فالتفت الینا فقال ایها الناس هذا ولیكم بعدی فی الدنیا والأخرة فاحفظوه یعنی علیاً﴾۔اور ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ بعد فراغت نماز، آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ، یعنی علیؑ ابن ابیطالب، میرے بعد دنیا اور آخرت میں تمہارا مالک ومختار ہے۔ پس تم اس کے حقوق کی رعایت اور حفاظت کرنا۔

﴿12﴾ وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ اول ثلمۃ فی الاسلام مخالفۃ علیؑ ﴾۔اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام میں پہلا رخنہ حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت ہے۔

﴿13﴾ وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ لی یا علیؑ لا یبغضک من الانصار الا من کان اصلہ یہودیًا ﴾۔اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ انصار میں سے وہی شخص تم سے دشمنی رکھے گا جس کی اصل یہودی ہوگی۔

﴿14﴾ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسولؐ اللہ سابقنا سابقٌ و مقتصدنا ناجٍ و ظالمنا مغفورٌ ﴾۔اور عمر ابن خطاب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اہل بیتؑ میں سے (اسلام کی طرف) سبقت کرنے والا سب پر سبقت کرنے والا ہے۔ (مدارج و مراتب میں) اور ہمارا میانہ رَو نجات پانے والا ہے اور ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے، وہ بخشا جائے گا۔

﴿15﴾ وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسولؐ اللہ یا علیؑ انت اخی و انت رفیقی فی الجنۃ ﴾۔اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ تم میرے بھائی ہو اور جنت میں میرے رفیق ہوگے۔

﴿16﴾ وعن ابی ذرؓ قال قال رسولؐ اللہ لعلیؑ یا علیؑ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاعک فقد اطاعنی ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن عصاک فقد عصانی ﴾۔اور ابوذرؓ غفاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ جس نے میری اطاعت کی اُس نے

البتہ اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے تمہاری اطاعت کی، اس نے البتہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے البتہ اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے البتہ میری نافرمانی کی۔

﴿17﴾ ﴿وعن عمر ان ابن الحصين قال قال رسولُ اللّٰہ سئلتُ ربّی انّ لا یُدخل احداً من اهلبیتی فی النار فاعطانیها﴾ ۔اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میرے اہل بیتؑ میں سے کسی کو جہنم میں نہ ڈالنا۔ پس خدا نے میری درخواست کو قبول فرمایا۔

﴿18﴾ ﴿وعن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسولُ اللّٰہ فی قوله وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ عن ولایة علیؑ کذا فی جواهر الاخبار﴾ ۔ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیہ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ (اور ٹھہراؤ ان کو کہ ان سے سوال کیا جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ان سے ولایت علیؑ ابن ابیطالب کی بابت سوال کیا جائے گا۔ کتاب جواہر الاخبار میں اسی طرح مرقوم ہے۔

﴿19﴾ ﴿وعن فاطمةؑ قالت انّ ابیّ نظر الیٰ علیٍّ وقال هذا و شیعته فی الجنة﴾ ۔جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

﴿20﴾ ﴿وعن عتبه بن الازهری عن یحییٰ ابن عقیل قال سمعتُ علیًّا یقول قال رسولُ اللّٰہ انّ اللّٰہ امرنی ان ازوجك فاطمةً علی خمس الدُّنیا او علی ربعها شك فیه عتبه فمن مشٰی علی الارض وهو

یبغضک فی الدنیا الدّنیا علیه حرام و مشیه فیها حرام ۔اور عتبہ بن ازہری نے یحییٰ بن عقیل سے روایت کی ہے۔ یحییٰ کہتا ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ کو دنیا کے پانچویں حصے یا اس کے چوتھے حصے کے مہر پر تمہارے ساتھ بیاہ دوں۔ (پانچویں یا چوتھے حصے میں عتبہ (راوی) کو شک ہو گیا ہے۔ کہ حضرتؐ نے پانچواں کہا یا چوتھا) پس جو کوئی کہ زمین پر چلے اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا ہو، دنیا اس پر حرام ہے۔ اور زمین پر چلنا بھی اس (بغض علیؑ) پر حرام ہے۔

﴿دسویں مودّت﴾

المودة العاشرة فی عدد الائمة الاطهار علیهم السلام و انّ المهدی علیه السلام منهم.

دسویں مودت ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ مہدی ہادی آخر الزمان علیہ السلام ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں۔

﴿1﴾ ﴿عن الشعبی عن عمر بن قیس بن عبد اللّٰه قال کنّا جلوسًا فی حلقة فیها عبد اللّٰه ابن مسعودؓ فجاء اعرابی فقال ایکم عبد اللّٰه ابن مسعودؓ قال حدثکم نبیکم کم سلون لعبده من الخلفاء قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل﴾۔ شعبی نے عمر بن قیس بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے کہ عبداللہ ابن مسعود اس حلقہ میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آ کر دریافت کیا کہ تم میں عبداللہ ابن مسعود کون ہے؟ عبداللہ ابن مسعود نے جواب دیا کہ میں ہوں عبداللہ ابن مسعود۔ اعرابی بولا: اے عبداللہ کیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اس (حضرتؐ) کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

﴿2﴾ ﴿وعن الشعبی عن المسروق قال بینما نحن عند عبد اللّٰه ابن مسعود نعرض علیه مصاحفنا اذ قال له فتًی هل عهد الیکم نبیُّکم کم یکون من بعده خلیفة قال انّك لحدیث السنّ و انّ هذا شیٌ

ما سئلنی احد قبلک نعم عهد الینا نبیُنا انه یکون بعده اثنا عشر خلیفة بعدد نقباء بنی اسرائیل ﴾۔ اور شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے قرآن اس کو سنا رہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اس سے پوچھا: آیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد اتنے خلیفہ ہوں گے۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ اے شخص تو نوعمر آدمی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں ہمارے پیغمبر ﷺ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

﴿3﴾ ﴿وعن جریر عن اشعث عن عبدالله ابن مسعودؓ قال قال رسولُ اللّٰه الخلفاء بعدی اثنا عشر کعدد نقباء بنی اسرائیل﴾۔

اور جریر نے اشعث سے اور اس نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

﴿4﴾ ﴿وعن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمره قال کنت مع ابی عند رسولُ اللّٰه فسمعتُ یقول بعدی اثنا عشر خلیفة ثمّ اخفی صوته فقلتُ لابی ما الذی اخفیٰ صوته رسولُ اللّٰه قال قال کلهم من بنی هاشم﴾۔ اور عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا کہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ فرما کر حضرتؐ نے اپنی آواز ہلکی کر دی۔ تب میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا؟ اس نے جواب دیا۔ کہ یہ فرمایا ہے کہ وہ سب خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔

﴿5﴾ ﴿وعن سماك ابن حرب مثل ذلك﴾۔ اور سماک ابن حرب سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

﴿6﴾ ﴿وعن سُليم ابن قيس الهلالي عن سلمانؓ الفارسي قال دخلتُ على النبيؐ فاذا الحسينؑ على فخذيه وهو يقبل عينيه و يقبل فاه و يقول انت سيّد ابن السّيد وانت امام ابن الامام وانت حجة ابن الحجة و انت ابو حجج تسعة من صلبك تاسعُهم قائمهم﴾۔ اور سُلیم بن قیس ہلالی نے سلمانؓ فارسی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسین علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی رانوں پر بیٹھے ہیں۔ اور آپ کبھی ان کی آنکھوں کے بوسے لیتے ہیں، اور کبھی منہ کو چومتے ہیں اور فرماتے ہیں: تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے۔ اور امام ہے۔ اور امام کا بیٹا ہے۔ اور حجت خدا ہے اور حجت خدا کا بیٹا ہے اور نو (۹) حجت ہائے خدا کا باپ ہے جو تیری پشت سے ہوں گے کہ ان کا نواں ان کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا (عجل اللہ فرجہٗ)۔

﴿7﴾ ﴿وعن اصبغ بن نُباته عن عبد الله بن عباسؓ قال سمعتُ رسولَ الله يقول انا و عليٌّ و الحسنُ و الحسينُ و تسعت من وُلد الحسين مطهرون معصومون﴾۔ اور اصبغ بن نُباتہ نے عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو (۹) امام جو اولادِ حسینؑ سے ہوں گے، پاک و پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم و محفوظ ہیں۔

﴿8﴾ ﴿وعن عبابه ابن ربيعي قال قال رسولُ الله انا سيد النبيين و عليٌّ سيد الوصيين و انّ الاوصياء بعدى اثنا عشر اوّلهم عليٌّ

و آخـرهم قائم المهدی ﴾۔ اور عبایہ ابن ربعی سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ اور میرے بعد بارہ وصی ہوں گے۔ ان میں سے اول علیؑ ہے اور آخری قائم آل محمد مہدی آخرالزمان علیہ السلام ہیں۔

﴿9﴾ وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللّٰہ من احبَّ ان یرکب سفینۃ النّجاۃ و یستمسک بالعروۃ الوثقٰی و یعتصم بحبل اللّٰہ المتین فلیوال علیاً بعدی و یعاد عدوہ و لیأتمّ بالائمۃ الھُداۃ من وُلدِہٖ فانّھم خلفائی و اوصیائی و حجج اللّٰہ علٰی خلقہ بعدی و سادۃ امتی و قادۃ الاتقیاء الٰی الجنۃ حزبھم حزبی و حزبی حزب اللّٰہ و حزب اعدائھم حزب الشیطان ﴾۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی میں سوار ہو۔ اور عروۃ الوثقٰی یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی مضبوط رسّی (حبل متین) کو ہاتھ میں تھامے، اس کو چاہیے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے۔ اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے۔ اور ہدایت کرنے والے اماموں کی جو اس کی اولاد میں ہوں گے، پیروی کرے۔ کیونکہ وہ معصومین علیہم السلام میرے جانشین اور میرے وصی اور میرے بعد خلق خدا کے اوپر حجتیں ہیں۔ اور میری امت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیزگاروں اور متقیوں کے رہبری کرنے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے او میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

﴿10﴾ وعنہٗ قال قال رسولؐ اللّٰہ لا تذھب الدنیا حتّٰی یقوم بامر امتی رجلٌ من ولد الحسینؑ یملأ الارض عدلاً کما مُلِئَتْ

ظلماً ﴾۔ نیز انہی حضرتؐ سے روایت ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ اولاد حسینؑ میں سے ایک شخص میری امت کا حاکم نہ ہولے۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا۔ جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہو گئی ہوگی۔

﴿11﴾ وعن زيد بن حارثه مولىٰ رسولؐ الله قال لمّا كان اللّيلة الّتى اخذ فيها رسولؐ الله على الانصار بيعة الاولى فقال اخذت عليكم بما اخذ لله النبيّين من قبلى ان تحفظونى و تمنعونى عمّا تمنعوا انفسكم و تمنعوا علىٌّ ابن ابيطالب عمّا تمنعون انفسكم عنه و تحفظونه فانّه الصديق الاكبر يزيد الله دينكم به و انّ الله اعطى موسىؑ العصاء و ابراهيم برد النّار و عيسىٰ الكلمات الّتى كان يحيى بها الموتىٰ و اعطانى هذا و اشار الىٰ علىٌّ و كلّ نبيّ آيةٌ و هذا آية ربى و الائمة الطاهرين من ولده آياتُ ربّى لن تخلو الارض من اهل الايمان ما ابقى الله احداً من ذرّيته و عليهم لتقوم القيامة ﴾۔ اور زید بن حارثہ غلامِ رسول خداﷺ سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرتﷺ نے انصار سے پہلی بیعت لی تو فرمایا کہ میں نے تم سے اس عہد پر بیعت لی ہے جس عہد پر کہ پہلے پیغمبروں سے اللہ تعالیٰ نے بیعت لی تھی کہ جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے میری بھی حفاظت اور نگہداشت کرنا۔ اور جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے علیؑ ابن ابیطالبؑ کی حفاظت اور پاسداری کرنا کیونکہ وہ صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارے دین کو زیادہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو معجزۂ عصا عطا فرمایا۔ اور ابراہیمؑ پر آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اور عیسیٰؑ کو وہ کلمات عطا فرمائے جن کے ذریعہ سے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور مجھ کو یہ یعنی علیؑ

عطا فرمایا اور علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا، اور ہر پیغمبر کے واسطے ایک نشانی (خدا کی طرف سے) ہوتی ہے۔ اور یہ (یعنی علیؑ) میرے پروردگار کی نشانی ہے۔ اور آئمہ طاہرینؑ جو اس کی اولاد سے ہوں گے۔ میرے پروردگار کی نشانیاں ہیں۔ جب تک کہ علیؑ کی اولاد میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ زمین میں باقی رکھے گا، زمین ہرگز اہل ایمان سے خالی نہ ہوگی۔ اور انہی کی بنیاد پر قیامت قائم ہوگی (جب تک انہیں سے ایک باقی ہے، دنیا فنا نہ ہوگی)۔

﴿12﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ انّ اللّٰہ فتح ھذا الدّین بعليٍّ فاذا مات عليٌّ فسد الدّین و لا یصلحہُ الا المھدیُّ بعدہ﴾۔

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علیؑ کے سبب فتح و کشائش عطا کی ہے۔ جب علیؑ انتقال کر جائیں گے تو دین فاسد ہو جائے گا اور مہدی ہادیؑ کے سوا، جو علیؑ کے بعد ہوں گے، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔

﴿13﴾ ﴿وعن ابی ھریرة قال قال رسولؐ اللّٰہ ولو لم یبق من الدّنیا الا یوماً واحداً لیبعث اللّٰہ فیہ رجلا من اھلبیتی فی امتی یواطی اسمہ اسمی براق الجبین و یفتح قسطنطنیہ و جبل دیلم و یروی ھذا الخبر بطریق اخر و ذالک ولو لم یبق من الدّنیا الاّ یوماً واحداً الطول اللّٰہ ذالک الیوم حتّٰی یبعث رجلٌ من اھلبیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً و عدلا کما ملئت ظلما و جورا﴾ ۔اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی روز باقی رہ جاوے تو بھی ضرور اللہ تعالیٰ اس دن میں میری امت میں میری اہل بیتؑ

میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا۔ اور اس کی پیشانی چمکدار اور روشن ہوگی۔ اور وہ قسطنطنیہ اور کوہستان دیلم کو فتح کرے گا۔ اور یہ حدیث دوسرے طریق سے یوں وارد ہوئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا، یہاں تک کہ میری اہل بیتؑ میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، مبعوث ہو۔ جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرے گا جیسا کہ وہ اس کے مبعوث ہونے سے پیشتر ظلم وجور سے پُر ہوگئی ہوگی۔

﴿14﴾ وعن علی المرتضیٰ علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الائمة من وُلدی فمن اطاعهم فقد اطاع الله ومن عصاهم فقد عصی الله وهم عروة الوثقی وهم الوسیلة الی الله تعالیٰ ﴾۔ اور علی مرتضیٰؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ آئمۂ طاہرینؑ میری اولاد میں سے ہوں گے۔ پس جس کسی نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے ان کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور وہ حضرات علیہم السلام عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف (جانے کے) وسیلے اور ذریعے ہیں۔

﴿15﴾ وعنه علیه السلام قال قال رسولُ الله یخرج رجلٌ من ماوراء النهر یقال له الحارث الحرّاث علی مقدمه رجلٌ یقال له منصور یوطن او یمکّن لآل محمدٌ کما مکنت قریش لرسولٌ الله وجب علی کلّ مؤمنٍ نصره او قال اجابته ﴾۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ ماوراء النہر سے ایک شخص خروج کرے گا جس کو

حارث الحراث کہتے ہوں گے۔ اس کے آگے ایک شخص منصور نام ہوگا جو آل محمدؐ کو ایسی تمکین ہو وقعت دے گا جیسی قریش نے رسول خدا ﷺ کو تمکین و وقعت دی۔ ہر ایک مومن پر اس کی امداد کرنا، یا بروایتے دیگر، اس کے حکم کا ماننا واجب ہے۔

﴿16﴾ وعن ابی لیلی الاشعری قال قال رسولؐ اللہ تمسکوا بطاعۃ ائمتکم فان طاعتھم طاعۃ اللہ و معصیتھم معصیۃ اللہ ﴾۔ اور ابو لیلیٰ اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! اپنے اماموں کی فرمانبرداری پختہ طور پر اختیار کرو۔ کیونکہ ان کی فرمانبرداری عین خدا کی فرمانبرداری ہے۔ اور ان کی نافرمانی عین خدا کی نافرمانی ہے۔

﴿17﴾ وعن ابن عمر قال قال رسولؐ اللہ الامام الضعیف ملعون یعنی من یحتاج الی غیرہ فی امور الدین ﴾۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ضعیف امام، یعنی ایسا امام جو دینی امر میں غیر کا محتاج ہو، ملعون ہے۔

maablib.org

﴿گیارہویں مودّت﴾

المودة الحادی عشر فی فضائل سیّدة النّساء فاطمة الزّہراء بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم

گیارہویں مودت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؑ دختر رسول خدا ﷺ کے فضائل میں۔

﴿1﴾ ﴿عن عبد اللّٰہ ابن عباسؓ قال قال رسولَ اللّٰہ لمّا خلق اللّٰہ آدمؑ و حواءؑ کانا یفتخران فی الجنّة فقالا ما خلق اللّٰہ خلقاً احسن منّا فبینماھما کذالك اذ رائیا صورة جاریة لھا نورٌ شعشعانی یکاد ضوءہٗ یطفی الابصار و علی راسھا تاجٌ وفی اذنھا قرطان قالا وما ھذہ الجاریة قال ھذہ صورة فاطمةٌ بنت محمدٌ سیّدِ وُلدِك فقالا وما ھذا التاج علی راسھا قال ھذا بعلھا علیٌ ابن ابیطالب قالا وما ھذا القرطان قال الحسنٌ والحسینٌ ابناھا وجد ذالك فی غامض علمی قبل ان اخلقك بالفی عام﴾ ۔عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ وحواؑ کو پیدا کیا تو وہ دونوں جنت میں فخر کرتے تھے۔ آخرکار انہوں نے فخریہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا۔ اسی اثناء میں ناگاہ انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی کہ نور اس سے چمک رہا ہے کہ اس کی روشنی آنکھوں کو بے نور کئے دیتی ہے اور اس کے سر پر ایک تاج ہے اور اس کے کانوں میں دو گوشوارے ہیں۔ تب انہوں نے بارگاہِ احدیت میں عرض کی: اے پروردگار! یہ لڑکی کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ وحواؑ یہ فاطمہؑ کی صورت ہے جو محمدؐ

سردار اولادِ آدم کی دختر ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی: اور یہ تاج اس کے سر پر کیسا ہے۔ حکم ہوا: یہ اس کا شوہر علیؑ ابن ابیطالبؑ ہے۔ پھر عرض کی: اور یہ دو گوشوارے کیا چیز ہیں۔ فرمایا: یہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔ اس کا وجود میرے علم پوشیدہ میں تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے موجود ہے۔

﴿2﴾ ﴿وعن علی المرتضیٰ قال قال رسولُ اللّٰہ انّ فاطمۃ احصنت فرجھا فحرّمھا اللّٰہ تعالٰی ذرّیتھا علی النّار﴾ ۔اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ پاکدامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو آتش جہنم کے اوپر حرام کیا۔

﴿3﴾ ﴿وعنہ قال قال رسولُ اللّٰہ انّما سُمّیت ابنتی فاطمۃ لانّ اللّٰہ فطمھا و فطم محبّیھا من النار﴾ ۔نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتش جہنم سے الگ کیا ہے۔

﴿4﴾ ﴿وعن جمیع ابن عمیر قال دخلتُ مع عمتی علی عائشہ فقالت عمتی لعایشہ من کان احبّ النّساء الی رسولَ اللّٰہ قالت فاطمۃ قالت ومن الرّجال قالت علیؑ ابن ابیطالب﴾ ۔اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہ بی بی کے ہاں گیا۔ میری پھوپھی نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری عورت کون تھی۔ جواب دیا کہ فاطمہؑ۔ پھر میری پھوپھی نے پوچھا: اور مردوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے۔ جواب دیا کہ علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام کو۔

﴿5﴾ ﴿وعن فاطمۃ قالت انھا زارت النبیّ فبسط لھا ثوباً

فاجلسها علیه ثم جاء ابنها الحسنؑ فاجلسه ثم جاء الحسینؑ فاجلسه ثم جاء علیؑ فاجلسه معهم ثم ضمّ الثوب علیهم ثم قال هؤلاء اهلبیتی و انا منهم اللّٰهم ارض عنهم کما انا راض عنهم ﴾۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کو گئی۔ حضرتؐ نے میرے لئے کپڑا بچھایا اور اس کے اوپر مجھے بٹھایا۔ پھر میرا فرزند حسنؑ وہاں آیا۔ حضرتؐ نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر حسینؑ آیا۔ حضرتؐ نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر علی علیہ السلام آئے۔ حضرتؐ نے ان کو بھی ہمارے ساتھ بٹھایا۔ پھر اس کپڑے کو ہم سب کے اوپر لپیٹا۔ پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیتؑ ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔ اے خدا تو ان سے خوشنود و رضامند ہو جیسا کہ میں ان سے رضامند ہوں۔

(6) ﴿وعن ابن عباسؓ قال لمّا تزوّج فاطمةؑ من عليٍّؑ قالت یا رسولَ اللّٰه زوجتنی من عائلٍ لا مال له فقال لها النبیّ او ما ترضین ان یکون اللّٰه اطلع الی اهل الارض فاختار منهم برجلین احدهما ابوك والاخر بعلك ﴾۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے فاطمہ علیہا السلام کا نکاح علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس معصومہؑ نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھ کو ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا جس کے پاس کسی قسم کا مال موجود نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کو دیکھا اور ان میں سے دو شخصوں کو انتخاب کیا۔ ایک تو تیرا باپ ہے اور دوسرا تیرا شوہر۔

(7) ﴿وعن فاطمةؑ قالت قال رسولُ اللّٰه اما ترضین ان تکونی سیّدة نساء العالمین او نساء امّتی ﴾۔ جناب فاطمہؑ روایت کرتی ہیں

کہ جناب رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے فاطمہؑ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جملہ عالم کی عورتوں کی، یا بروایتِ دیگر میری امت کی عورتوں کی، سردار ہو۔

﴿8﴾ وعن ابی بریدة الاسلمی قال دخلت مع رسولؐ اللّٰه علی فاطمهؑ قال امّا ترضین ان تکونی سیّدة نساء هذا الامّة کما کان مریم بنت عمران سیّدة نساء بنی اسرائیل ﴾۔ اور ابو بریدہ اسلمی بیان کرتا ہے کہ میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ فاطمہؑ کے پاس گیا۔ حضرتؐ نے ان سے فرمایا: اے فاطمہؑ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، جیسا کہ مریم دختر عمران بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں۔

﴿9﴾ وعن رسولؐ اللّٰه و انّما سمیتْ فاطمةؑ بالبتول لانّها تتبلت من الحیض و النفاس لانّ ذالك عیبٌ فی بنات الانبیاء او قال نقصان ﴾۔ اور جناب رسالتمآب ﷺ سے مروی ہے کہ فاطمہؑ کا نام بتول اسی سبب سے ہوا ہے کہ وہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے کیونکہ یہ (حیض و نفاس کا آنا) پیغمبروںؑ کی بیٹیوں میں عیب، یا بروایتِ دیگر نقص، ہے۔

﴿10﴾ وعن عائشة قالت قال رسول اللّٰه فاطمة بضعة منی من آذاها فقد آذانی ﴾۔ اور عائشہ بی بی بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ایذا دی اس نے ضرور مجھ کو ایذا دی۔

﴿11﴾ وعن ابی هریرة قال قال رسولؐ اللّٰه اوّل من دخل الجنّة فاطمةؑ بنت محمد مثلها فی هذه الامّة مثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ﴾۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ پہلے جو شخص جنت میں داخل ہوگا، وہ فاطمہؑ دختر محمدؐ ہے۔ اس کی مثال اس امت میں

ایسی ہے جیسے مریم دختر عمران بنی اسرائیل میں۔

﴿12﴾ وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان یوم القیٰمۃ نادیٰ منادٍ من وراء الحجب غُضّوا ابصارکم حتّٰی تجوزَ فاطمۃُ بنتُ محمّدٍ علی الصراط﴾۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی پردہ ہائے نور کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہل محشر! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ صراط پر سے گزر جائیں۔

﴿13﴾ وعن عایشہ قالت کان النّبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اذا قدم من سفرٍ قبل نحر فاطمۃؑ وقال منھا اشمُّ رائحۃ الجنّۃ﴾۔ اور عایشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تھے تو فاطمہؑ کا گلا چومتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

﴿14﴾ وعن علیؑ قال قال رسولُ اللّٰہ تاتی ابنتی فاطمۃؑ یوم القیٰمۃ و معھا ثیاب مصبوغۃ بالدّماء تتعلق بقائمۃ من قوائم العرش تقول یا حکم احکم بینی و بین من قتل ولدی فیحکم اللّٰہ لا بنتی و رب الکعبۃ﴾۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن ایسے حال میں میدانِ قیامت میں آئیگی کہ اس کے ہمراہ بہت سے کپڑے ہوں گے، جو لہو سے رنگین ہوں گے۔ اس وقت فاطمہؑ عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر عرض کریں گی: اے احکم الحاکمین میرے اور میرے فرزندوں کے قاتلوں کے درمیان حکم کر۔ قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کریگا۔ ....

﴿15﴾ وعنہ علیہ السّلام ایضاً عن رسولؐ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من بطان العرش یا اھل القیٰمۃ اغمضوا ابصارکم لتجوز فاطمۃؑ بنت محمدؐ مع قمیص مخضوب بدم الحسینؑ فتحتوی علی ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بینی و بین من قتل ولدی فیقضی اللّٰہ بنتی و ربِّ الکعبۃ ثم تقول اللّٰھم اشفعنی فیمن بکٰی علی مصیبتہ فیشفعھا اللّٰہ فیھم﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روزِ قیامت ہوگا تو وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کر لو، تاکہ فاطمہؑ دختر محمدؐ خونِ حسینؑ سے رنگین شدہ قمیص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے گزر جائے۔ پس فاطمہؑ ساقِ عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی: اے اللہ تو جبار اور عادل ہے میرے فرزند حسینؑ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم کر۔ پروردگار کعبہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد فاطمہؑ عرض کریں گی کہ اے خدا جو لوگ میرے حسین علیہ السلام کی مصیبت پر روئے ہیں مجھ کو ان کا شفیع مقرر کر۔ تب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے حق میں شفیع کرے گا۔

﴿16﴾ وعن زیدؒ بن علیؑ عن انس قال کان رسولؐ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یاتی ستۃ اشھر باب فاطمۃؑ عند صلوٰۃ الفجر فیقول الصّلوۃ الصّلوۃ یا اھلبیتؑ النبوّۃ ثلث مرات. انّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت و بروی ھذا الخبر باسانیدہ من الثلثمالہ من اصحابہ منھم من قال ثمانیۃ اشھر و منھم من قال تسعۃ اشھر و منھم من قال عشرۃ اشھر﴾۔ اور زیدؒ ابن علیؑ نے انس سے روایت کی

ہے کہ رسول خدا ﷺ نماز صبح کے وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے دروازے پر (چھ ماہ علی التواتر) تشریف لاتے تھے۔ اور تین بار فرماتے تھے: اے اہل بیتِ نبوت الصلوٰۃ! الصلوٰۃ (نماز پڑھو)۔ خدا یہی ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ناپاکی اور پلیدی کو دور رے۔ اور تم کو پاک کردے جو پاک کرنے کا حق ہے۔ اور یہ حدیث تین سو صحابہ سے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ ان میں سے بعض نے آٹھ مہینے بیان کئے ہیں۔ بعض نے نو مہینے، بعض نے دس مہینے۔

﴿بارہویں مودت﴾

المودة الثانية عشر فی فضائل اهل بیتؑ معاً جملة زيادة علیٰ ما مرّ

بارہویں مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں، گزشتہ فضائل کے ماسوا۔

﴿1﴾ ﴿عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰه علیکم بعلیؑ فانّ الشمس عن یمینه و القمر عن یساره قلنا یا رسولَ اللّٰه وما هما قال الحسنؑ و ابوهما ضیاء الدنیا و امها بدر الدجی﴾۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: اے صحابہ! علی علیہ السلام کی متابعت تم پر واجب ہے کیونکہ آفتاب اس کے دائیں طرف ہے اور چاند اس کے بائیں طرف۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ چاند اور سورج کیا ہیں۔ فرمایا: وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ اور ان دونوں کا باپ دنیا کی روشنی ہے اور ان کی ماں شب تاریک میں بدر کامل کی مانند ہے۔

﴿2﴾ ﴿وعنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ و فاطمةؑ و الحسنؑ و الحسینؑ الی یوم القیامة اهلی﴾۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ روزِ قیامت تک میرے اہل بیتؑ ہیں۔

﴿3﴾ ﴿وعن ابی هریرة قال، قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انّ ملکاً من السّماء لم یزرنی فاستاذن اللّٰه فی زیارتی فبشّرنی الی یوم القیٰمة و

اخبرنی انّ فاطمةؑ سیّدة النساء اھل الجنة والحسنؑ والحسینؑ سیدا شباب اھل الجنة ﴾۔اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے مجھ کو نہ دیکھا تھا، اللہ سے اجازت لے کر میری ملاقات کو آیا اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھ کو پہنچائیں۔اور مجھ کو خبر دی کہ فاطمہؑ بہشتی عورتوں کی سردار ہے اور حسنؑ اور حسینؑ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

﴿4﴾ ﴿وعن ابن عباسؓ قال لمّا نزلت ھذہ الآیة قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی قلنا یا رسولَ اللّٰہ من قرابتك الذین فرض اللّٰہ علینا مؤدّتھم قال علیؑ و فاطمةؑ و ابناھما ثلث مرّات﴾۔اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آیہ ﴿قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی﴾ (یعنی اے محمدؐ اپنی امت سے کہہ دے کہ میں اس پیغمبری کا عوض اس کے سوا اور کچھ تم سے نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا) نازل ہوئی تو ہم (اصحاب رسول اللہؐ) نے عرض کی: یا رسولؐ اللہ! وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے۔حضرتؐ نے جواب دیا کہ وہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام ہیں۔اور تین بار اس کو دہرایا۔

﴿5﴾ ﴿وعن ابی ھریرة قال نظر رسولَ اللّٰہ الیٰ علیؑ و فاطمةؑ و الحسنؑ و الحسینؑ قال انا حربٌ لمن حاربکم و سلمٌ لمن سالمکم﴾۔اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کی طرف نظر کی۔اور فرمایا کہ جو کوئی تم سے لڑے، میں بھی اس سے لڑتا ہوں۔اور جو تم سے صلح رکھے۔میں بھی اس سے صلح رکھتا ہوں۔

﴿6﴾ ﴿وعن معاذ قال قال رسولَ اللّٰہ انّ اللّٰہ طھّر قوماً من

الذنوب بالصلع فی رؤسھم و انا و علیؑ منھم وفی نسخة اخری انّ اللّٰہ طھّر قوماً من الذنوب و تاج الایمان یضیٔ فی رؤسھم و انا و علیؑ منھم ﴾۔ اور معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اصلع بنا کر (ان کے سر کے اگلے حصے پر بال نہ اگا کر) ان کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔ ترجمہ نسخہ دوم۔ کہ اللہ نے ایک قوم کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور ایمان کا تاج ان کے سروں پر چمکتا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔

﴿7﴾ ﴿وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللّٰہ الحسنؑ و الحسینؑ سیّدا شباب اھل الجنّة و ابوھما خیر منھما ﴾۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہیں۔

﴿8﴾ ﴿وعن فاطمةؑ قالت جئتُ مع الحسنؑ و الحسینؑ الی النّبی صلّی اللّٰہ علیہ و الہ وسلّم فی السکرات الّتی مات فیھا فقلتُ ورّثھما شیئاً فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم امّا الحسنؑ فلہ ھیبتی و سوددی و اما الحسینؑ فلہٗ جرأتی و جُودی ﴾۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ میں حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لے کر، اس شدت مرض کے وقت جس میں حضرت ﷺ نے وفات پائی، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! ان دونوں کو کوئی چیز ورثہ میں عطا فرمائیے۔ تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حسنؑ کے واسطے تو میری ہیبت اور سرداری ہے۔ اور حسینؑ کے لئے میری جرأت اور سخاوت۔

﴿9﴾ ﴾وعن ابی السّعیدؓ الخدری قال قال رسولؐ اللّٰہ ان اللّٰہ احبّ حرماتٍ ثلث من حفظها حفظه اللّٰہ امر دینه و دنیاه ومن لم یحفظها لم یحفظ اللّٰہ له شیئاً حرمة الاسلام و حرمتی و حرمة اهلبیتی﴿۔اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی تین حرمتیں ہیں۔یا بروایتِ دیگر، اللہ تین حرمتوں کو دوست رکھتا ہے۔جو کوئی ان تینوں حرمتوں کی حفاظت کرے، اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کے کام کی حفاظت کرتا ہے۔اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی شے کی بھی حفاظت نہیں کرتا، وہ تینوں حرمتیں یہ ہیں: (۱) اسلام کی حرمت۔(۲) میری حرمت۔(۳) میرے اہل بیتؑ کی حرمت۔

﴿10﴾ ﴾عن امیر المؤمنین علیؑ قال قال رسولؐ اللّٰہ الولد ریحانة و ریحانتای الحسنؑ و الحسینؑ﴿۔امیر المومنین علیؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹا ایک خوشبودار پھول ہوتا ہے۔اور میرے دو خوشبودار پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

﴿11﴾ ﴾وعنه قال قال رسولؐ اللّٰہ اشتد غضب اللّٰہ و غضب رسوله علی من احتقر ذرّیتی و اذانی فی عترتی﴿۔نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا غضب اور اس کے رسول کا غضب اس شخص پر نہایت شدید ہے جو میری ذریت کی حقارت کرے اور مجھ کو میری اولاد کے باب میں ایذا پہنچائے۔

﴿12﴾ ﴾وعنه قال قال رسولؐ اللّٰہ الویل لظالم اهلبیتی عذابهم مع المنافقین فی الدّرْك الاسفل من النّار﴿۔نیز انہی حضرت سے

روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اہل بیتؑ پر ظلم کرنے والوں کے لئے عذاب ویل ہے ان کو منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائے گا۔

﴿13﴾ ﴿وعن فاطمةؑ قالت قال رسولُ اللّٰه کُلّ بنی ادم ینتسبون الی عصبة ابیهم الا ولد فاطمةؑ فانّی انا ابوهم و انا عصبتهم﴾۔اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوا اولاد فاطمہؑ کے۔کہ میں ان کا باپ ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ (قرابت دار پدری) ہوں۔

﴿14﴾ ﴿وعن عليؑ قال قال رسولُ اللّٰه اُمرت ان اُسمّی ابنَی هذین حسناً و حسیناً﴾۔اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھوں۔

﴿15﴾ ﴿وعن ابی ذر الغفاری رضی اللّٰه عنه وهو اخذٌ باب الکعبة و یقولُ ایّها الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اُعرّفهم فانا ابوذرؓ سمعتُ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم یقول مثل اهلبیتی فیکم کمثل سفینة نوحٍ مَنْ رکبها نجی ومن تخلّف عنها غرق﴾۔اور ابوذرؓ غفاری کعبہ کا دروازہ ہاتھ میں پکڑے کہہ رہے تھے: اے لوگو! جو کوئی مجھ کو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو کوئی نہیں پہچانتا، میں اس کو اپنی پہچان کراتا ہوں۔ میں ابوذرؓ ہوں۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: میرے اہل بیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو کوئی اس (کشتی نوحؑ) پر سوار ہوا،

اس نے (طوفان میں غرق ہونے سے) نجات پائی۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی، وہ غرق ہوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہل بیتؑ میں سوار ہوگا، یعنی ان کی متابعت کرے گا، وہ دریائے ضلالت میں ڈوبنے سے نجات پائے گا۔ اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وہ بحر ضلالت میں ڈوب جائے گا)۔

﴿16﴾ ﴿وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسولُ اللہ سمّٰی ھارون ابنیہ شبراً و شبیراً و علیؑ سمّاھا حسناً و حسیناً﴾۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے تھے اور علی علیہ السلام نے ان دونوں یعنی اپنے بیٹوں کے نام (انہی کے ناموں کے ترجمۂ عربی کے موافق) حسنؑ اور حسینؑ رکھے ہیں۔

﴿17﴾ ﴿عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الحسنؑ و الحسینؑ یوم القیٰمۃ عَنْ جَنْبَیْ عرشِ الرَّحمٰن بمنزلۃ الشنفین من الوجہ﴾۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن عرشِ خدا کے دونوں طرف اس طرح موجود ہوں گے جیسے منہ کے دونوں طرف دو گوشوارے ہوتے ہیں۔

﴿18﴾ ﴿وعنہؑ قال الحسنؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما بین الصّدر الی الرأس والحسینؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما کان اسفل من ذالک﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔ اور حسینؑ سینے سے نیچے کے حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔

﴿19﴾ ﴿وعن عمران بن الحصین قال قال رسولُ اللہ النّظرُ

الی علیٍّ عبادۃ ﴾۔ اور عمران ابن حصین سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

﴿20﴾ ﴿وعن عایشۃ قالت قال رسولُ اللّٰہ ذِکرُ علیٍّ عبادۃٌ﴾۔ اور عائشہ بی بی سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

﴿21﴾ ﴿وعن الحسینؑ قال قال رسولُ اللّٰہ لی یا بُنیَّ اِنّک لکبدی طوبیٰ لمن احبّک و اَحبَّ ذرّیتک فالویل لقاتلک یوم الجزاء﴾۔ اور امام حسینؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بیشک میرا جگر ہو۔ بہت اچھا حال ہے اس شخص کا جو تم کو دوست رکھے اور تمہاری ذریت (اولاد) کو دوست رکھے۔ اور قیامت کے دن تمہارے قاتل کو بہت سخت عذاب ہوگا۔

﴿22﴾ ﴿وعن علیؑ قال قال رسولُ اللّٰہ یقتل الحسینؑ شرُّ ھذہ الامۃ و تبرّءُ اللّٰہ منھم و من وُلدھم و ممّن یکفر بی﴾۔ اور جناب امیرؑ جناب رسالتمآب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ کو وہ شخص قتل کرے گا جو اس میری امت میں سب سے زیادہ بدتر ہوگا اور اللہ ان قاتلوں سے اور ان کی اولاد سے اور میری نبوت کے منکروں سے بیزار ہے۔

﴿23﴾ ﴿وعنہُ قال قال برسولُ اللّٰہ ان قاتل الحسینؑ فی تابوتٍ من النّار علیہ نصفُ عذابِ اھلِ النار وقد شدّیداہ و رجلاہ من سلاسل من نارٍ فیکبّ فی النّار حتّی یقع فی نار جھنم ولہ ریحٌ یتعوّذ اھل النار الی ربّھم من شدّۃ نتن ریحۃ وھو فیھا خالدٌ فی العذاب الالیم

کلّما نضج جلدهُ شیّد اللّٰه علیه الجلود حتّی یذوق العذاب الالیم لا یُفتّرُ ساعةً و یُسْقٰی من حمیم جهنّم فالویل له من عذاب اللّٰه ﴾۔نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسینؑ کا قاتل آگ کے ایک تابوت میں ہوگا۔ تمام دوزخیوں کا آدھا عذاب اس (اکیلے) پر ہوگا۔ اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔ اور اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا یہاں تک کہ قعر جہنم میں جا پڑے گا۔ اور اس سے ایسی بو آئیگی کہ تمام دوزخی اس کے نہایت سڑی ہوئی اور سخت گندیدہ ہونے کی وجہ سے اپنے پروردگار سے پناہ مانگیں گے اور وہ (قاتل حسینؑ) آتش دوزخ میں ہمیشہ تک عذاب دردناک میں مبتلا رہے گا۔ جب اس کے جسم کا پوست جل بھن جائے گا تو خدا اس کے اوپر اور پوست مضبوط کر دے گا تا کہ عذاب دردناک کی چاشنی چکھے جو ایک ساعت بھی مدہم اور سست نہ ہوگا۔ اور جہنم کا گرم پانی اس کو پلایا جائے گا۔ پس عذاب خدا سے ویل کا عذاب اس کے لئے ہوگا۔

﴿24﴾ ﴿وعن ابن عمر سئله رجلٌ عن دم البعوضة فقال مَنْ انت قال مِنْ اهل العراق قال انظروا الٰی هذا یسئلنی عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسولَ اللّٰه وقد سمعتهُ یقول هما ریحانتای من الدّنیا. رواه ابو نعیم ﴾۔ حافظ ابو نعیم نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے کہ ابن عمر سے کسی شخص نے پوچھا کہ (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کا کیا حکم ہے؟ ابن عمر نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ ابن عمر نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر کہا: اس شخص کو دیکھو کہ یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے فرزند رسول خداؐ کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور میں نے

آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) دنیا سے میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

﴿25﴾ وعن شهر ابن جوشب قال سمعتُ ام سلمةؓ حين جاء لغى الحسينؑ لعنت اهل العراق و قالت قتلوه قتلهم الله عزوجل ما عزُّوه و ذلّوه لعنهم الله روى باسناد مسلسل الى ابى نعيم ﴾ ۔حافظ ابونعیم نے اپنی اسنادِ مسلسل سے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے کہ جب ام سلمہؓ زوجۂ رسول خدا ﷺ کو حسینؑ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو میں نے سنا کہ انہوں نے اہل عراق پر لعنت کی۔ اور فرمایا کہ اہل عراق نے حسینؑ کو قتل کیا۔ خدائے بزرگ اور برتر ان ملعونوں کو ہلاک کرے۔ ان مردودوں نے اس (حسینؑ) کی عزت نہ کی اور اُس کو ذلیل کیا۔ خدا ان ملعونوں پر لعنت کرے۔

تیرہویں مودت

المودة الثّالثة عشر في فضائل خديجةؑ و فاطمةؑ و محبّة اهل البيت و ثواب مُحبّيهم و رفعة درجاتهم و نكال مبغضيهم

تیرہویں مودت حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ اور فاطمہ زہراؑ کے فضائل اور اہل بیتؑ کی محبت اور ان کے محبوں کے ثواب اور ان کے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے عذاب و نکال کے بیان میں۔

﴿1﴾ عن الشعبي عن مسروق عن عايشه قالت كان رسولُ اللّٰه لا يكاد ان يخرج من البيت حتى يذكر خديجة فيحسن عليها الثّناء فذكرها يوماً فادركتني الغيرة فقلت هل كانت الّا عجوزاً قد ابدلك اللّٰه خيراً منها فغضب النّبيّ حتّٰى رايتُ مقدم شعره يهتزُّ من الغضب فقال لا و اللّٰه ما اخلفني اللّٰه خيراً منها امنت بي اذا كفر الناس و صدّقتني اذا كذبني الناس و واسُتني بما لها اذا حرمني الناس و رزقني اللّٰه باولادها دون النّساء من غيرها قالت عايشه فقلتُ في نفسي لا اذكرها بسوءٍ ابداً۔ شعبی نے مسروق سے اور اس نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ اکثر گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے تھے جب تک کہ خدیجہؑ کا ذکر نہ کر لیں اور خوب طرح ان کی تعریف نہ فرما لیں۔ الغرض ایک دن حضرتؐ نے ان کا ذکر فرمایا۔ یہ سن کر مجھ کو غیرت لاحق ہوئی اور

میں نے عرض کی: وہ فقط ایک بڑھیا عورت تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں اس سے بہتر زوجہ آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ میرا یہ کلام سن کر حضرتؑ نہایت غضبناک ہوئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ غصے کے مارے آپ کے بالوں کے سرے ملنے لگے۔ اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اس سے بہتر زوجہ مجھ کو عطا نہیں کی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جبکہ تمام لوگ میری نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اور اس نے اس وقت میری تصدیق کی۔ جبکہ تمام لوگوں نے میری تکذیب کی تھی (مجھ کو جھٹلاتے تھے)۔ اور اس نے اس وقت اپنے مال سے میری غمخواری اور ہمدردی کی جبکہ تمام لوگوں نے مجھ کو محروم کر رکھا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے صرف اسی سے مجھ کو اولاد عطا فرمائی ہے اور کسی عورت سے نہیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت کا یہ ارشاد سن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کبھی اس کو برائی سے یاد نہ کروں گی۔

﴿2﴾ ﴿عن مهاجر بن ميمون عن فاطمة عليها السّلام قالت قلتُ لابي صلّى الله عليه و آله وسلم اين اُمّنا خديجةُ قال ببيتٍ من قصبٍ لا لغوبٌ فيه ولا نصبٌ بين مريمٌ و اسيةٌ امرأة فرعون قلتُ اَمِنْ هذا القصب قال لا بل القصب المنظوم بالدرّ و الياقوت﴾ ۔ اور مہاجر بن میمون سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ محمد مصطفیٰ ﷺ سے عرض کی کہ میری ماں خدیجۃ الکبریٰ (جنت میں) کہاں ہیں۔ فرمایا: سرکنڈے کے ایک گھر میں کہ تکان اور سختی اس گھر میں ذرا معلوم نہیں ہوتی اور حضرت مریمؑ اور آسیہ زنِ فرعون کے گھروں کے درمیان ہے۔ میں نے عرض کی کہ (اے پدر عالی قدر) کیا وہ گھر اس دنیوی سرکنڈے کا بنا ہوا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ اس سرکنڈے میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں۔

﴿3﴾ وعن انس قال قال رسولُ اللّٰہ خیر نساء العالمین اربعٌ. مریمُ بنت عمران. و آسیةُ بنت مزاحم و خدیجةُ بنت خویلد و فاطمہ ؑ بنت محمدؐ ۔ اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ چار عورتیں تمام عالم کی عورتوں سے بہتر ہیں۔ مریمؑ دختر عمران۔ آسیہؑ دختر مزاحم۔ خدیجہؑ دختر خویلد۔ فاطمہؑ دختر محمد ﷺ۔

﴿4﴾ وعن عباد بن سعد قال قال رسولُ اللّٰہ فُضِّلَتْ خدیجةُ علی نساء النبیّ کما فضّلت مریمُ علی نساء العالمین ۔ کہ خدیجۃ الکبریٰ ؑ کو میری تمام بیویوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے۔ جیسے مریمؑ بنت عمران کو تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت ہے۔

﴿5﴾ وعن الامام جعفر الصّادق عن ابائه علیهم السّلام عن علیٌ قال نزل جبرئیلُ علی رسولُ اللّٰہ فقال یا رسولَ اللّٰہ انّ ربّک یقرءُ علیك السّلام و یقول انی قد حرّمتُ النّار علی صُلبٍ انزلك و بطنٍ حملك و حجر کفّلك ۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ امین رسول خدا ﷺ پر نازل ہوئے۔ اور عرض کی: یا رسولؐ اللہ! آپ کا پروردگار بعد تحفۂ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش جہنم کو اس پشت پر حرام کر دیا ہے جس نے تم اتارا۔ اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا۔ اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی۔ یعنی پرورش کیا۔ (یعنی آپ کے والد اور والدہ اور چچا ابوطالبؑ جنتی ہیں)۔

﴿6﴾ وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسولَ اللّٰہ من اراد التوکّل فلیحبّ اهلبیتیٌ ومن اراد ان ینجو من عذاب القبر فلیحبّ

اهلبيتي ومن اراد الحكمة فليحبّ اهلبيتيً ومن اراد دخول الجنة بغير حساب فليحبّ اهلبيتيً فوالله ما احبّهم احدٌ الا ربح في الدنيا وفي الاخرة ﴾۔ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جوکوئی توکل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہل بیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جوکوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہل بیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی علم وحکمت حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہل بیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جوکوئی چاہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہو اس کو چاہئے کہ میری اہل بیتؑ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم جوکوئی ان کو دوست رکھے گا وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

﴿7﴾ ﴿وعن زادان عن سلمانؓ قال قال رسولَ الله يا سلمانؓ من احبّ فاطمةً ابنتي فهو في الجنة معي ومن ابغضها افهو في النّار يا سلمانؓ حبّ فاطمةَ ينفع في مائةٍ من المواطن ايسرُ ذالك المواطن الموتُ و القبرُ والميزانُ والصّراطُ والمحاسبةُ فمن رضيتُ عنه ابنتي فاطمةُ رضيت عنه ومَنْ رضيت عنه رضي الله تعالى عنه ومن غضبت ابنتي فاطمةُ عليه غضبتُ عليه و من غضبتُ عليه غضب الله عليه يا سلمانؓ ويلٌ لمن يظلمها و يظلم بعلها عليًا و ويلٌ لمن يظلم ذرّيتهما و شيعتهما ﴾۔ اور زادان نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمانؓ جوکوئی میری بیٹی فاطمہ زہراؑ سے محبت رکھے، وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا۔ اور جوکوئی اس سے دشمنی رکھے، وہ جہنم میں جائے گا۔ اے سلمانؓ! فاطمہؑ کی دوستی سو (۱۰۰) جگہ نفع پہنچاتی ہے کہ ان جگہوں میں سے زیادہ تر سہل مقامات

موت اور قبر اور میزان اور صراط اور حساب قیامت ہیں۔ پس جس شخص سے کہ میری بیٹی فاطمہؑ خوش ہوگی میں بھی اس سے خوش ہوں گا۔ اور جس سے میں خوش ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہے۔ اور جس کسی سے میری بیٹی فاطمہؑ ناراض ہے، میں بھی اس سے ناراض ہوں اور جس سے میں ناراض ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض اور غضبناک ہے۔ اے سلمانؓ وائے ہو اس شخص پر جو اس پر ظلم کرے۔ اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے اور وائے ہو اس شخص پر جو ان دونوں کی اولاد اور ان کے شیعوں پر ظلم کرے۔

﴿8﴾ ﴿وعن المقدادؓ بن الاسود قال قال رسولؐ اللّٰہ معرفۃُ آل محمدؐ براۃٌ من النّار و حُبُّ آل محمّدؐ جوازٌ علی الصّراط والولایۃُ لآل محمدؐ امانٌ من العذاب﴾۔ اور مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آل محمدؐ کی معرفت آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اور آل محمدؐ کی دوستی صراط پر عبور کرنے کا وسیلہ ہے۔ اور آل محمدؐ کی ولایت کا قبول کرنا عذابِ خدا سے امن پانے کا باعث ہے۔

﴿9﴾ ﴿وعن جریر ابن عبد اللّٰہ البجلی قال قال رسولؐ اللّٰہ مَنْ مات علی حبّ ال محمدؐ مات شہیداً ومن مات علی حبّ ال محمدؐ مات مغفوراً لہ الا ومن مات علی حبّ ال محمدؐ فیفتح فی قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حبّ ال محمدؐ بشّرہ ملک الموت بالجنۃ ثمّ منکرٌ و نکیرٌ الا ومن مات علی حُبِّ ال محمدؐ یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا الا ومن مات علی حبّ ال محمدؐ تائباً الا ومن مات علی حبّ ال محمدؐ جعل اللّٰہ زوّار قبرہ ملٰئکۃ الرّحمۃ الا ومن مات علی حبّ ال محمدؐ مات علی السُّنۃ

والجماعة الا ومن مات علیٰ حبّ ال محمدٍ مات مومناً مستکمل الایمان الا ومن مات علیٰ بغض ال محمدٍ جاء یوم القیٰمة مکتوبٌ بین عینیه ایسٌ من رحمةِ اللّٰه الا ومن مات علیٰ بغض ال محمدٍ لم یشمّ رائحة الجنّةَ الاّ ومن مات علی بغض ال محمدٍ مات کافراً‎ؕ۔ اور جریر بن عبداللہ بجلی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ (اے صحابہ) آگاہ ہو، جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ بخشا ہوا مرے گا۔ آگاہ ہو، جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اس کو ملک الموت مرتے وقت بہشت کی بشارت دے گا۔ پھر (قبر میں) منکر ونکیر مژدۂ جنت سنائیں گے۔ آگاہ ہو، جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ اس طرح باساز وسامان جنت کی طرف جائے گا جس طرح تازہ دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے۔ آگاہ ہو، کہ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ توبہ کر کے مرے گا۔ آگاہ ہو، کہ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو اس کی قبر کے زوّار بنائے گا۔ آگاہ ہو، کہ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ سنت نبویؐ اور جماعت ایمانی پر مرے گا۔ آگاہ ہو، جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ کامل الایمان مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض وعداوتِ آل محمدؐ پر مرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ﴿آیسٌ من رحمة اللّٰه﴾ یعنی یہ رحمتِ خدا سے ناامید ہے۔ آگاہ ہو، جو کوئی بغض وعداوتِ آل محمدؐ پر مرے گا وہ بہشت کی بو تک بھی نہ سونگھے گا۔ آگاہ ہو، جو کوئی بغض وعداوتِ آل محمدؐ پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔

﴿10﴾ وعن عکرمه عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰه

صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم بعبد الرّحمٰن بن عوف یا عبد الرحمٰن انکم اصحابی و علیٌّ ابن ابیطالب اخی منی و انا من علیٍّ فھو بابُ علمی و وصیی وھو و فاطمۃُ و الحسنُ و الحسینُ ھم خیر اھل الارض عنصراً و شرفاً و کرماً [وفی نسخۃ اُخریٰ] عن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ بعبد الرحمٰن بن عوف انھم اصحابی و علیٌّ ابن ابیطالب منی و انا من علیٍّ فمن تاباہ بعدی. او فمن یاتینی بغیرہ او فمن جفاہ فقد جفانی و من جفانی فعلیہ لعنۃ ربّی یا عبد الرحمٰن انّ اللّٰہ تعالیٰ انزل کتاباً مبیناً و امرنی ان اُبیّن للنّاس ما انزل الیھم ما خلا علی ابن ابیطالبٍ فانّہ لم یحتج الیٰ بیانٍ لانّ اللّٰہ تعالیٰ جعل فصاحتہ کفصاحتی و درایتہ کدرایتی ولو کان الحلم رجلاً لکان علیاً ولو کان العقل رجلاً لکان الحسنُ ولو کان السخاء رجلاً لکان الحسینُ ولو کان الحسن شخصا لکان فاطمۃُ ابنتی خیر اھل الارض عنصراً و شرفاً و کرماً ﴿۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے عبد الرحمٰن تم لوگ میرے اصحاب ہو اور علیؑ ابن ابیطالب میرا بھائی مجھ سے ہے۔ اور میں علیؑ سے ہوں۔ پس وہ میرے علم کا دروازہ اور میرا وصی ہے۔ اور وہ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہی ایسے لوگ ہیں جو وجود عنصری اور شرافت اور کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

[یہ ترجمہ نسخۂ اوّل کے مطابق کیا گیا۔ جس کو صاحب 'ینابیع المودت' نے اپنی کتاب ینابیع المودت میں نقل کیا ہے۔ مگر اور کتابوں میں جو الگ موجود ہیں، یہ حدیث بہت طولانی ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ (مترجم)]

ترجمہ نسخہ دوم :۔عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے عبد الرحمٰن! یہ لوگ میرے اصحاب ہیں اور علیؑ ابن ابیطالبؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ پس جو کوئی میرے بعد اس سے منحرف ہوگا، یا بروایت دیگر جو کوئی اس کے بغیر یعنی اس کی ولایت کے بغیر میرے پاس آئے گا، یا بروایتے دیگر جس نے اس پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ یا بروایتے دیگر جس نے علی علیہ السلام کواذیت پہنچائی، اس نے مجھ کواذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھ کواذیت پہنچائی اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ اے عبد الرحمٰن! اللہ نے راہِ ہدایت کو بیان کرنے والی کتاب نازل کی۔ اور مجھ کو حکم دیا کہ میں لوگوں پر ظاہر کر دوں جو کچھ کہ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے۔ کیونکہ اس کو کسی بیان اور اظہار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فصاحت میری فصاحت جیسی، اور اس کی درایت (سمجھ) میری درایت کی سی بنائی ہے۔ اور اگر مثلاً علم (بردباری وتحمل) ایک مجسم ہو کر ایک مرد بن جاتا تو علیؑ ہوتا۔ اور اگر عقل ایک شخص بن جاتا تو حسنؑ ہوتا اور اگر سخاوت ایک شخص ہوتا تو حسینؑ ہوتا۔ اور اگر حُسن (خوبصورتی) ایک شخص ہوتا تو میری بیٹی فاطمہؑ ہوتی۔ جو جودِ عنصری اور شرافت و کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

﴿11﴾ وعن موسى بن علي القريشي عن قنبر عن بلال بن حمامة قال طلع علينا النبى صلى الله عليه و آله وسلم ذات يوم و وجه مشرق كدائرة القمر فقام عبد الرحمن بن عوف فقال يا رسولَ الله ما هذا النور فقال بشارة اتتنى من ربّى فى اخى وابن عمّى عليٍّ و ابنتى فاطمةُ ان الله زوّج عليًا فاطمةَ و امر رضوان خازن الجنان فهزّ

بالزّینة والنّور فهزّ شجرة طوبیٰ فحملت دقاقاً یعنی صکاکا بعدد محبی اهلبیتی وانشاء من تحتها ملٰئکة من نور و رفع الی کل ملك صکا فاذا استوت القیامة باهلها قادت الملائکة الی الخلائق فلا یبقی محبٌّ الاّ دفعت الیه مکافیه فکاك من النّار (وفی نسخة اخریٰ الا وقعت فی یده ورقه فیها صكٌ وفیه نجات من النّار) فاخی وابن عمی و ابنتی فکاك رقاب الرّجال والنّساء من امّتی من النّار ۔اور موسیٰ بن علی قریشی نے قنبرؓ سے اور اس نے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہے۔ بلالؓ کہتا ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور اس وقت آپ کا چہرۂ انور چاند کے گھیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ: یا رسولؐ اللہ! یہ روشنی آپؐ کے چہرۂ انور پر کیسی ہے۔ فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے میرے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابیطالبؑ اور میری بیٹی فاطمہؑ کے بارے میں خوشخبری میرے پاس آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کا نکاح فاطمہؑ سے کیا۔ اور رضوان خازنِ جنت کو حکم دیا کہ جنت کو آراستہ کرے۔ پھر رضوان نے درخت طوبیٰ کو حرکت دی۔ اور وہ میری اہل بیتؑ کے دوستوں کی شمار کے موافق پر، دانوں سے بارور ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کئے اور ہر ایک فرشتے کو ایک پروانہ عطا فرمایا۔ پس جب قیامت ہوگی اور اہل قیامت محشور ہوں گے۔ تو وہ فرشتے مخلوقات کو پکاریں گے۔ پس ہر ایک محبِ اہلبیتؑ کو ایک پروانہ مل جائے گا جس میں آتش دوزخ سے نجات پانے کا حکم مندرج ہوگا (یا بروایتِ دیگر ہر ایک محبّ کے ہاتھ میں ایک پتہ گر پڑے گا جس میں پروانہ ہوگا اور اس پروانہ میں آتش دوزخ سے نجات پانے کا حکم لکھا ہوگا)۔ پس میرا بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابیطالبؑ اور میری بیٹی فاطمہؑ

میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو آتش دوزخ سے چھڑانے والے ہیں۔

﴿12﴾ وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ لعليٍ یا عليٌ انّ اللّٰہ تبارك و تعالیٰ زوّجك فاطمةً و جعل صداقها الارض فمن مشیٰ علیها مبغضاً لك مشیٰ حراماً۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ سے تمہارا نکاح کیا اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔ پس جو کوئی زمین پر چلے، درانحالیکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو، وہ اس کا چلنا حرام ہے۔

﴿13﴾ وعن ابی نعیم الحافظ عن شیوخه عن انس قال كان النبيّ صلّی اللّٰہ علیه و آله وسلم اذا اُوتی شیئًا یقول اذهبوا به فلانةً فانّها كانت صدیقة خدیجةٌ اذهبوا به الی فلانةٍ فانّها یحبّ خدیجةٌ۔ حافظ ابونعیم نے باسناد خود اپنے شیوخ کی زبانی انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے تھے: یہ چیز فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کہ وہ خدیجۃ الکبریٰ کی صدیقہ یعنی سچی دوست تھی۔ یہ چیز فلاں عورت کو پہنچا دو کہ وہ خدیجہ کو دوست رکھتی ہے۔

﴿14﴾ وعن شیوخه عن عمار بن یاسر قال قال رسولُ اللّٰہ فُضِّلت خدیجةٌ علی نساء ،نبيّ (نساء امّتی) كما فضّلت مریمٌ علی نساء العالمین ۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کبریٰ کو میری بیویوں (یا بروایتے دیگر میری امت کی عورتوں پر) اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت مریم (مادر عیسیٰ) کو تمام عالم کی عورتوں پر۔

﴿15﴾ وعن حذیفةٌ قال قال رسولُ اللّٰہ نزل ملكٌ من

السّماء فاستاذن اللّٰہ ان یسلّم علیّ ولم ینزل قبلها فبشّرنی عن اللّٰہ عزّوجلّ انّ فاطمةً سیّدة نساء اهل الجنّة ﷺ۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت لی۔ اور وہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا۔ پس اُس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ فاطمہؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

maablib.org

چودھویں مودت

المودة الرّابعة عشر فی فضائل النبیّ و اھلبیتهٗ و فوت النّبی و فاطمةؑ و دفنھما علیھما السّلام وبھا ختمت المودّات المبارکات الطّیبات

چودہویں مودّت پیغمبر ﷺ اور ان کی اہل بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل اور آنحضرتؐ اور فاطمہ علیہا السلام کی وفات اور دفن کے حالات میں۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودّتیں ختم ہوتی ہیں۔

﴿1﴾ عن امیر المؤمنین علیؑ فی حدیث طویل قال اذا کان یوم القیٰمة فاوّل من یقوم من قبره الناطق الصّادق النّاصح المشفق محمّدٌ المصطفی صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم فیاته جبرئیل بالبراق و میکائیل بالتاج و اسرافیلؑ بالقصب و رضوان بحلتین ثمّ ینادی جبرئیلؑ این قبر محمّدٌ فتقول الارض حملتنی الرّیاح مع الجبال فدکّتنی دکّةً واحدةً فلا ادری این قبر محمّدٌ فیرتفع عن قبره عمود من نورٍ الی عنان السّماء فیبکی جبرئیلٌ بکاءً شدیداً فیقول له میکائیلؑ وما یبکیك فیقول اَوَ تمنعنی من البکاء و ھذا محمّدٌ یقوم من قبره و یسئلنی عن امّته و انا لا ادری این امته قال ثمّ ینصدع القبر فاذا محمّدٌ قاعدٌ و ینفض التّراب عن راسه و لحیة ثمّ یلتفت یمیناً و شمالاً فلا یری من العمران شیئاً فیقول یا جبرئیلؑ بشّرنی فیقول ابشرك بالبراق

السّباق الطّائر فی الأفاق فیقول بشّرنی فیقول ابشرك بالتّاج فیقول بشّرنی فیقول ابشرك وبالقصب والحلّتین فیقول بشّرنی بامّتی لعلّك خلفتهم بین اطباق النّیران او لعلك ترکتهم علٰی شفیر جهنّم او لعلك ترکتهم فی ایدی الزّبانیة فیقول ما رأیتهم وانّهم معه فی لحودهم الٰی اخر الحدیث. اختصرنا الخبر الطویل بذالك حتّٰی تعلم شفقة الیك بمحبته و اتّباع سنته ﷺ۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ایک لمبی حدیث مروی ہے کہ قیامت کے دن جو کوئی سب سے پہلے اپنی قبر میں زندہ ہو کر اٹھے گا، وہ پیغمبر ناطق و صادق و ناصح و مشفق یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام براق کو لے کر حاضر ہوں گے اور میکائیلؑ تاج اور اسرافیلؑ کتانی جامہ اور رضوان بہشت کے دو حلّے لائیں گے۔ اور جبرئیلؑ پکاریں گے۔ کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دے گی کہ ہواؤں نے مجھ کو پہاڑوں سمیت اٹھایا اور یکبارگی مجھ کو دے مارا۔ اس لئے مجھ کو معلوم نہیں کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ اس وقت نور کا ایک ستون آپ کی قبر مطہر سے آسمان تک ظاہر ہوگا۔ پس جبرئیلؑ نہایت شدت سے رونے لگیں گے۔ میکائیلؑ ان سے کہیں گے: تم کیوں روتے ہو۔ جبرئیلؑ جواب دیں گے کہ اے بھائی میکائیلؑ آیا تم مجھ کو رونے سے منع کرتے ہو۔ حالانکہ محمدؐ اپنی قبر سے اٹھیں گے۔ اور اپنی امت کی بابت مجھ سے دریافت کریں گے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی امت کہاں ہے۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پھٹ جائے گی اور یکا یک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر سے مٹی جھاڑیں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہوں گے۔ اور کسی قسم کی آبادی نہ دیکھیں گے۔ اس وقت جبرئیلؑ سے فرمائیں گے: اے جبرئیلؑ مجھ کو کوئی خوشخبری سناؤ۔ جبرئیلؑ عرض کریں گے: میں آپ کو براق کی خوشخبری دیتا ہوں۔

جو سبقت کرنے والا اور اطراف عالم میں اڑنے والا ہے۔ پھر حضرتؐ فرمائیں گے: مجھ کو کوئی خوشخبری دو۔ جبرئیلؑ عرض کریں گے: میں آپ کو تاج کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حضرتؐ فرمائیں گے: کوئی خوشخبری دو۔ وہ عرض کریں گے: میں آپ کو جامۂ کتان اور دو بہشتی حلوں کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تب حضرتؐ فرمائیں گے: اے جبرئیلؑ مجھ کو میری امت کی خوشخبری سناؤ۔ شاید تم نے ان کو دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑا ہے یا شاید جہنم کے کنارے پر چھوڑا ہے یا شاید دوزخ کے شعلوں (زبانیہ) کے درمیان چھوڑا ہے۔ اس وقت جبرئیلؑ عرض کریں گے کہ یا محمدؐ میں نے ان کو نہیں دیکھا ہے اور وہ اپنی قبروں میں ہیں۔

(مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طولانی حدیث کو اس مطلب پر اختصار کر دیا تاکہ اے دیکھنے والے تجھے معلوم ہو کہ آنحضرت ﷺ تیری ان کے ساتھ محبت رکھنے اور اُن کی سنت کی پیروی کرنے کے سبب تجھ پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں کہ قبر سے اٹھتے ہی امت کا خیال ہے)۔

﴿2﴾ وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسولُ اللّٰہ لما اقترف آدمُ الخطیئۃ قال یا ربِّ اسئلک بحقِّ محمّدٍ لَما غفرت لی فقال اللّٰہ یا آدمُ کیف عرفت محمداً ولم اخلقہ قال یا ربِّ لما خلقتنی بیدک و نفخت فیَّ من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوباً لا الہ الاّ اللّٰہ محمّدٌ رسولُ اللّٰہ فعلمت لم تضف الی اسمک الاّ احبَّ الخلق الیک فقال اللّٰہ تعالیٰ صدقت یا آدمُ انّہ لاحبُّ الخلق الیَّ واذا سئلتنی بحقّہٖ قد غفرتُ لک لولاہ لما خلقتک قال ابو عبد اللّٰہ الحافظ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولو لم یخرجہ

الشیـخـان ﴾۔ اور زید ابن اسلم نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے خطا (ترک اولیٰ) کی تو خدا سے اس طرح دعا کی: اے پروردگار میں محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ مجھ کو بخش دے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے آدمؑ تو نے محمدؐ کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اس کو پیدا نہیں کیا۔ آدمؑ نے عرض کی: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھ کو پیدا کیا اور اپنی روح کو مجھ میں پھونکا، میں نے اپنا سر اوپر کو بلند کیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا ہے: ﴿لا الہ الاّ اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ﴾ یہ دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی شخص کے نام کو ملحق کیا ہے جو تمام مخلوق میں سے تجھ کو زیادہ تر محبوب (پیارا) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدمؑ تو نے سچ کہا۔ بیشک وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اور چونکہ تو نے اس کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اور اگر میں اس (محمدؐ) کو پیدا نہ کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ حافظ ابو عبداللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا۔

﴿3﴾ ﴿وعن سعید ابن المسیب عن ابن عباسؓ قال، قال رسولَ اللّٰہ اوحی اللّٰہ الی عیسیٰؑ یا عیسیٰؑ امن بمحمّدٍ وأمر من ادرکہ من اُمتِك ان یومنوا بہ فلولا محمدٌ ما خلقت ادمؑ ولولا محمّدٌ ما خلقت الجنّة ولا النّار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتب علیہ لا الہ الاّ اللّٰہ م ح یعنی نصف اسم محمدٌ فسکن قال ابو عبد اللّٰہ الحافظ ھذا حدیث صحیح الاسناد ایضاً ولو لم یخرجہ الشیخان ﴾۔ اور سعید بن مسیب نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجی۔ اے عیسیٰ محمدؐ پر ایمان لا۔ اور اپنی امت کو حکم دے کہ جو اس کو پائیں (یعنی محمدؐ کے زمانہ میں ہوں) اس پر ایمان لائیں۔ اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو آدمؑ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ کو۔ اور جب میں نے عرش کو پانی کے اوپر پیدا کیا تو وہ مضطرب ہوا یعنی ادھر اُدھر ہلنے لگا۔ پس اس پر لا الٰہ الا اللہ م ح یعنی محمدؐ کا آدھا نام لکھا گیا۔ اس کے لکھتے ہی وہ ساکن ہو گیا۔ یعنی ٹھہر گیا۔ حافظ ابو عبداللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے۔ گو شیخین نے اس کو درج نہیں کیا۔

﴿4﴾ ﴿عن ابی عبد اللّٰه الحافظ عن شیوخه عن ابی الخیر البحتری قال رایتُ امیر المؤمنین علیاً علیه السّلام علی منبر الکوفة و علیه مدرعة رسولَ اللّٰه صلی الله علیه و اله وسلّم معتمداً بسیف رسولَ اللّٰه متعمّماً بعمامة رسولَ اللّٰه وفی اصبعه خاتم رسولَ اللّٰه فقعد علی المنبر و کشف بطنه فقال سلونی قبل ان تفقدونی فان بین الجوانح منی علماً جماً و اشار الٰی بطنه و قال هذا سقط العلم هذا لُعاب رسولَ اللّٰه فی فَمِی ما زِقنی رسولَ اللّٰه زَقاً زَقاً من غیر وحی اوحی الله انی والله لو ثنیت لی الوسادة مجلست علیها لا فتیت لاهل التورات بتوراتهم ولاهل الانجیل بانجیلهم حتی ینطق التوراة والانجیل فیقول صدق علیٌّ قد افتاکم بما انزل فی وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون﴾۔ ابو عبداللہ حافظ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابو الخیر بختری سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں منبر پر دیکھا۔ اور اس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پہنے ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار پر

ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آنحضرت ﷺ کا عمامہ سر پر رکھے تھے اور رسول خدا ﷺ کی انگوٹھی آپ کی انگلی میں تھی۔ پس آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ اور شکم مبارک کو کھولا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھ سے پوچھو، اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ گے۔ کیونکہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کثیر ہے۔ اور اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ علم کا جائے وقوع ہے یہ لعاب رسولؐ خدا ہے۔ یہ وہ ہے جو رسول خداؐ نے مجھ کو تھوڑا تھوڑا کرکے کھلایا ہے (جس طرح پرندہ اپنے بچے کو بھراتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر نزول وحی (بواسطۂ رسول خداؐ) مجھ کو پہنچا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسند میرے واسطے بچھائی جائے۔ اور میں اس پر بیٹھوں۔ تو میں بیشک اہل توریت کے لئے ان کی توریت کے موافق فتویٰ دوں گا اور اہل انجیل کیلئے ان کی انجیل کے موافق حکم کروں گا۔ یہاں تک کہ توریت وانجیل گویا ہوں اور ہر ایک کہے کہ البتہ علیؑ نے سچ کہا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے بیچ نازل کیا ہے۔ اس کے موافق تمہارے واسطے فتویٰ دیا ہے۔ اور تم کتاب خدا کو پڑھتے ہو، آیا تم نہیں سمجھتے۔

﴿5﴾ وعن ابن عباسؓ قال انّ الحسنؑ والحسینؑ کانا کتبا فقال الحسنؑ والحسینؑ خطی احسن من خطك فقالا لفاطمةؑ احکمی بیننا من احسن منّا خطاً فکرهمت فاطمةؑ ان توذی احدهما بتفضیل احدهما علی الآخر فقالت منهما سئلا اباکما علیًا فسئلاه عن ذالك فقال علی علیه السلام سئلا جدکما رسولَ الله فسئلاه فقال لا احکم بینکما حتی اسئل جبرئیلؑ فلمّا جاء جبرئیلؑ قال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما میکائیلؑ فقال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما اسرافیلؑ فقال لا احکم بینهما حتّٰی اسئل الله ان یحکم بینهما فقال

اللّٰہ تبارك و تعالیٰ لا احكم بینهما ولكن اُمهما فاطمةؑ تحكم بینهما فقالت فاطمةؑ احكم بینهما و كانت لها قلادة من الجواهر فقالت لهما انثر جواهر هذه القلادة فمن اخذ منهما اكثر فخطه احسن فنثرتها وكان جبرئیلؑ واقفاً عند قائمة العرش فامره اللّٰه اهبط الی الارض وانصف الجواهر بینهما حتّٰی لا یتاذّی احدهما ففعل ذالك احتراماً و تعظیماً لهما علیهما السلام﴾۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسنؑ اور حسینؑ نے بطورِ مشق کے کچھ لکھا۔ اور حسنؑ نے حسینؑ سے کہا کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ اور وہ کہتے تھے کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ آخر اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام سے عرض کی: تم ہمارا فیصلہ کرو کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا ہے۔ حضرت فاطمہؑ نے، اس خیال سے کہ اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دوں گی تو ان میں سے ایک کو ایذا پہنچے گی، فیصلہ کرنا پسند نہ کیا، اور دونوں صاحبزادوں سے فرمایا: اپنے والد ماجد علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ تب انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے خط کی بابت دریافت کیا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اے فرزندو! اپنے نانا رسولؐ خدا سے پوچھو۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان حکم نہیں کرتا جب تک کہ جبرئیلؑ سے دریافت نہ کرلوں۔ جب جبرئیلؑ حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ میکائیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ میکائیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اسرافیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ اسرافیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی ماں فاطمہؑ ان کے درمیان حکم کرے گی۔ الغرض جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں ان

دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہوں اور اس معصومہ کے پاس جواہرات کی ایک مالا تھی۔ دونوں صاحبزادوں سے فرمایا کہ میں اس مالا کے جواہرات کو بکھیر دیتی ہوں۔ تم میں سے جو کوئی زیادہ جواہرات چنے گا، اسی کا خط اچھا ہے۔ یہ فرما کر جواہرات بکھیر دیئے۔ اور اس وقت جبرئیلؑ عرش کے پائے کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ زمین پر اترو اور جواہر کو ان کے درمیان آدھوں آدھ کر دو تا کہ کوئی صاحبزادہ رنجیدہ نہ ہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے آ کر ان دونوں حضرات علیہما السلام کی عظمت و حرمت کے سبب جواہر کو آدھوں آدھ کر دیا۔[1]

دفن و کفنِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿6﴾ وعن جماعةٍ من الصحابة قالوا انّ امير المؤمنين عليًّا عليه السلام لما اراد غسل رسولَ اللّٰه بعد وفاته استدعى الفضل ابن عباسؓ ان يناوله الماء بعد ان عصب عينيه ثم نزع قميصه من جيبه حتّى بلغ به الى سرته فلمّا فرغ من تجهيزه تقدم فصلّى عليه وحده ولم يشاركه احدٌ معه فى الصلٰوة عليه. و كان جماعة من الصحابة يخوضونَ فيمن يؤمّهم فى الصّلٰوة عليه واين يدفن فخرج اليهم امير المؤمنين فقال رسولَ اللّٰه امامنا حيًّا و ميّتًا فيدخلون اليه فوجاً فوجاً منهم فيصلّون بغير امام و ينصرفون و قالؑ انّ اللّٰه تعالى لم يقبض نبياً فى مكانٍ الا فيدفنونه فيه و انّى ادفنه فى حجرته الّتى قبض فيه فرضى

[1] منقول ہے کہ اس مالا میں سات جواہرات تھے۔ جب تین تین دونوں صاحب زادے چن چکے تو جبرئیل علیہ السلام نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور دونوں نے ایک ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ (مترجم)

القوم بذالك﴾۔اور اصحاب رسول خداؐ کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب امیر المومنین علی علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضلؓ ابن عباسؓ سے فرمایا کہ اپنی دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرتؐ پر پانی ڈلواتا جائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیراہن کو آپ کے گریبان کی طرف سے (نیچے کو) کھینچا اور ناف تک لے جا کر چھوڑ دیا۔ جب غسل وکفن سے فارغ ہوئے۔ تو آگے بڑھے۔ اور تنہا ہی حضرتؐ کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ شریک نہیں ہوا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت (باہر بیٹھی ہوئی) اس امر میں فکر وغور کر رہی تھی کہ حضرتؐ کی نماز جنازہ پڑھتے وقت ان کا امام کون ہوگا اور آپ کو کہاں دفن کیا جائے گا۔ پس امیر المومنین علیہ السلام باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں ہمارے امام ہیں۔ پس ان میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر جنازے کے پاس جاتے تھے اور بغیر امام کے نماز جنازہ پڑھ کر باہر چلے آتے تھے۔ نیز جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس جگہ کسی پیغمبر کی روح کو قبض کرتا ہے، اسی جگہ اس کو دفن کیا کرتے ہیں۔ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے اسی حجرے میں دفن کروں گا جس میں آپؐ نے انتقال فرمایا ہے۔ سب نے اس بات کو پسند کیا۔

﴿فلما فرغا من الصّلوٰة قال امیر المؤمنینؑ لبرید بن سهل احفر لرسولَ اللّٰه لحداً مثل اهل المدينة فحفر له لحداً و كان يحفر لاهل المدينة ثم دخل فيه امير المومنين علیؑ و العباسؓ و الفضلؓ بن عباس ليتولّوا دفنه فوضعه صلى اللّٰه عليه واله وسلم على عليه السلام بيديه و كشف وجهه ووضع اللبن و اهال التراب و كان يوم الثامن و

العشرون من صفر و قیل اثنا عشر من ربیع الاوّل مات یوم الاثنین و دفن یوم الاربعا ﴾۔پس جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے۔تو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے برید بن سہل سے جو اہل مدینہ کا گورکن تھا۔فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مدینہ والوں کی سی ایک لحد کھودو۔اس نے حضرتؐ کے لئے لحد تیار کی۔پھر امیر المومنین علی علیہ السلام اور حضرت عباسؓ اور فضلؓ بن عباس قبر میں داخل ہوئے تا کہ حضرتؐ کو دفن کریں۔پس علی علیہ السلام نے آنحضرت کو اپنے دونوں ہاتھوں سے لحد میں رکھا اور ان کا منہ کھولا۔پھر (لحد کے منہ پر) کچی اینٹیں رکھیں۔اور اوپر مٹی ڈالی۔اور حضرتؐ نے اٹھائیسویں ماہ صفر کو رحلت فرمائی۔اور بعض کہتے ہیں کہ اس روز ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی۔دوشنبہ کے دن حضرتؐ نے وفات پائی اور بدھ کے دن دفن ہوئے۔

ثم رجعتْ فاطمۃُ الٰی بیتھا واجتمعت الیھا النساء فقالت فاطمۃُ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون انقطع عنّا خبر السّماء ثم قالت فی مرثیہ النبی۔اشعار۔

اغبرّ افاق البلاد و کورت — شمس النّھار واظلم العصران
والارض من بعد النبی خربیہ — اسفاً علیہ کثیرۃ الرجفان
فلیبکہ شرق البلاد و غربھا — ولیبکہ مضر و کل یمان

بعد ازاں فاطمہؑ زہرا علیہا السلام اپنے گھر واپس آئیں۔اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لئے ان کے پاس آ کر جمع ہوئیں۔تب فاطمہؑ نے کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون زبان پر جاری کیا۔اور فرمایا: اب آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی۔پھر آنحضرتؐ کے مرثیہ میں یہ شعر پڑھے۔

ترجمہ اشعار۔ اطراف عالم (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں) غبار آلودہ

ہوگئے اور دن کا آفتاب سیاہ ہوگیا۔ اور تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوا۔ اور زمین آنحضرت ﷺ کے بعد ویران ہوگئی۔ اور حضرتؐ پر افسوس کرنے کے سبب اس کو بہت زلزلے آرہے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ جہان کے مشرق اور مغرب آنحضرت ﷺ پر گریہ کریں۔ اور مصر اور تمام اہل یمن ان پر روئیں۔

﴿عن ابن عباسؓ لما جاء فاطمةؑ لاجل لم تحم ولم تصدع ولكن اخذتُ بيد الحسنؑ و الحسينؑ فذهبت بهما الى قبر رسولَ الله فصلّتْ بين القبر والمنبر ركعتين ثم ضمتهما الى صدرها و الزمتهما يا اولادى اجلسا عند ابيكما ساعةً و امير المؤمنينؑ يصلى فاغتسلت و لبست فضل ثوبه (كفنه) ﴾۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو نہ اس معصومہؑ کو بخار آیا اور نہ درد سر عارض ہوا۔ بلکہ حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ پکڑے اور دونوں کو ہمراہ لے کر قبر رسولؐ خدا پر گئیں۔ اور قبر اور منبر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دونوں کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور ان سے لپٹ کر فرمایا: اے میرے بچو! تم دونوں ایک ساعت اپنے باپ کے پاس بیٹھو۔ اور امیر المومنین علیہ السلام اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہاں سے گھر آئیں اور آنحضرت ﷺ کی چادر اٹھائی۔ پھر غسل کر کے حضرت ﷺ کا بچا ہوا لباس (بروایتے دیگر بچا ہوا کفن) پہنا۔

﴿ثم نادت يا اسماء امراة جعفرؓ طيار فقالت لبيك بنت رسولَ اللّٰه فقالت فاطمةؑ لا تفاقدينى فانّى فى هذا البيت واضعة جنبى ساعةً فاذا مضتْ ساعةً ولم اخرج فنادينى ثلثاً فانَ اجبتك فادخلى و الاّ فاعلمى انّى الحقت برسولَ اللّٰه ثم قامتْ مقام رسولَ اللّٰه و صلّت

رکعتین ثم طالت و نارت وجھھا بطرف ردائھا ۔ وقیل بل ماتت فی سجودھا﴾ ۔ بعدازاں اسماء زوجہ جعفر طیارؓ کو آواز دی۔ اسماء نے عرض کی: ہاں اے دختر رسولؐ خدا۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا: اے اسماء! تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا کہ میں اس گھر میں ایک ساعت لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک ساعت گزر جائے۔ اور میں باہر نہ نکلوں تو تم مجھ کو تین آوازیں دینا۔ اگر میں جواب دوں تو تم اندر چلی آنا ورنہ سمجھ لینا کہ میں رسول خدا ﷺ سے ملحق ہوگئی۔ بعدازاں رسول خدا ﷺ کی جگہ پر کھڑی ہوئیں اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئیں اور اپنا منہ چادر کے پلے سے ڈھانپ لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے سجدہ ہی میں وفات پائی۔

﴿لما مضت ساعۃ اقبلت اسماء بفاطمۃ الزھراءؑ و نادت ثلثا یا ام الحسنؑ و الحسینؑ یا بنت رسولؐ اللہ فلم تجب فدخلت البیت فاذا ھی میتۃ﴾ ۔ الغرض جب ایک ساعت گزری تو اسماء نے جناب فاطمہ زہراؑ کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی۔ اے حسنؑ و حسینؑ کی ماں۔ اے دختر رسول خداؐ۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ تب اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ وہ معصومہؑ رحلت کر چکی ہیں۔

﴿قال اعرابی کیف تعلم وقت وفاتھا قال اعلمھا ابوھا﴾ ۔ اعرابی نے پوچھا کہ اس معصومہؑ نے اپنی وفات کا وقت کیوں کر معلوم کرلیا تھا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ ان کے والد ماجد ﷺ نے ان کو اس سے آگاہ فرمایا تھا۔

﴿ثمّ شقّت اسماء جیبھا و قالت کیف اخبرنی رسولؐ اللہ بوفاتک ثمّ خرجت فلقیھا الحسنؑ و الحسینؑ فقالا این اُمّنا فسکتت فدخلا البیت فاذا ممتدۃ فحرکھا الحسینؑ فاذا ھی میتۃ فقال یا اخا

اجـرك الـلّٰه فی موت امنا و خرجنا ینادیان وا احمداه وا محمداه الیوم جُدّدلنا موتك اذ ماتتْ اُمُنا ثمّ اخبرا علیاً وهو فی المسجد فغشی علیه حتی رشّ علیـه الـمـاء فجاء علیٌ حتی دخل بیت فاطمةٌ وعند راسها تبكی اسماء وا ابناء محمدٍ ما كُنّا نشعر بفاطمةٌ موت جدّ كما۔ فمن نسفر بعدك ﴾۔ پھر اسماء نے اپنا گریبان پھاڑا۔ اور بولی: رسول خدا ﷺ نے مجھ کو تیری وفات سے کیوں آگاہ کیا تھا۔ پھر گھر سے باہر نکلی۔ اور حسنؑ اور حسینؑ اس سے ملے۔ اور بولے: اے اسماء ہماری اماں کہاں ہیں۔ اسماء خاموش ہوگئی۔ اور دونوں صاحبزادے گھر میں داخل ہوئے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام لیٹی ہوئی ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے ان کو ہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ انتقال فرما چکی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اپنے بڑے بھائی سے عرض کی: اے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری مادر گرامی کے مرنے پر اجر عطا فرمائے۔ بعد ازاں دونوں بھائی گھر سے نکلے اور پکارتے جاتے تھے: وا محمداہ وا احمداہ! اے نانا، آج والدہ کی موت نے آپ کی موت کو ہمارے لئے تازہ کر دیا۔ پھر مسجد میں جا کر اپنے والد ماجد علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر دی۔ یہ وحشت ناک خبر سنتے ہی حضرت پر ایسی غشی طاری ہوئی کہ (ہوش میں لانے کے لئے) آپؑ پر پانی چھڑکا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو حضرتؑ گھر میں تشریف لائے اور حجرۂ فاطمہ زہرا علیہا السلام میں داخل ہوئے۔ اس وقت اسماء اس معصومہؑ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی اور کہتی تھی: اے پسرانِ محمدؐ! ہم فاطمہؑ کے سبب تمہارے جد امجد ﷺ کی وفات کو یاد نہ کرتے تھے۔ پس اے فاطمہؑ تمہارے بعد اب کس کے چہرۂ منور کی زیارت کیا کریں گے۔

﴿فـكشف امیر الـمـؤمـنین ؑ عن وجهها فاذا برقعةٍ عند راسها

فنظر فيها فاذا فيها مكتوبٌ. بسم اللّٰه الرحمن الرحيم. هذه وصية فاطمةُ بنت رسول اللّٰهؐ وهو تشهد ان لا اله الاّ اللّٰه محمداً رسولُ اللّٰه وانّ الجنّة حقٌّ و النار حقٌّ وانّ الساعةَ اتيةٌ لا ريبَ فيها و انّ اللّٰه تعالىٰ يبعث من في القبور يا عليٌ انا فاطمةُ بنت رسولُ اللّٰه زوجّني اللّٰه منك لاكون لك في الدنيا والأخرة وانت اولىٰ بي من غيرك فغسّلني و حنّطني واكفني وادفنّي باللّيل ولا تعلم احداً استودعك اللّٰه واقرء على ولدى سلاماً الى يوم القيامة ﴾۔ آخرکارامیرالمومنینؑ نے جناب فاطمہؑ کے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رقعہ ان کے سر کے قریب پڑا ہوا ہے۔ جونہی اس کو پڑھا تو اس میں یہ مضمون لکھا پایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ فاطمہؑ دختر رسول خداؐ کی وصیت ہے۔ اور وہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسولؐ ہے۔ اور شہادت دیتی ہے کہ جنت حق ہے اور اللہ تعالیٰ قبروں میں سے تمام مُردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اے علیؑ میں فاطمہؑ دختر رسول خداؐ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے میرا نکاح کیا تا کہ دنیا اور آخرت میں مَیں تمہاری بیوی ہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے لئے زیادہ تر اولیٰ ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا۔ اور کفنا کر رات کے وقت مجھ کو دفن کرنا۔ اور کسی کو خبر نہ دینا۔ میں تم کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی، سلام کرتی ہوں۔

﴿فلمّا جاء الليل غسلها عليٌ ووضعها على السرير و قال للحسنُ ادع الى المصلّى فصلى عليها و رفع يديه الى السّماء فنادىٰ هذه فاطمه اخرجتها من الظلماتِ الى النور فاضاءت الارض ميلاً في

میلٍ فلما ارادوا ان یدفنوھا نادث بقعة من البقیع الیّ فقد رفع تربتھا فنظروا بقبر محفورٍ فحملوا السریر الیھا فدفنوھا فجلس علیؑ شفیر القبر فقال یا ارض استودعك ودیعتی ھذہ بنت رسولؐ اللّٰہ فنودی منھا یا علیؑ انا ارفق بھا منك فارجع ولا تھتم فانسد القبر واستوی الارض فلم یُعْلَم این کان الی یوم القیامة ﴾۔ جب رات ہوئی۔ تو جناب امیر علیہ السلام نے ان کو غسل دیا اور تخت پر رکھا۔ پھر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: جانماز میرے لئے منگاؤ۔ پھر آپ نے نماز اس پر پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔ پس زمین میل میل تک روشن ہو گئی۔

جب ان حضراتؑ نے اس معصومہ علیہا السلام کو دفن کرنا چاہا تو بقیع کے ایک مقام سے آواز آئی میری طرف لاؤ۔ پھر اس جگہ کی خاک اوپر کو اٹھی۔ اور ان کو ایک قبر کھدی کھدائی نظر آئی۔ آخرکار تختِ[1] کو اس طرف لے گئے۔ اور اس معصومہؑ کو اس قبر میں دفن کیا۔ پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام قبر کے کنارے پر بیٹھے۔ اور زمین سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے زمین! میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ دخترِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ تب اس زمین سے آواز آئی: اے علیؑ! میں تمہاری نسبت اس پر زیادہ مہربان ہوں۔ پس تم جاؤ اور غم مت کرو۔ پھر حضرتؑ نے قبر کو بند کر دیا اور وہاں کی زمین برابر کر دی۔ پس کسی کو آپؑ کی قبر معلوم نہ ہوئی۔ اور نہ قیامت تک معلوم ہو گی۔

﴿7﴾ ﴿عن علیؑ المرتضی علیہ السلام عن رسولؐ اللّٰہ قال یبعث عبد المطلب یوم القیٰمة امةً واحدةً علیہ بھاء الملوك و سیماء النبوة ﴾۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت

---

[1] یہ ایک خاص قسم کا تابوت تھا جو جناب سیدہ علیہا السلام نے خود اپنی میت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔

عبد المطلب قیامت کے دن امت واحد کی حالت میں اٹھیں گے کہ ان کی شان و شوکت بادشاہوں کی سی ہوگی اور پیشانی پیغمبروں کی طرح چمکتی ہوگی۔

(8) ﴿ایضا عنه قال قال رسول اللّٰه انّ عبد المطلب سنّ خمسًا فی الجاهلیة فاجراها اللّٰه تعالٰی فی الاسلام حرّم نساء الأباء علی الابناء فانزل اللّٰه وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ. وَ وَجَدَ مالاً فاخرج منه خمسًا و تصدّق فانزل اللّٰه وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ (الایة) ولما حضر بئر زمزم سمّاها سقایة الحاج فانزل اللّٰه اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ (الایة) وَ سنّ فی القتل بمائة من الابل فاجری اللّٰه ذلك فی الاسلام ولم یکن للطواف عددٌ فی قریش فسنّ عبد المطلب سبعة اشواط فاجری اللّٰه ذلك فی الاسلام﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عبد المطلبؑ نے زمانہ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام میں جاری کیا۔

(۱) عبد المطلبؑ نے باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے موافق یہ آیت نازل کی ﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآیة﴾ یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے۔ تم ان سے نکاح نہ کرو۔ آخر آیت تک۔ (۲) عبد المطلبؑ نے کہیں سے کچھ مال پایا۔ اس میں سے پانچواں حصہ نکالا اور راہِ خدا میں تصدق کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیت ذیل اس کے موافق نازل کی: ﴿وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الایة﴾ یعنی معلوم کرو۔ کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ، اس کا پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور رسول خدا کا............ الخ۔

(۳) جب عبد المطلبؑ نے چاہِ زمزم کو کھودا تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ اسی کو خدا نے

آیہ ﴿اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَةَ الۡحَآجِّ .... الخ﴾ میں نازل کیا۔ (۴) آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کیے۔ اللہ تعالیٰ نے وہی طریقہ اسلام میں جاری فرمایا۔ (۵) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی۔ عبد المطلب نے سات شوط طواف کے مقرر کیے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام میں جاری کیا۔

﴿9﴾ ﴿وعنه ایضاً قال قال رسولُ اللّٰه لی یا علیُّ انّ عبد المطّلب ما کان یستقسم بالازلام و لا یعبد الاصنام ولا یاکل ما ذبح علی النصب و کان علی ملّة ابراهیمؑ﴾۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علی عبد المطلب جوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کرتے تھے۔ اور بتوں کو نہ پوجتے تھے۔ اور جو جانور، کہ نصب یعنی بتوں کے استھان اور ان کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا، اس کو نہ کھاتے تھے۔ اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے۔

﴿10﴾ ﴿وعن الامام جعفر الصادقؑ قال نزل جبرئیلؑ علی رسولُ اللّٰه فقال انّ ربّك یقرئك السلام و یقول انّی حرمت النّار علی صلبٍ انزلك و بطنٍ حملك و حجرٍ کفلك و رواه المسلم فی جزء الثانی من صحیحه﴾۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا پروردگار بعد تحفۂ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش دوزخ کو حرام کر دیا ہے اس پشت[1] پر

---

[1] یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اور ہوئے نامدار حضرت ابی طالبؑ پر (جنہوں نے اولاد کی طرح اپنی آغوش عاطفت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پرورش کیا۔ اور مرتے دم تک ایک دم بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوئے) جہنم کی آگ حرام کی گئی۔ (مترجم عفی عنہ)

جس نے (اے محمدؐ) تم کو (رحم مادر میں) اُتارا۔ اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا۔ (یعنی جس میں تمہارا حمل رہا) اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت اور پرورش کی۔ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے جزء دوم میں درج کیا ہے۔

﴿11﴾ ﴿وعن سعید بن المسیب عن ابیه قال لما حضر ابا طالب الوفاۃ جاء النبیؐ فوجد عندہ ابا جهل بن هشام و ابا عبد اللّٰه بن اُبی و امیة بن المغیرہ فقال رسولُ اللّٰه یا عمّ قل لا اله الاّ محمّدٌ رسولُ اللّٰه کلمةً اشهدك بها عند اللّٰه فقال ابو جهل یا ابا طالب اترغب عن ملة آبائك جهالةً حتّٰی قال ابو طالب اخر ما کلمهم عبد المطلب فقال له رسولُ اللّٰه لك عند اللّٰه تقدم﴾ ۔اور سعید ابن میتب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو طالبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو آنحضرت ﷺ وہاں تشریف لائے۔ دیکھا کہ ابو جہل بن ہشام اور ابو عبداللہ بن اُبی اور امیہ بن مغیرہ ان کے پاس موجود ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو طالبؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے چچا کلمۂ لا الـٰه الاّ محمدٌ رسول اللّٰه کہو۔ تا کہ میں خدا کے نزدیک اس باب میں تمہاری گواہی دوں۔ یہ سن کر ابو جہل بولا: اے ابو طالبؑ کیا جہالت کے سبب اپنے باپ دادا کے مذہب سے روگردانی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ابو طالبؑ نے وہی بات کہی جو عبدالمطلبؑ نے مرتے وقت اپنے آخری کلام میں (شہادت توحید و رسالت) کہی تھی۔ تب جناب رسول خدا ﷺ نے ان سے فرمایا: اے چچا تمہارے واسطے خدا کے نزدیک سبقت ہے۔

﴿12﴾ ﴿وعن ابن هشیم قال سمعتُ علیًاؑ یقول اتبع ابو طالب عبد المطلب فی کُلّ احواله حتّٰی خرج من الدُّنیا علٰی ملّته و

اوصانی ان ادفنه فی قبره فاخبرت رسولَ اللّٰه قال اذهب فواره فانفذ ما اوصاه بهٖ فغسله و کفنه و حمله الی الحَجُون قال فنبشت قبر عبد المطلب فرفعت الصفح فاذا هو مواجه الی القبلة فحمدت اللّٰه علٰی ذٰلك و اطبقتُ الصفح علیها وهو وصی الاوصیاء و خیر ورثة الانبیاء﴾۔ اور ابن ہشیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت ابی طالب علیہ السلام نے تمام احوال میں حضرت عبد المطلب کی پیروی کی۔ یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کی۔ اور مجھ کو وصیت کی۔ کہ مجھے حضرت عبد المطلب کی قبر میں دفن کرنا۔ پس میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت سے اطلاع دی۔ فرمایا: جاؤ ان کو دفن کرو اور جو وصیت کی ہے اس کے موافق عمل کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ان کو غسل دیا اور کفن پہنا کر قبرستان حجون میں اٹھا لے گئے۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد المطلبؑ کی قبر کو کھودا اور تختہ اٹھایا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کا منہ قبلہ کی طرف ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے خدا کی حمد وثنا کی۔ اور تختہ دونوں کے اوپر رکھ دیا۔ اور وہ یعنی ابو طالبؑ پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیاء تھے۔

﴿13﴾ ﴿وعن الاعمش قال حدّثنی ابو اسحاق بن الحارث و سعد بن بشیر عن علیٌ ابن ابیطالب کرم اللّٰه وجهه قال قال رسولُ اللّٰه انا واردکم علی الحوض و انت یا علیُّ السّاقی والحسنُ والحسینُ الآمر و علیُّ ابن الحسین الفاطر و محمد ابن علی النّاشر و جعفرٌ ابن محمد السّائق و موسیٰ ابن جعفر محصی المحبّین و المبغضین و قامع المنافقین و علیٌّ ابن موسیٰ مزین المؤمنین و

محمد ابن عليٌ منزل اهل الجنة الٰی درجاتهم و عليٌ بن محمد خطيبهم يزوجهم حور العين والحسن ٌ ابن عليٌ سراج اهل الجنة يستضيئون و اهل به والمهدی شفيعهم حيث لاشفاعة الاّ باذن اللّٰه لمن يشاء و يرضی به﴾۔ اور اعمش بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ابواسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں حوضِ کوثر پر تم کو وارد کرنے والا (اتارنے والا) ہوں۔ اور اے علیؑ تم ساقی ہو، یعنی کوثر کا پانی پلانے والے ہو۔ اور حسنؑ اور حسینؑ حکم دینے والے ہیں اور علیؑ بن حسینؑ قاطر ہیں۔ اور محمدؑ بن علیؑ ناشر یعنی پھیلانے والے ہیں۔ اور جعفرؑ بن محمدؑ سائق یعنی اہل جنت کو اپنے آگے کرکے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ دوستوں اور دشمنوں کو شمار کرنے والے۔ اور منافقوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن موسیٰؑ مومنوں کی زینت کرنے والے ہیں۔ اور محمدؑ بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجات میں اتارنے والے ہیں اور علیؑ بن محمدؑ ان کے خطیب ہیں کہ حوروں سے ان کا نکاح پڑھیں گے۔ اور حسنؑ ابن علیؑ اہل جنت کے چراغ ہیں کہ وہ ان سے روشنی حاصل کریں گے اور وہ اس کے لائق ہیں اور مہدی ہادی علیہ السلام ان کے شفاعت کرنے والے ہیں، اس وقت جبکہ کسی کی شفاعت نہ ہوگی، مگر خدا کی اجازت اور حکم سے، جس کے لئے وہ باری تعالیٰ چاہے اور جس سے وہ خوشنود اور رضامند ہو۔

﴿14﴾ ﴿وعن الامام علی الرّضاؑ عن النبی صلی اللّٰه عليه واله وسلّم انه قال سيدفن بعضةٌ منی بخراسان ما زارها مكروبٌ الاّ نفس اللّٰه كربته ولا مذنبٌ الا غفر اللّٰه له۔ وقال عن عايشه قال صلی اللّٰه عليه واله وسلّم من زار ولدی بالطّوس فانّما حجّ مرّةً قالت مرةً

فقال مرتين قالت مرتين فقال ثلث مرّاتٍ فسكتت عايشة فقال ولو لم تسكتي لبلغت الى سبعين ﴾۔ اور امام علی رضاؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے جگر کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا۔ جو مکروب یعنی سختی رسیدہ و مصیبت زدہ اس مظلوم کی زیارت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سختی و مصیبت کو رفع کرے گا اور جو گنہگار و خطاکار اس کی زیارت کو جائے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ نیز عایشہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی شہر طوس میں جا کر میرے فرزند کی زیارت کرے گا، اس کو یہ ثواب ہوگا کہ گویا اس نے ایک حج خانۂ کعبہ کا کیا۔ عایشہ نے (متعجب ہوکر) عرض کی کہ ایک حج کا ثواب ملے گا؟ حضرت ﷺ نے فرمایا: بلکہ دو حج کا۔ عایشہ نے پھر تعجب سے کہا کہ دو حج کا۔ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تین حج کا ثواب اس کو ہوگا۔ یہ سن کر عایشہ خاموش ہوگئی۔ حضرتؐ نے فرمایا: اے عایشہ اگر تو خاموش نہ ہوتی تو میں ستر حج تک پہنچتا۔

﴿15﴾ ﴿وعنه صلى الله عليه و آله وسلم من مات على حبّ ال محمّدٍ مات مؤمناً ومَن مات على بغض ال محمّدٍ مات كافراً ۔ و قال ايضاً حبّ ال محمد يوماً خير من عبادة سنة ﴾۔ نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وہ مومن مرے گا۔ اور جو کوئی عداوت آل محمدؐ پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔ نیز فرمایا کہ ایک دن آل محمدؐ کی دوستی رکھنا ایک سال عبادت خدا کرنے سے بہتر ہے۔

خاتمہ

صدق اللّٰہ و صدق رسولہ

صلواۃ اللّٰہ علیہ و سلامہ و رحمتہ و تحیاتہ علیہ

و علی الائمۃ الھُداۃ من عترتہ الطاھرۃ بدور الدّجی والعروۃ الوثقیٰ و

حجج اللّٰہ علی الوریٰ ولا حول و لا قوّۃ الاّ باللّٰہ. و ھٰھنا

ختمنا ھذہ الرّسالۃ الشریفۃ لتکون لی و للمصدّقین

بالنّبی و الہ یوم الحشر و النشر شفیعا

و ذریعۃ للنّجاۃ۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست فرمایا ہے۔ خدا کا درود و سلام اور اس کی رحمت و تحیات ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان پیشوایانِ راہِ خدا پر جو آنحضرت کی عترتِ طاہرہؑ سے ہیں۔ اور تاریکیٔ کفر و ضلالت میں بدرِ کامل ہیں اور اہلِ ایمان کے لئے مضبوط دستہ ہیں اور اہل عالم پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں۔ اور خدا کے سوا اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں ہے۔ اور اس مقام پر ہم نے اس بزرگ کتاب کو ختم کیا تاکہ یہ میرے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ اطہار علیہم السلام کی تصدیق کرنے والوں کے لئے حشر و نشر یعنی قیامت کے دن شفاعت کرنے والی اور نجات کا ذریعہ اور وسیلہ ہو۔ آمین۔

تقریظ

از

فرید العصر وحید الدہر مولانا و مقتدانا جناب مولوی

سید محمد ہارون صاحب قبلہ زنگی پوری اعلی اللہ مقامہٗ

باسمہٖ تعالیٰ

میری رائے میں یہ ترجمہ علاوہ اپنی تمام ذاتی خوبیوں کے بہت بڑی ضرورت مذہبیہ کو پورا کرنے والا ہے۔ میں نے اس کے تمام مشکوک مقامات اول سے آخر تک دیکھ لئے۔ انشاء اللہ کسی قسم کا سقم اس میں نہیں ہے۔ اور نیز اپنے حامل المتن ہونے کی وجہ سے ہر شخص کو اپنی بلند آواز سے پکار کے کہتا ہے کہ مجھے اصل سے مقابلہ کر کے دیکھ کہ مجھ میں عربی سے اردو میں لانے کے لئے کس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ خداوند کریم مترجم کی توفیقات اس سے اور زیادہ کرے۔ اور دینی اور اسلامی شعائر کے پھیلانے میں ان کو پوری مدد دیتا رہے۔ بمحمدؐ و آلہٖ الامجاد۔

نحیف

سید محمد ہارون عفی عنہ

معصوم پبلیکیشنز بلتستان

اسلام دشمن قوتوں نے مذہب اہل بیت علیہم السلام کو نقصان پہنچانے کے بہت سے حربے اختیار کئے ہیں۔ ان حربوں میں سے مؤثر ترین حربہ داخلی انتشار ہے، چنانچہ آج کل شائع ہونے والا لٹریچر نا صرف مستند نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے اختلافات کو بھی ہوا دی جاتی ہے۔ اسی تناظر میں ہماری دلی خواہش ہے کہ ایسی نادر و کم یاب کتابیں مہیا کی جائیں جو مستند ہوں تاکہ مؤمنین کرام ان سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

ادارہ کے اغراض و مقاصد

1. روزمرہ کے پیش آنے والے نماز، روزہ اور بنیادی عقائد پر مشتمل فقہی مسائل کو کتابچوں کی صورت میں شائع کرنا۔
2. عربی و فارسی کی مستند کتب کو ترجمہ کر کے اردو زبان میں شائع کرانا۔
3. جو کتابیں مالی دشواریوں کی وجہ سے ابھی تک شائع نہ ہوسکیں ان کی اشاعت اور تقسیم کا اہتمام کرنا۔
4. مذہب اہل بیتؑ کے دفاع میں لکھی گئی کتب کی اشاعت کو یقینی بنانا۔
5. ہر کتاب انتہائی کم قیمت میں مؤمنین کرام تک پہنچانا۔

لہٰذا دانشور، سکالر اور اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ ادارہ سے قلمی تعاون فرما کر اسے مزید مستحکم اور مضبوط بنائیں۔

9789699308017

خط و کتابت کے لئے پتہ

معصوم پبلیکیشنز منٹوکھا کھرمنگ سکردو بلتستان

E-mail: GhulamHaider_m@hotmail.com